DAMAGE BOOK

DAMAGE BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_226108
UNIVERSAL LIBRARY

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ

الحمد للہ کہ تاریخ

[illegible]

المظاہر

جلد اول

جسکو مولانا حکیم محمد علیخان صاحب اڈیٹر "مرقع عالم" و آنریری مجسٹریٹ ہردوئی

نے

علامہ ابو الولید بن شحنہ کی کتاب روضۃ المناظر فی اخبار الاوائل والاواخر سے بامحاورہ اُردو زبان مین ترجمہ کیا اور

مرقع عالم پریس ہردوئی مین چھپی

(باہتمام حکیم محمد اسحاق ایڈیٹر و پرائٹر مطبع)

اول ۵۰۰ جلد

قیمت علاوہ محصول ۱۲

عرض مدعا

CHECKED. 1961

موجودہ سیاسی تگ و دو کے زمانہ مین یہ امر کیسا افسوسناک تھا کہ ہماری قومی تاریخ ہماری نظر سے اوجھل رہے اور ہمارے اسلاف کے وہ گرانبہا کارنامے جنپر واقعات عالم ہمیشہ ناز کیا کرینگے ہماری آنکھون سے پوشیدہ رہین اس بنا پر میرا مدت سے ارادہ تھا کہ عہد اسلام کی ایک مختصر سی تاریخ مرتب کردون جسمین صحیح صحیح واقعات اس طور پر جمع کر دیئے جائین کہ عام دلچسپی بھی ہاتھ سے نہ جانے پائے اور تاریخی واقعات کا ایک کافی ذخیرہ بھی ذہن مین محفوظ رہ سکے۔

زمانیکے تفکرات نے اسقدر تو موقع دیا نہین کہ کوئی مستقل کتاب اس عنوان پر لکھی جاتی لیکن اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مینے علامہ ابوالولید ابن شحنہ کے مشہور و مستند تاریخ **روضة المناظر فی اخبار الاوائل والاواخر** کا ترجمہ مرقع عالم کے ساتھ شائع کرنا شروع کیا جسکی پہلی جلد کا ترجمہ ایک عرصہ کے بعد اب مجموعی حیثیت سے پبلک کے ہاتھون مین دیا جاتا ہے۔

یہ کتاب دو جلدون مین ختم ہوئی ہے اور گو میرا یہ ہرگز دعویٰ نہین کہ اسمین واقعات اس تفصیل کے ساتھ ملین گے جسکے لئے علمی مذاق رکھنے والی طبیعتین طبری او ابن اثیر کی طرف رجوع ہوتی ہین لیکن اس کتاب کے انتخاب سے میری خاص غرض یہ تھی کہ پبلک کو ضخیم تاریخون کے ورق گردانی سے بچا کر تاریخی واقعات اجمالی طور پر انکے سامنے پیش کرون تاکہ ان کا بہت سا قیمتی وقت بھی بچ جائے اور علمی مذاق بھی پیدا ہوتا رہے اور اس خیال سے میرا یہ انتخاب بہترین انتخاب تھا جسکو امید ہے کہ پبلک بھی سرفرازی کا خلعت بخشے گی۔

ترجمہ مین لفظی پابندی کا زیادہ خیال نہین کیا ہے بلکہ اُردو محاورہ کا اتباع کیا ہے اسطرح عبارت کی دلچسپی مین بھی کسی قسم کا فرق نہین آنے پایا ہے احتیاط کے لحاظ سے جا بجا مینے چند نوٹ بھی دیدیے ہین جس سے ترجمہ کی اصلی قیمت اور بھی زیادہ ہو گئی ہے بہر حال یہ پہلی جلد جسمین ابتدائے عالم سے آخر زمانہ خلافت حضرت عثمانؓ تک کے واقعات منسلک کئے گئے ہین ناظرین کے سامنے بہت ہی امیدون کے ساتھ پیش کیجاتی ہے۔ دوسری کا ترجمہ بھی شروع کر دیا ہے مگر اسکی اشاعت پبلک کی قدردانی پر ہے۔

خاکسار محمد علی

Checked 1965
CHECKED. 1951
تنقیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُسی قادر مطلق کو حمد زیبا ہے جسنے جو کچھہ بنایا خوب ہی بنایا اور جسنے حضرت انسان کو ایک مشت خاک سے پیدا کیا سبحان اللہ وبحمدہ کیا ہی اچھا خالق ہے۔ اور خدا کی رحمت کاملہ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو جو اور رسولون سے بزرگ اور کل صفات مین اچھون سے اچھے ہین اور نیز انکے آل بزرگ اور اصحاب کبار پر نازل ہو جو تاریکی کفر کے دفیعہ کے لئے شمع نورانی تھے۔

حمد ونعت کے بعد خدا کی رحمتون کا فقیر اور محتاج ابو الولید محمدؐ بن شحنہ حنفی (خدا اپنی پوشیدہ اور رازکی مہربانیون سے اسکے ساتھ معاملہ رکھے) آپ صاحبون سے گذارش کرتا ہے کہ مجھسے میرے ایک ایسے مہربان نے جنھون نے اپنے مجبور کردینے والے اصرار سے پہلے ہی مجھسے وعدہ لے لیا تہا اس امر کی خواہش ظاہر کی کہ مین انکے لئے ایک ایسی تاریخ لکھون جو یون دیکھنے مین تو بہت ہی مختصر ہو بس چند جامع الفاظ ہون اور متعدد اوراق مگر اسکے مقاصد اور معانی بہت ہی بسیط ہون۔

انکے اس التماس کو مین نے خاص ... کر کانونسے سنا۔ ہمت کے گھوڑون کی باگ

مینے جلد ہیسے استغفر کو اٹھا دی اوانکی فرمائش کے موافق مینے اس کتاب کو لکھنا شروع ہی کردیا زیادہ تراس لیے کہ منجملہ دیگر علوم کے فن تاریخ ایک نہایت ہی عمدہ بحث ہے۔

مین نے اس کتاب کو دو حصون پر تقسیم کیا ہے جو حسن تدبیر کی تعلیم اُن لوگون کو دیتے ہین جو اسکے شائق بھی ہین۔ اس کتاب مین ایک مفتاح ایک خاتمہ بھی ہے۔ **مفتاح** مین تو آسمان اور زمینونکے ابتدائی حالات کا ذکر ہے۔ اور جو کچھ ان دونون مین عجائب المخلوقات سے ہین **حصہ اول** مین اُن واقعات کا ذکر ہے جو آدم علیہ السلام کے ہبوط سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے زمانہ تک ہوئے جسکی تعداد ۶۲۱۶ برس بتائی جاتی ہے اور منجم اپنے حساب کی روسے ۲۵۰ برس اس مدّت مین سے کم کرتے ہین۔ **حصہ دوم** مین ہجرت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر آخر زمانہ تک (جہان تک خدا کو منظور ہوگا) کے حالات لکھونگا اُس زمانہ کے مشاہیر لوگون حالات بھی اسمین ہونگے اور نیز وہ حوادثات غریبہ اور عجائبات جو اس زمانہ مین گذرے۔ **خاتمہ** مین وہ مقررہ باتین بیان کیجائینگی جو دُنیا کے آخری دَور مین ہونگی۔

اس کتاب کا نام مینے **روضۃ المناظر فی اخبار الاوائل والاواخر** رکھا ہے خدا سے امید ہے کہ وہ اسکے لکھنے حسن ترتیب اور اسکے عمدہ طور پر ختم کرنے مین میری مدد کرے گا اور بجز خدا کے کون اسکی مجکو توفیق دیسکتا ہے! اُسی پر میرا توکل ہے اور اُسی پر میرا بھروسا۔

مفتاح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بجز ذات باریتعالے کے پہلے اور کچھ نتہا" مرجح قول یہی ہے کہ خدا نے سب سے پہلے **لوح** کو پیدا کیا پھر **قلم** کو۔ اور بہ کہ

قیامت تک ہونیوالا تہا اُس لوح پر تحریر فرمایا۔ پہر ایک سپید **موتی** پیدا کیا جسکو
نظر ہیبت سے دیکہکر پانی پانی کر دیا۔ اس پانی پر اپنا عرش بنایا اور عرش پر
کرسی۔ پہر ہوا کو پیدا کیا اور اوسکے بعد ارواح کو۔ کعب احبارؓ فرماتے ہین کہ خدا نے
پہلے ارواح کو پیدا کیا پہر حاملان عرش کو جو چار فرشتہ تہے انمین سے ایک کا نام
جو مقربین بارگاہ مین سے ہے اسرافیل ہے۔ قیامت کے روز چار فرشتے
اور پیدا ہونگے اور اسروز حاملین عرش کی تعداد ۸ ہوگی اسکے بعد پہر اور فرشتے
اور جو کچہ اسنے پیدا کرنا چاہا پیدا کیا جسکی تعداد وہی خوب جانتا ہے۔ جب خداوند
برحق نے آسمانون اور زمینون کو پیدا کرنا چاہا تو اس نے ایک سپید جوہر بنایا اور
اسکی جانب عظمت اور ہیبت بہری نظر سے دیکہا۔ وہ سپید جوہر پانی پانی ہو کر جوش
کہانے لگا۔ اس سے کچہ دہوان سا اُٹہا اور اسمین آئے ہوئے کف سے زمین
کو۔ موجون سے پہاڑ کو۔ اسکے دہوئین سے آسمان کو پیدا کیا اور یہ سب کل چہ دن
مین ہوا۔ اسقدر عرصہ اور دیر مین پیدا کرنے سے اپنے مخلوقات کو یہ سبق دینا
منظر تہا کہ کامون مین عموماً سبکے لئے آہستگی ایک طبیعی امر ہونا چاہئے۔
ایک دن مین زمین کا مادّہ۔ دوسرے دن اسکی صورت پیدا کی اور پہر علی ہٰذا القیاس
ایک دن مین آسمان کا مادہ اور دوسرے دن اسکی صورت بنائی اور اسکے بعد دو دن
اُن دونو کی تکمیل مین صرف ہوئے۔ پہر نفوس اور کوکب وغیرہ پیدا کئے۔ ان
کل کامون کا آغاز یکشنبہ کے روز سے ہوا اور اختتام جمعہ کے روز۔ جمعہ کے روز
کو اسیواسطے جمعہ کہتے ہین کہ اسروز کل مخلوقات کی بنیادون کی تکمیل کا اجتماع
ہوا ہے۔ جو کچہ ہمنے اوپر لکہا ہے اسیکے قریب ہی قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے بہی فرمایا ہے آپ فرماتے ہین کہ یکشنبہ و دوشنبہ کو خدا نے زمین پیدا کی
سہ شنبہ کو پہاڑ اور اسکے منافع۔ چہارشنبہ کو درخت اور نباتات۔ پنجشنبہ کو آسمان اور

جمعہ کے روز آفتاب و ماہتاب - کواکب اور ملائکہ کی تخلیق ہوئی - پھر خدا نے آسمان کے سات طبقے کر دیے جنکی تین نیچے اوپر ہین - اس باب مین جسقدر روایتین ہم تک پہونچی ہین اُن سب مین یہی زیادہ مرجح ہے کہ دنیا والا پہلا آسمان سبز زمرد کا ہے دوسرا سپید چاندی کا تیسرا سپید موتی کا - چوتھا سُرخ یاقوت کا - پانچوان زر خالص کا - چھٹا زرد یاقوت کا اور ساتوان بقعہ نور کا - ان ساتون آسمان مین سے ہر ایک مین مخلوقات بستی ہے جس کا علم خدا ہی کو ہے - ان آسمانون پر سات دریا نور کے لہرین لے رہے ہین اور سات دریا حجاب کے جو تو بتو ہین اور دور تک پھیلتے چلے گئے ہین - ان دریاؤن مین مختلف قسم کے فرشتے اپنے اپنے مرتبہ کے موافق بھرے ہوے ہین اور ان سب کے اوپر بہشت ہے - پہلے بہشت کو دار الجلال کہتے ہین جو سپید سپید آبدار موتیون کی ہے - دوسرے کا نام دار السلام ہے جو سُرخ یاقوت سے بنی ہے - تیسری جنت الماوے ہے سبز زمرد کی - چوتھی جنت الخلد ہے سرخ مرجان کی - پانچوین جنت النعیم ہے سپید چاندی کی - چھٹی جنت الفردوس ہے زر خالص کی ساتوین جنت العدن ہے موتیون کی - یہ جنت کُل جنتون سے وسیع ہے - بجاے چھت کے اسکے اوپر خدا کے عرش کا سایہ ہے اور یہ خدا کے خاص بندون کے لیے مخصوص ہے - اسمین وہ وہ خوبیان ہین نہ کبھی کسی نے آنکھون سے دیکھین نہ کانون سے سنین اور نہ وہ کسی فرد بشر کے وہم و گمان مین آسکتی ہین اسیکو دار آخرت بھی کہتے ہین جو کبھی فنا ہی نہوگی - رہی دار دنیا وہ انہین آسمانون اور زمینونکا نام ہے - بیت المعمور بھی دنیا ہی مین داخل ہے جو چھٹے آسمان پر ہے یا پہلے پر - اور جبال کعبہ اسمین داخل ہے جسکو آدم علیہ السلام نے بنایا تھا اور طوفان نوح کے وقت آسمان پر اوٹھا لیا گیا تھا جس کا نام ضراح تھا -

سماء دنیا سے مراد اُسی آسمان سے ہے جو دنیا سے قریب ہے کچھ یہ نہین کہ دنیا ہی

آسمان گویا لفظ سمار کا دنیا کی طرف مضاف ہونا مثل اضافۃ مسجد الجامع کے ہے۔
حکمار آسمانی ہیکل کو فلک کہتے ہین اور افلاک کی تعداد مین دو فلک اور بڑہاتے ہین۔
وہ کہتے ہین کہ دنیا کے آسمان مین ایک فلک القمر ہے دوسرا فلک عطارد۔ تیسرا فلک
زہرہ۔ چوتہا فلک شمس۔ پانچوان فلک مریخ۔ چہٹا فلک مشتری اور ساتوان فلک زحل ہے
یہ ساتون ستارے سبع سیارہ ہین اور ثوابت بارہ ہین جنکو بروج بہی کہتے ہین اور وہ
جو ۲۸ ستارون پر تقسیم ہین انہین کو منازل بہی کہتے ہین۔ یہ امر صحیح طور پر مان لیا گیا ہے کہ
یہ بروج اجرام ہین ارواح نہین۔
حکمار کا قول ہے کہ آٹھوان فلک کواکب ثابتہ کا فلک ہے اور اسکے گردش مشرق سے مغرب
کیطرف ہے بخلاف اور دیگر افلاک کے جو مغرب سے مشرق کیطرف گردش کرتے ہین۔
حکما نوین آسمان کو جو فلک الافلاک ہے فلک اعظم اور فلک اطلس بہی کہتے ہین اس لیے
کہ اسمین کوئی تارہ نہین۔ ابن اثیر کا قول ہے کہ یہ فلک وہی آسمان ہے جو مشرق
سے مغرب کیطرف گردش کرتا ہے اور باقی اسکے بالعکس کیا خوب کسی نے کہا ہے ۵

* اخی کم و یرد وجہی القہقری	عنکم فسیری مثل سیر الکوکب
القصد نحو المشرق الاقصی لکم	والسیر رای العین نحو المغرب

آسمانی اجرام بالکل صاف وشفاف ہین اسقدر صاف کہ دنیا والے آسمان سے ساتون
مشہور ستارے بلا روک ٹوک نظر آتے ہین۔ چاند مین نور (روشنی) آفتاب سے
آتا ہے۔ اسیوجہ سے وہ ایک ہلالی قاش سے ماہ کامل بنجاتا ہے اور بڑہتے گہٹتے
گہٹتے ہلال رہجاتا ہے خسوف اور کسوف بہی اسیوجہ سے ہوتا ہے۔ وہب کہتے ہین

* یعنی مین تمہارے دیکہنے کا قصد کرتا ہون اور لطف یہ ہے کہ تمہاری طرف سے میرا منہ رجعت
قہقری کرتا ہے (پہرا جاتا ہے) اس صورت مین میری سیر بہی کواکب کی سیر ہو گئی کہ تمہارے
دیکہنے کے لئے قصد تو مشرق کیطرف رہا مگر کواکب مغرب کیطرف جا رہے ہین ۱۲

کہ آفتاب کو تو خدا نے اپنے عرش کے نور سے پیدا کیا ہے اور ماہتاب کو عرش کے حجاب سے کعب کہتے ہین کہ آفتاب اور ماہتاب دونون قیامت کے دن حاضر کیے جائینگے اور دوزخ کی آگ کو تیز کرینگے لیکن ابن عباسؓ کو اس سے انکار ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ مجرہ نامی ایک دروازہ ہے آسمان مین اُسی سے فرشتے نازل ہوتے ہین اور اسیکی راہ طوفان نوح مین پانی نکلا تھا۔

ساری دنیا۔ اسکے آسمان۔ اسکی زمینین اور جو کچھ اسکے اندر ہے گول شکل مین رائی کے ایک دانہ کیطرح کرسی کے جوف مین ہے اور کرسی کی بھی عرش کے ساتھ یہی نسبت ہے دنیا کے کرہ کی سطح ہر طرف سے اوپر ہی کی جانب ہے اسکے اوپر ہر طرف سے اعلیٰ علیین ہے۔ اوپر فلک اعظم ہے اسکے نیچے دوسرا جو اس سے قریب۔ اسیطرح کی حالت آسمان دنیا تک ہے کہ جسکے چارونطرف سے زمین کا کرہ محیط ہے زمین کا کرہ کسی طرف سے کسی چیز کے سہارے پر نہین ہے بلکہ خدا کے حکم سے یونہین ہوا مین ٹھہرا ہوا ہے۔ اِسکے اسطرح کے قیام کے بابت حکما نے اختلاف کیا ہے بعض تو یہ کہتے ہین کہ آسمان اِسکو ہر طرف سے برابری کے ساتھ اپنی طرف کھینچے ہوے ہے بعض کہتے ہین کہ یہ کشش مرکزی کا نتیجہ ہے۔ بعض کہتے ہین کہ زمین اور آسمان کے برابر کے زور کا یہ اثر ہے کہ جو زمین کے کرہ کو اسکی جگہ سے کسیطرف کو ہٹنے نہین دیتا۔

اور سچ تو یہ ہے کہ بلا سہارے زمین کا ایک جگہ پر اسطرحکا قیام کسی خصوصیت مقامی کیوجہ سے نہین ہے بلکہ خدا کے حکم سے ہے۔

زمین کے گول کرہ کی معہ اسکے پہاڑ اور دریاؤن کے سات طبقے ہین جو تہ بتہ ایک دوسرے کے جوف مین واقع ہین۔ اسکی بالائی سطح پر بنی آدم۔ زمین کے فرشتے اور انہین کیطرح دیگر حیوانات۔ نباتات اور کچھ جنات بھی رہتے ہین اسیطرح اس زمین کے نیچے جو زمین کا طبقہ ہے اور نیز باقی دیگر طبقات مین خدا کی بے انتہا مخلوق بستی ہے کہ جسکو بجز خدا کے

اور کوئی نہین جان سکتا - ان کل طبقات پر کفدست میدان بھی ہین - لق و دق جنگل بھی اور
دریا بھی بہ رہے ہین جسطرح زمین کا بالائی طبقہ ساتوین آسمان پر ہے اسیطرح اسکا نیچے والا
طبقہ زمین کے ساتوین طبقہ کے جوف مین ہے - زمین کے ساتوین طبقہ کے جوف سے
نیچے ظلمات کے سات دریا نیچے اوپر بہ رہے ہین جسکی انتہا خدا ہی کو خوب معلوم
ہے - ان تیرہ و تار دریاؤن کے نیچے جہنم واقع ہے جسکے سات درجہ ہین اور اوسکو
اسفل السافلین بھی کہتے ہین - انڈے کی زردی جسطرح اسکی سپیدی مین ہوتی ہے
اسیطرح زمین کا کرہ بھی اپنے دریاؤن مین ڈوبا اور گھرا ہوا ہے - زمین یہ کرہ ایک طرف سے
کچھہ تھوڑا سا کھلا ہوا ہے جسپر بہت شہر آباد ہین - پہاڑ نباتات اور ہزارہا اقسام کے حیوانات
پائے جاتے ہین جنکی مختلف قسمون - جنسون اور انکی ماہیت کو پورے طور پر بجز خدا کے
اور کوئی نہین جان سکتا - زمین کا یہ ساتوان طبقہ جنبش کر رہا تھا جسکے سکون کے لئے
خدا نے کوہ قاف پیدا کیا جو زمین کے چارون طرف پھیلا ہوا ہے - کوہ قاف کے علاوہ
اور جسقدر پہاڑ روے زمین پر ہین وہ سب اسیکی شاخین ہین -

سب سے پہلے روے زمین پر جو پہاڑ نمودار ہوا وہ جبل ابو قبیس تھا اور اسیطرح سب سے
پہلے جو حصہ زمین کا نمایان ہوا وہ مکہ کی مبارک سرزمین تھی اسیوجہ سے مکہ کا نام ام القرے
بھی رکھا گیا ہے یعنی آبادی کی مان -

یہ روایت کیگئی ہے کہ پہلے پانی کی سطح پر مکہ کی زمین غنچہ ناشگفتہ کی طرح تھی - اسکی پیدایش سے
دو ہزار برس پہلے وہان پر دو فرشتے خداے پاک کی عبادت کیا کرتے تھے -

زمین کے اس کرہ کو جو انڈے کی طرح ہے ایک بڑا فرشتہ جسکا نام کیوتان ہے اوٹھائے ہوے ہے
جسکے دونو قدم سبز یاقوت کے ہین ایک مضبوط چٹان پر جسکو نور اپنے آغوش مین لئے ہے رکھے
ہوے ہین اور وہ ایک بڑی مچھلی بہموت نامی پر قایم ہے ابن عباس کہتے ہین کہ مچھلی کے
نیچے دریا ہے اور دریا کے نیچے تم -

اس بیضاوی کرہ کی یہ جانب جو ربع معمور سے نامزد ہے بنی آدم کی بود و باش کے لئے اسوجہ سے مخصوص کیگئی ہے کہ اور جہات سے یہ اچھی اور بزرگ تھی اسی مناسبت سے خداوند عالم نے فرمایا ہے ولقد کرمنا بنی آدم و حملناھم فی البرّ والبحر۔+

ربع معمور کی جن لوگون نے خوب سیر کی ہے مثلاً کافریدون نبطی۔ تبع حمیری۔ سلیمان بن داود۔ اسکندر ذوالقرنین اور اردشیر بن بابک فارسی نے مشرق سے مغرب تک طولاً اور مدار جدی کے شمال سے مدار سہیل کے شمال تک عرضاً ربع معمور کو سات اقلیمون پر تقسیم کیا ہے۔ سب سے بڑی **اقلیم اول** ہے جو دس ہزار دو سو میل کی ہے جسکو انہون نے ۸۰ حصون پر تقسیم کیا ہے اور ہر حصہ کو درجہ کے نام سے تعبیر کرتے ہین یہ زمین کے دائرہ کا نصف حصہ ہے جو طولاً منتہائے مشرق مین چین کے شہرون سے شروع ہو کر طنجہ تک جو منتہائے ممالک مغربی پر واقع ہوا ہے ختم ہوتا ہے اور عرضاً ناحیہ جنوب سے شروع ہو کر دائرہ معدل النہار (جہان رات دن ہمیشہ برابر رہتا ہے) کے نیچے نیچے اقلیم ثانی تک منتہی ہوتا ہے جو اقلیم اول سے شمالی سمت کو ملی ہوئی ہے۔

اقلیم دوم کا طول ۹۰۸۰ میل ہے اور عرض ۲۱۴۰ میل۔ اقالیم کی پشت پر جنوبی سمت کو جسقدر تھوڑی سی متفرق آبادی حبش کی ہے اسمین بجز جنگلی حبشیون کے اور کوئی جاندار شدت گرمی کی وجہ سے بود و باش نہین رکھسکتا۔ یہی حالت اقالیم کے شمالی جانب کو ہے کہ اس طرف بسبب شدت سردی کے یاجوج ماجوج کے سوا اور کوئی زندہ نہین رہسکتا۔

ہر شہر کا طول اُسی حساب سے ہوتا ہے جسقدر کہ وہ منتہائے مغرب سے دور ہوتا ہے اور عرض کا حساب اُسی بُعد سے ہوتا ہے جو اوسکو خط استوا سے ہوتا ہے۔ اس اصول پر جو شہر کہ انتہائے مغرب مین واقع ہوگا اسکا کچھہ بھی طول نہوگا۔ اور جو شہر کہ خط استوا کے نیچے

+ ترجمہ۔ بنی آدم کو ہمنے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور دشت اور دریاون مین انکو پھرایا۔

واقع ہوگا اوسکا عرض مطلق نہوگا اور جو وسط مین واقع ہوگا اسکا طول ۹۰ درجہ ہوگا وہی زمین کا وسطی مقام ہے۔ لوگون کا خیال ہے کہ وادی سراندیپ وسط زمین مین ہے جہان آدم علیہ السلام آسمان سے اترے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ کعبہ وسط زمین مین ہے باعتبار آبادی کے ہے۔ وسط زمین پر بیت المقدس کے ہونیکے جو روایت مشہور ہے وہ باعتبار معتدل اور عدل کے مقام ہونے کے ہے اس لئے کہ حشر کا وہی میدان ہوگا جسطرح خدائے عزوجل نے فرمایا ہے وکذلک جعلناکم امۃ وسطا۔

ان ساتون اقلیمون مین سے **چوتھی اقلیم** زیادہ معتدل ہے۔ اس اقلیم کو اقلیم الانبیاء والحکماء بھی کہتے ہین اسپر شمس کا زیادہ دخل ہے اور یہان کے باشندون پر بروج مین سے جوزا اور ستارون مین سے عطارد زیادہ موثر ہین۔ اسکا عرض البلد ۳۰۰ میل ہے اور اسکے مشہور شہر یہ ہین خراسان۔ رے۔ اصفہان۔ دیار بکر۔ شام اور بیت المقدس اس اقلیم سے اعتدال مین کم مگر خیر کچھہ کچھہ قریب تیسری اور پانچوین اقلیم ہے۔ **تیسری اقلیم** پر مریخ حکمران ہے اور وہان کے باشندون پر بروج مین سے عقرب اور کواکب مین سے زہرہ مسلط ہے اسکا عرض البلد ۳۵۰ میل ہے اور اسکے مشہور شہر یہ ہین۔ مصر۔ حجاز۔ طنجہ اور قیروان کے شہرون تک۔ **پانچوین اقلیم** پر زہرہ کا غلبہ ہے۔ بروج مین سے سرطان کا۔ کواکب مین سے مریخ کا اور اسکا عرض البلد ۲۵۵ میل ہے اسکے مشہور شہرون مین سے خوارزم۔ آرمینیا۔ قسطنطنیہ کبرے ہین۔ اندلس کے شہرون تک۔ اور باقی اقلیمون کے رہنے والے اعتدالی اور طبیعت افضلی سے ناقص ہین مثلاً زنگی اور حبشی پہلی اور دوسری اقلیم مین رہتے ہین اور یاجوج وماجوج اور صقالبہ کے باشندے **چھٹی** اور **ساتوین** اقلیم مین رہتے ہین۔

کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روئے زمین پر جنات سات سو ہزار برس تک رہے جب انہون نے ملک مین طرح طرح کے فسا

برپا کین اور خونریزیان کین تو خدا نے اونکو ہلاک کر دیا اور پہر دو ہزار برس تک فرشتے دنیا پر رہے پہر آدم کو خدا نے پیدا کیا

پہلا حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے حالات مین

روے زمین پر اولاً او لاً نوع انسانی مین سے جو شخص وجود مین آیا اسکا نام آدم رکہا گیا اس لئے کہ وہ ادیم (چمڑا) ارض سے پیدا کیا گیا۔ آدم علیہ السلام کو خدا نے جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کیا۔ یہ دوسری خلقت تہی جو زمین مین پیدا کیگئی۔ کل زمین سے مٹھی مٹھی بہر مٹی لیگئی کچھہ دنون زمین پر رہے۔ پہر آسمان پر پہونچے خدا نے اسمین روح پہونکی۔ ملائکہ نے اسکو سجدہ کیا اور رہنے کے لئے انکو جنت سا گہر ملا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام سو گئے تو اونکی اُلٹی پسلی سے حضرت حوا نکلین۔ حوّا کا نام اس لئے حوا رکہا گیا کہ وہ ایک شے حیّ (زندہ) سے پیدا ہوئی تہین۔ اور دو نمازون کے درمیان ہی مین آدم کو انہون نے جنت سے نکلوایا۔ جنت مین کل دوپہر دن انکا قیام ہوا مگر اس دنیا کے حساب سے وہ آدہا دن پانچسو برس کی برابر تہا۔ قبول ہونے کو تو انکی توبہ قبول ہوگئی مگر جنت سے نکالے ضرور گئے اور رہنے کے لئے زمین نصیب ہوئی حضرت آدمؑ کے ساتہہ حوّا۔ شیطان اور سانپ سب کے سب یکبارگی نکالے گئے۔

کعب احبارؓ کہتے ہین کہ جنت سے یہ نکلا ہوا تھا فلہ متفرق شہرون مین پہنیکا گیا آدم تو ہند مین اور بعضونکا قول ہے کہ سراندیپ مین۔ حضرت حوّا جدہ مین۔ ابلیس علیہ اللعن ایک مقام بصرہ مین اور سانپ نصیبین مین اور بعض کہتے ہین کہ اصفہان مین پہونچے۔ حسب فرمان خدا جب آدم علیہ السلام پیادہ پا حج کرنیکے لئے چلے تو جبل عرفات پر حضرت حوّا سے ملاقات ہوئی اور ایک نے دوسرے کو پہچانا۔ اسیواسطے اس پہاڑ کا نام عرفات رکہا گیا۔ انسے قابیل اور ہابیل دو بہائی پیدا ہوے ۲۳۰ برس کی عمر مین حضرت آدم کے صاحبزادہ

شیث ؑ

پیدا ہوئے شیث کے معنی بخشایش خدا" کے ہین۔ یہی وہ صاحبزادہ ہین کہ جن سے
جو کچھ۔ وصیتین حضرت آدمؑ کو کرنی تھین کین اور ہر فرد بشر کا نسبی شجرہ انہین مین پہونچکر ختم ہوتا ہے
حضرت آدم نے ۹۲۰ برس کی عمر مین اس دار فانی سے انتقال فرمایا۔ آپ نبی آدم
کے باپ بھی تھے نبی بھی تھے اور رسول بھی۔ جب آپ کا انتقال ہوا ہے تو آپکی اولاد
مین سے ۴۰۰۰۰ آدمی تھے جنمین سے بزرگ قبایل یہ حضرات تھے شیث انکے
بیٹے انوش انوش کے بیٹے قینان اور قینان کے بیٹے مہلائیل۔ حضرت آدم کے
انتقال کے بعد مہلائیل کے بیٹے یرد پیدا ہوئے اور یرد سے۔

اخنوخ

جو ادریس علیہ السلام کے نام سے مشہور ہین۔ شیثؑ نے ۹۱۲ برس کی عمر مین اس دار
فانی سے انتقال کیا۔ انکے انتقال کے بعد ادریسؑ سے متوشلخ پیدا ہوئے اب انوش
۹۵۰ برس کے ہوکر انتقال کر گئے تھے پھر متوشلخ سے۔

لامخ

پیدا ہوئے اور بعض کہتے مین لامک کوئی کہتا ہے لمک۔ حضرت ادریسؑ ۳۶۵ برس کی عمر
مین آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ آپ نبی تھے۔ سماوی اسرار آپ پر منکشف ہوتے تھے
اور آسمانی صحیفے آپ پر نازل ہوتے تھے۔ اُن صحیفون مین سے ایک صحیفہ کا مضمون
یہ ہے۔ خدا کی حقیقت اور حالات کے احاطہ کرنیکا تم ارادہ نکرو ہس لئے کہ اُس خدا کی ذات
بہت بڑی اور اعلے ہے اس بات سے کہ مخلوق اسکو دریافت کر سکے مگر ہان وہ خود جسکو
اجازت دے۔ اسکے بعد قینان ۹۲۰ برس کی عمر مین مر گئے۔ آدمؑ علیہ السلام کے
ہبوط سے ۱۶۴۲ برس بعد لامخ سے۔

نوح علیہ السلام

پیدا ہوئے جب آپکی عمر ۵۰۰ برس کی ہوئی تو آپ سے سام۔ حام اور یافث پیدا ہوئے اور جب آپکا سن شریف ۶۰۰ برس کو پہونچا تو متوشلخ کا انتقال ہوگیا اور ۲۔۹ برس کی عمر مین طوفان نوح کی ابتدا ہوئی۔ آپ نے کشتی بنائی اور خدا کے حکم کے موافق سام۔ حام۔ یافث اور انکی بیبیان اور بروایتے چھہ آدمی اور بروایتے اسّی مرد جنمین شیث علیہ السلام کی اولاد مین سے جرہم اور کلہم بہی تہے اور نیز بعض حیوانات اسمین سوار ہوئے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یام نے جو کافر ہوگیا تہا کشتی پر سوار ہونے سے انکار کیا طوفان کا پانی پہاڑون کی چوٹیون سے ۱۵ گز اونچا نکل گیا اور یہ طوفان کا عالم چھہ مہینے اور ۱۰ رات تک رہا۔ جب یہ لوگ کشتی پر بیٹھے ہین تو دسوین رجب کی اور نیز دسوین آب (نام مہینہ) کی تہی اور اس طوفان کا آخری دن ماہ محرم کا عاشورہ تہا۔ خدا خدا کر کے یہ طوفانی کشتی موصل کی سرزمین مین جودی پہاڑ کی چوٹی پر رکی۔ اس طوفان کے واقعہ سے اکثر مجوسی۔ اہل ہنود اہل فارس۔ چین کے باشندے اور مشرقی امتون نے انکار کیا ہے۔ بعض مجوسی اور بعض اہل فارس کا یہ قول ہے کہ طوفان تو ہوا تہا مگر ساری دنیا مین نہین آیا تہا بلکہ عقبۂ حلوان کے آگے نہین بڑہا تہا۔ اس طوفان کے واقعہ سے یہ امر یقینی معلوم ہوتا ہے کہ کُل آدمی حضرت نوح علیہ السلام ہی کی اولاد سے ہین خدا بہی فرماتا ہے †وَجَعَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ الباقین۔ اہل عرب۔ اہل فارس اور اہل روم سام کی اولاد مین ہین سوائی حام اور ترک لوگ یافث کی اولاد سے ہین۔ یاجوج و ماجوج۔ اہل فرنگ اور قبطی قوط بن حام کی اولاد سے اور نیز کنعان کی اولاد سے اسلئے کہ کنعان بن ماریع بہی حام کے بیٹے تہے اور بعض کہتے ہین کہ کنعان سام کے بیٹے تہے۔ کنعان کی اولاد نے شام کو آباد کیا تہا یہانتک کہ بنی اسرائیل انسے لڑے۔ اور نیز عملیق جو کہ ابو العمالقہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کام مین عملیق کا ساتہ فارس نے بہی دیا یہ دونو بیٹے ارم بن سام اور ارم بن سام کے

† یعنے نوح ہی کے خاندان کو ہمنے باقی رکہا ۱۲

تھے - ارم کا ایک بیٹا اور تھا عابر نامی اور عابر کا بیٹا ثمود تھا ارم کا ایک بیٹا اور بھی تھا جسکا نام عوص تھا اور عوص کے بیٹے کا نام عاد اور اولاد ارم کی زبان عربی تھی عاد کی قوم رمل سے حضر موت تک بود و باش رکھتی تھی اور ثمود کی اولاد کا وطن حجاز اور شام کے درمیان مین تھا - طوفان سے ۱۰ برس بعد سام کا مشہور بیٹا ارفخند* پیدا ہوا - ارفخند سے قینان اور قینان سے شالخ پیدا ہوئے - طوفان سے ۳۵۰ برس بعد نوح نے ۹۵۰ برس کی عمر مین انتقال فرمایا - اسواقعہ کے بعد شالخ سے عابر پیدا ہوئے اور عابر سے فالغ اور فالغ سے رغو پیدا ہوئے - رغو کی پیدایش کے زمانہ سے زبانون کا مختلف ہوجانا شروع ہوا - آپس کی پھوٹ سے باہم زمینین تقسیم کرلیئین اور نوح کی اولاد متفرق ہو کر ادہر ادہر چلی گئی - پہر رغو سے ساروغ پیدا ہوئے جنکا نام توریت مین سروج ہے - پہر ساروغ سے ناخور پیدا ہوئے اور ناخور سے تارخ - اور جب طوفان نوح پر ۱۰۸۱ برس گذر گئے تو تارخ سے حضرت ابراہیم - پیدا ہوئے - سام کی عمر ۶۰۰ برس کی تھی - ارفخند کی ۴۰۷ - عابر کی ۴۶۴ برس اور فالغ اور رغو کی ۲۳۹ برس - ساروغ کی ۲۳۰ برس - تارخ کی ۲۰۵ برس کی عمر ہوئی - زبانون کے اختلاف کی یہ وجہ ہوئی کہ نوح کی اولاد نے اس اندیشہ سے کہ مبادا پہر طوفان نہ آجائے ایک بہت بڑا عالیشان قلعہ بنایا جسکے بلند برج آسمان سے باتین کر رہے تھے - اسوقت یہ لوگ ۷۲ قبیلے تھے ہر ایک قبیلہ نے اپنے اپنے لئے اس قلعہ کے بڑے برج پر ایک ایک برج بنایا اسکا انتقام خدا نے انسے اسطرح لیا کہ انمین سے ہر قبیلہ کی زبان جدا اور مختلف کر دی - اس قلعہ کے معاملہ مین عابر نے چونکہ اور قبایل کی رائے سے موافقت نہین کی تھی اس سے انکے قبیلہ کی وہی اصلی زبان عربی رہی - اب نوح کی اولاد ایک دوسرے سے جدا ہو کر جدہر جسکا منہ اُٹھ گیا چلدی تھی - سام کی اولاد عراق - فارس - حتے کہ ہند تک پہیل گئی - حام کی اولاد جنوب کیطرف اور مصر کے مضافات مین مغرب تک پہیل گئی اور یافث کی اولاد نے چین کی سرزمین کو آباد کیا

* بعض مورخ اس نام کو ارفخشد لکھتے ہین ۱۲ -

اور مشرق کیطرف پھیلتی چلی گئی۔ نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے عہد کے مابین مین۔

حضرت ہود اور صالح علیہما السلام

خدا کے رسول بنکر آئے۔ **ہود** تو قوم عاد کی طرف آئے۔ ہودؑ کے بابت بعض کی رائے ہے کہ یہ وہی غابر ہین جنہون نے قلعہ کے بنانیکے باب مین اور قبایل کے ساتھہ موافقت نہین کی تہی۔ بعض کہتے ہین کہ آپکی قوم مین سے لقمان نامی ایک شخص تہا۔ یہ لقمان وہ لقمان حکیم نہین تہا جو حضرت داؤدؑ کے زمانہ مین تہا۔ خشک سالی کی وجہ سے جب قحط پڑا اور ہودؑ ابر رحمت برسنے کی دعا ملنگنے کیلئے مکہ شریف گئے اور ساری قوم ہلاک ہوجانیکے بعد یہ شخص ایمان لایا اسکے حق مین فرمان ایزدی پہونچا کہ مشیت ایزدی پر راضی ہو ہمیشہ کوئی زندہ نہین رہا ہے تو اسنے دعا کی کہ خداوند اجکو سات گدہون کی عمر عطا فرما۔ اور شاید اسکی یہ دعا قبول ہی ہوگئی۔ اسنے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب ایک گدہ کے انڈے سے بچہ نکلتا تہا تو یہ اسکی پرورش کرتا تہا یہان تک کہ جب وہ مرنے لگتا تو اسیطرح دوسرے بچہ کی پرورش کیجاتی تہی۔ ہر ایک گدہ کی عمر اسّی۔ اسّی برس کی ہوئی اور بالاخر جس گدہ کے ساتہہ اسکی جان بہی نکلی اسکا نام لبد تہا۔ صالحؑ قوم ثمود کی ہدایت کے لئے بہیجے گئے۔ آپ کا نسب نامہ اسطرح پر ہے صالح بن عبید بن آسف۔ بن ماسح۔ ابن عبید بن حاذر بن ثمود۔

ہودؑ نے خطیرہ مین معہ اپنی قوم کے چند ساتہیون کے گوشہ نشینی اختیار کی اسی خطیرہ مین آپ عبادت کیا کرتے تہے یہانتک کہ وہین آپ کا انتقال ہی ہوگیا۔ اپکے سن شریف کی تعداد پہلے ذکر ہوچکی ہے اس لئے کہ آپ کا نام غابر ہی تہا۔ صالحؑ کی قوم جب ہلاک ہوگئی تو آپ فلسطین (پیلسٹاین) تشریف لے گئے وہانسے حجاز پہونچے۔ وہین آپ خدا کی عبادت کرتے رہے یہانتک کہ ۵۸ برس کے سن مین آپنے اس دار فانی سے

انتقال فرمایا۔

ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپ اہواز مین پیدا ہوے اور بعض کہتے ہین کہ بابل مین اور بابل عراق مین ہے عراق کا گورنر اس زمانہ مین نمرود تہا اور بعض اسکے قایل ہین کہ وہ خود ایک با اختیار بادشاہ تہا۔ جب آپ شعلہ زن آگ سے صحیح وسالم باہر نکل آئے اور باپ اور آپکی بی بی حضرت سارہ جو آپکے چچا حاران کی بیٹی تہین معہ اپنی قوم کی تہوڑی جماعت کے حران کی طرف گئے۔ آپکے باپ کا نام آزر تہا جنکو تارخ بہی کہتے ہین۔ پہر وہانسے آپ معہ اپنی بی بی سارا کے مصر پہونچے۔ اسوقت مصر کا فرعون (بادشاہ) سنان بن علوان تہا اور بعض کہتے ہین کہ اسکا نام طولیس تہا اسنے سارہ کی خواہش کی مگر خدانے اُس فاجر کے ہاتہونسے آپ کی بیوی سارہ کو بچالیا۔ آپ کی بیوی کے خدمت کیلئے ہاجرہ مقرر ہوئین جیساکہ صحیح حدیث مین وارد ہے۔ وہانسے آپ سب شام پہونچے اور ایلیا اور رملہ مین چندے قیام کیا۔ سارا کی کوئی اولاد اب تک نہ تہی لیکن ہاجرہ کے بطن سے خدانے ابراہیمؑ کو ایک بیٹا عطا کیا جسکا نام اسمٰعیل رکہا گیا اسمٰعیل کے معنی مطیع اللہ کے ہین (خدا کا اطاعت کرنیوالا۔

حضرت اسمٰعیل جب پیدا ہوے تو ابراہیمؑ کی عمر سے ۸۶ برس گذر چکے تہے اسی بنا بر سارہ کو بہت غم ہوا اور خدانے اسحٰق سا بیٹا انکو عطا کیا۔ جب اسحاق پیدا ہوے تو سارہ کی عمر ۹۰ برس کی تہی اور حضرت ابراہیمؑ کی ۱۰۰ برس کی۔ ہاجرہ اور انکے بیٹے سے سارہ کو کچہ رشک تہا آپ ان دونو کو ہمراہ لے عرب پہونچے اور مکہ معظمہ مین چہوڑ آئے۔ ہاجرہ کا انتقال ہوگیا اور چاہ زمزم کے واقعہ کے بعد جیساکہ صحیح حدیث مین وارد ہے اسمٰعیلؑ کا عقد آپکے والد کی رائے سے جرہم کے ساتہ ہوگیا۔ اسکے بعد حضرت ابراہیمؑ اور

اور آپ کے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام نے کعبہ کو بنایا۔ اسکے بعد بیٹے کے ذبح کرنیکا حکم خدا کی طرف سے پہونچا۔ اسموقعہ پر ذبیح کی نسبت جو لوگ اسحٰق کیطرف کہتے ہین وہ تو کہتے ہین کہ وہ جگہہ ایلیا (بیت المقدس) سے دومیل کے فاصلہ پر تھی اور جو اسمٰعیل سے مراد لیتے ہین وہ اس جگہہ کو مکّہ بتاتے ہین۔ حضرت ابراہیم کی زندگی ہی مین آپکی بیوی سارہ کا انتقال ہوگیا اور اسکے بعد آپنے کنعانین سے عقد کیا اور انکے بطن سے چھہ اولادین آپکی ہوئین اور دو اولادین پہلی ملاکر کل آپ کی آٹھہ اولادین ہوئین۔ جب اسمٰعیل ۱۳ برس کے ہوئے تو آپ اور آپکے باپ مطہر ہوئے۔ حضرت ابراہیم ۱۷۵ برس زندہ رہے اور انپر آسمانی صحیفہ نازل ہوتے رہے ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان آسمانی صحف مین سے ایک صحیفہ کا یہ مضمون ہے "اے مغرور بادشاہ مین نے تجکو اسلئے نہین پیدا کیا ہے کہ تو دنیا کو جمع کرے بلکہ اس لئے پیدا کیا ہے کہ مظلومون کی داد فریاد کو سُن مین تو کسی کافر مظلوم کی بھی دعا کو رد نہین کرتا" ایک کا مضمون یہ ہے "عقلمند آدمی کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی روش دیکھے اپنی شان کو قائم اور اپنی زبانکو اپنے قابو مین کیے اور جس شخص کا عمل اسکے قول کے مطابق نہین تو اُسکی بات بیوقعتی سے سنی جائیگی" حضرت ابراہیمؑ دنیا مین ان سب لوگون سے پہلے شخص ہین جنھون نے ختنہ کیا۔ مہمان کی دعوت۔ اور پاجامہ پہنا۔ آپ کی حیات ہی مین اللہ نے

لوط علیہ السلام

کو رسول بناکر سدوم کی طرف بھیجا جبکہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے ہمراہ ہجرت کر کے مصر کو گئے اور شام واپس آئے تھے۔ لوط ابراہیمؑ کے بھائی ہاران کے بیٹے تھے سدوم کا فر تھے اور فعل شنیع (خلاف وضع فطری) کے مرتکب ہوتے تھے۔ ابراہیمؑ کی قوم بت پرست تھی

اسکے بعد

اسمٰعیل علیہ السّلام

یمن کے اور عمالقہ کے قبیلون کی ہدایت کے لئے رسول نبکر آئے اور اپنے پدر بزرگوار ابراہیم خلیل اللہ کی وفات سے ۴۸ برس بعد ۱۳۷ برس کی عمر مین مکہ شریف کی سرزمین پر انتقال فرمایا یہہ اپنی مان ہاجرہ کی قبر کے پاس مدفون ہوئے۔

اسحٰق علیہ السلام

کا عقد آپ کے چچا کی بیٹی سے ہوا اور انسے عیص اور یعقوب جو اسرائیل کہے جاتے پیدا ہوئے۔ ملک شام مین آپ کا انتقال ہوا اور اپنے باپ ابراہیمؑ کے مزار کے پاس آپ کی بہی قبر بنی۔ آپکی عمر ۱۸۰ برس کی ہوئی۔

یعقوب علیہ السلام

کا عقد لیا کے ساتہہ ہوا تہا جو لایان بن تبویل بن ناخور کی صاحبزادی تہین۔ ناخور بہائی تہے حضرت ابراہیم کے۔ لیا کے بطن سے روبیل۔ شمعون۔ لاوی اور یہوذا پیدا ہوئے اس عقد کے بعد حضرت یعقوب نے لیا کی بہن راحیل سے عقد کیا۔ انکے بطن سے حضرت یوسف اور بنیامین پیدا ہوئے۔ آپکی دو اور سرّیہ بیویان تہین جن سے چہہ اور اولادین پیدا ہوئین اخر لیسا حیرزر بولون حضرت یوسفؑ اور انکے بہائی کی ولادت سے پیشتر اور آپکے بعد دان نفتانی اور شاید اشیر پیدا ہوئے۔ یہی بارہ بہائی بارہ اسباط (قبیلے) کہے جاتے ہین۔ یعقوبؑ ہی کے عہد مین۔

حضرت ایوّب علیہ السلام

نبی ہوئے۔ آپ آموص بن رازح بن عیص کے بیٹے تہے۔ آپ بہت بڑے
مالدار تہے جو کہ کل تلف ہوگیا۔ آپ مجذوم ہوگئے کیڑے پڑگئے اور ایک مزبلہ
پر پہینک دئے گئے۔ آپ کی بیوی کا نام رحمت تہا جو آپکی خدمت کیا کرتی تہین۔ ایک
روز شیطان بی بی رحمت کے سامنے آیا اور اسطرح کہنے لگا "اگر تم مجہکو سجدہ
کرو تو مین تمہارا تلف شدہ مال اور دولت واپس کردون" اور پہر وہ کل مال انہین
دکہا ہی دیا۔ لیکن جب حضرت ایوبؑ سے آپکی بیوی نے یہ واقعہ بیان کرنیکے بعد
اجازت چاہی تو آپنے بہت طیش اور غصہ کی حالت مین یہ قسم کہائی کہ "اس جرم مین مین
تمکو سو مرتبہ مارونگا" خدا کے فضل سے آپ اچہے ہوگئے اور گیا ہوا مال واسباب بہی
ملگیا۔ آپکی بیوی بہی اچہی ہوگئین آپکے بطن سے ۲۶ ترتیب اولادین آپکی پیدا ہوئین اور
۹۳ برس کی عمر مین آپ دنیا سے چل بسے۔ آپکے انتقال کے بعد آپ کے بیٹے
ذوالکفلؑ پیدا ہوئے اور آپ کا قیام شام مین رہا۔ جب یعقوبؑ کی عمر
۹۱ برس کی تہی تو آپ کے صاحبزادہ۔

یوسف علیہ السلام

پیدا ہوئے ۱۸ برس کی عمر مین حضرت یوسفؑ نے ۲۱ برس کے واسطے اپنی عارضی
مفارقت کا داغ اپنے محبت کرنیوالے باپ کو دیا۔ اور اس قدر فراق کی مدت کے
بعد ۱۶ برس تک پہر دونو کو مصر مین یکجائی کا موقع ملا۔ یوسفؑ اس زمانہ مین عزیز مصر
کے قایم مقام تہے اور دہانکے خزانے اور سیاہ و سفید کا اختیار انکے قبضۂ اقتدار
مین تہا۔ ان دونو باپ بیٹو ہنے مصر کے فرعون (لقب شاہان مصر) ریان کو مومن

٭ ابن شحنہ نوٹ دیگر اسموقع پر لکہتا ہے کہ یہ اسم ایلیدون کی لغو اور جہوٹی باتین ہین اس لئے
کہ انبیا متنفر والی چیزون سے معصوم ہوتے ہین۔ ۱۲

بنانا چاہا اور وہ ایمان بہی لے آیا لیکن اسکے انتقال کے بعد اسکا جانشین قابوس بن مصعب جو عمالقہ مین سے تہا ایمان نہین لایا۔ یعقوب علیہ السلام نے ۱۴۷ برس کی عمر مین انتقال کیا اور یوسف ؑ کو اس کی وصیت کی کہ قاریہ ملک شام مین انکے باپ اسحاق ؑ کی قبر کے پاس وہ بہی دفن کئے جایئن چنانچہ اس وصیت کی تعمیل کے بعد جب یوسف ؑ مصر مین واپس آگئے تو آپ کا بہی انتقال ہوگیا اور وہین مصر مین دفن کردئے گئے جب موسیٰ ؑ نبی ہو کر یہان آئے تو آپکی نعش کہود کر بنی اسرائیل کے ہمراہ تیہ کو لیگئے اور جب موسیٰ ؑ کا بہی انتقال ہوگیا تو آپکے تابوت کو یوشع ؑ بنی اسرائیل کے ہمراہ شام کو لیگئے اور حضرت خلیل اللہ ؑ کے پاس آپ بہی مدفون ہوئے اور بعض کہتے ہین کہ نابلس کے قریب مدفون ہوئے۔ یہ حضرت **شعیب ؑ** اصحاب ایکہ اور اہل مدین کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ان دونون قبایل کے بابت بعضون کی رائے ہے کہ ابراہیم ؑ کے خاندان سے تہے اور بعض کہتے ہین کہ آپکے خاندان سے نہین بلکہ یہ وہ قبائل ہین جو حضرت ابراہیم ؑ پر ایمان لائے تہے پہر۔

حضرت موسیٰ ؑ

بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب جبکہ مصر سے بہاگ کر چلے آئے تہے رسول ہوئے۔ آپ کا عقد حضرت شعیب ؑ کی بیٹی صفورا کے ساتہ ہوا۔ آپ نے شعیب ؑ کی بکریان دس برس تک چرایئن اور مصر سے آتیون کو آپکو نبوت کا درجہ ملا جاڑے کا موسم تہا رات کا وقت۔ راستہ بہول گئے تہے۔ روشنی نہین تہی اور آپ کی بیوی کا وضع حمل ہوا تہا آپنے اپنی بیوی سے کہا "مین تمہارے لئے آگ لے آؤن" جیسا کہ خدا نے کلام مجید مین اسواقعہ کی خبر دی ہے۔ آپ رات کے وقت مصر پہنچے اور اپنے بہائی ہارون سے ملے اور انسے بیان کیا کہ خدائے برحق نے اون دونون کو

مصر کے فرعون ولید کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ آپ کا اور ساحرون کا واقعہ آپکے
معجزات اور فرعون کا غرق آب ہونا یہ سب مشہور واقعات ہین۔ قارون آپکا چچازاد
بھائی تھا اور اسکے پاس اسقدر خزانہ تھا کہ فقط اسکی کنجیان اٹھانے کے لئے ۴۰ خچرون
کی ضرورت پڑتی تھی۔ ان واقعات کے بعد حضرت موسیٰؑ پر اس مضمون کی وحی نازل
ہوئی کہ ہارون کو پہاڑ پر لے آؤ اُنکا وقت آپہونچا ہے۔ یہ دونون پہاڑ پر گئے۔ یہان
ایک تخت بچھا تھا اسپر یہ دونون سو گئے اور سوتے ہی سوتے ہارونؑ کا انتقال ہو گیا وہ
آسمان پر اٹھائے گئے۔ ہارون موسیٰ ۳ برس بڑے تھے۔ ہارون کی عمر ۱۲۲ برس
اور ایک مہینہ کی تھی۔

جب موسیٰؑ پہاڑ سے تنہا اوترے تو اسرائیلیون نے آپ پر اس امر کی تہمت لگائی
کہ وہ اپنے بھائی ہارون کو قتل کر آئے۔ فوراً آسمان سے تخت اوترا جسپر ہارون تھے
اور انہون نے اپنے زبان سے کہا کہ "مین اپنی موت سے مرگیا ہون میرے بھائی نے
مجھکو قتل نہین کیا ہے" اس واقعہ پر بارہ گیارہ مہینے گذرنیکے بعد حضرت موسیٰؑ نے
۱۲۰ برس کے سن مین اس دار فانی سے انتقال کیا۔ آپ کی عمر کا آخری تہائی حصہ تیہ
مین بسر ہوا تھا۔ اور وہین آپکا انتقال بھی ہوا۔ آپ کی وفات منوچہر بادشاہ کے عہد مین
۱۶۲۶ طوفان پر گذرنے کے بعد ساتوین آذار (نام مہینہ) کو ہوئی تھی۔ انکے انتقال
کی کیفیت مین اختلاف کیا گیا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ حضرت موسیٰؑ اور یوشعؑ دونون ساتھ
ساتھ جارہے تھے کہ یکبارگی ایک سیاہ ابر نمودار ہوا اور اسکے خوف سے یوشعؑ جھجک کر
موسیٰ کی گردن مین لپٹ گئے۔ لیکن حضرت موسیٰ تو اب غایب تھے اور انکے کپڑے ہی
کپڑے یوشع کے ہاتھ مین باقی رہ گئے تھے۔ یوشع وہی کپڑے لئے جب بنی
اسرائیل مین واپس آئے تو سب نے آپ پر موسیٰ کے قتل کرنیکی تہمت لگائی اور
ایک گارد کی حراست مین دیدئے گئے۔ اسوقت ہر فرد بشر نے خواب مین دیکھا کہ

یوشعؑ نے موسیٰؑ کو قتل نہین کیا ہے بلکہ وہ آسمان پر اٹھا لئے گئے ہین تب اسرائیلیون کو یقین آیا اور یوشعؑ کو چھوڑا۔ بعض کہتے ہین کہ جب یوشعؑ کو نبوت کا درجہ عطا ہوا وحی آئی اور اس واقعہ کی اصلیت موسیٰؑ نے یوشعؑ سے پوچھی تو یوشع نے انسے پوشیدہ رکھی جسکا موسےؑ کو سخت صدمہ ہوا اور اسی حالت مین انہون نے اس امر کی خواہش کی کہ خدا انکو اٹھا لے اسکے علاوہ اور بہی روایات ہین اور خدا ہی انکو خوب جانتا ہے۔ بنی اسرائیل جبتک کہ مصر مین ۲۱۵ برس قیام کرنے کے بعد موسیٰؑ کے ہمراہ مصر سے نکلے ہین اسوقت تک وہ دنیاوی اعتبار سے شاہان مصر کے متبع تھے اور مذہبی حیثیت سے حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کی رہی سہی شریعت کے مطیع تھے۔ جب موسیٰ کا انتقال ہوگیا تو بنی اسرائیل کی ہدایت کی خدمت حضرت یوشع بن نون بن الیاشاماع (جو کہ خاندان یوسف سے تہا) نے اپنے سر لی۔ یوشع نے تین دن بنی اسرائیل کے ہمراہ تیہ مین قیام کیا وہان سے نہر شریعت پر پہونچے۔ نہر کی روانی دیکھکر یوشعؑ نے حاملین صندوق شہادت الواح کو یہ حکم دیا کہ وہ نہر کے کنارہ پر ٹھہرے رہین فوراً نہر شریعت کی زمین انکے عبور کرنیکے لئے خود بخود کھل گئی اور جب یہ لوگ اس کنارہ پر پہونچ گئے تو پانی اپنی جگہہ پر پلٹ آیا۔

یوشعؑ اپنے ہمراہیون کے ساتھ اریحا پہونچے جو جباریں کا گاؤن تہا اسکا محاصرہ انکی طرف سے بڑی شجاعت کے ساتھ کیا گیا اسکے پہاٹک توڑ ڈالے گئے اور وہانکے باشندون کو انہون نے تلوار پر رکھ لیا پھر وہان سے نابلس پہونچے یہ وہی مقام ہے جہان یوسفؑ بیچے گئے تھے اور وہین انکی ہڈیان دفن بہی کیگئی تہین۔ یوشعؑ ۲۸ برس بنی اسرائیلونکا انتظام کرکے انتقال کرگئے اور کفر حارس مین دفن کئے گئے انکی عمر ۱۲۰ برس کی تہی موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل کی ہدایت کیلئے پہر کوئی نبی اور رسول نہین آیا بلکہ یوشعؑ کے زمانہ کے بعد سے **شموئیل** نبی کے زمانہ تک جسکو ۴۸۰ برس کا زمانہ ہوا حکام اور قاضیون نے بنی اسرائیل کا انتظام کیا۔ شموئیلؑ نبی نے ۱۱ برس تک

بنی اسرائیل کے حق مین مناسب تدبیرین کین پہر بنی اسرئیلیون کی یہ خواہش ہوئی کہ
انہین کوئی بادشاہ بنایا جائے چنانچہ شاول نامی ایک شخص جسکو طالوت بہی کہتے ہین
سلطنت کا دعویدار ہوا لوگ کہتے ہین کہ وہ چرواہا تہا کوئی اسکو سقہ بتاتا ہے اور کوئی
چمڑیکا پکانیوالا۔ اس سلطنت کے دعوے مین جالوت نامی ایک شخص جو کنعانیون
مین سے تہا اسکا حریف نکلا یہ شخص اسقدر مضبوط تنومند اور قوی تہا کہ کوئی اسکا مقابلہ ہی
نہین کرسکتا تہا۔ شموئیل نبی نے بنی اسرائیل کو ایک ایسے شخص کی علامتین اور پتہ
بتلایا جو اسکو قتل کرسکتا تہا۔ یہ کل علامتین ایک شخص داؤد نامی مین پائی گئین جو جالوت
سے لڑا اور جالوت کو قتل کیا۔ جالوت کی عمر ۳۰ برس کی تہی۔ شموئل کا جب انتقال ہوا
تو اسکا سن ۵۲ برس کا تہا داؤد سے بنی اسرائیل بہت الفت کرنے لگے جسکو
طالوت نے بہت حسد کی نگاہون سے دیکہا اور اسکے قتل کا ارادہ اپنے دلمین
ٹہان لیا مگر پہر خود ہی اپنے اس ارادہ سے کچہہ نادم ہو کر فلسطنین کی طرف متوجہ ہوا
اور انسے خوب گہمسان لڑائی ہوئی یہانتک کہ وہ اور اسکی اولاد آواخر سنہ ۹۵ وفات
موسیٰ ۱۴ مین شہید ہوئے۔ اس واقعہ کے بعد بارہ سبط مین سے گیارہ سبط (قبیلے)
کا حاکم اشبوشت ابن طالوت ہوا اور ایک سبط کے فرمانروا (داؤد علیہ السلام
بنے۔ حضرت داؤد اور یہودا کے درمیان مین دس پشتون کا فرق تہا۔ رفتہ رفتہ داؤد
کی سلطنت مستحکم ہوگئی ملک وسیع ہوگیا اور مابقی گیارہ اسباط نے بہی انہین کی اطاعت
قبول کی داؤد ۴ قدس کی سرزمین کیطرف گئے اور ممالک فلسطین۔ عمان۔ باب۔ حلب
نصیبین اور ارمن کے شہر فتح کیئے۔ ۴۰ برس تک انہون نے سلطنت کی اور
۷۰ برس کی عمر مین اس دار فانی کو خیرباد کہا۔ انہون نے اپنا جائز اور سچا جانشین اپنے لائق
بیٹے۔

سلیمان علیہ السلام

کو کیا جو اسوقت ١٢ برس کے تھے - آپکو خدا نے ملک و مال اسقدر عطا کیا کہ جسقدر
دنیا مین کسیکو نصیب نہین ہوا - آپنے اپنے باپ کی وصیّت کے موافق اپنے ایام
سلطنت سے چوتھے برس اور موسیٰؑ کی وفات سے ٥٣٩ سنہ مین بیت المقدس
کی تعمیر شروع کی - سات برس کامل وہین ٹہرکر بیت المقدس کو بنوایا - آپکے بنوائے ہوئے
بیت المقدس کی بلندی ٣٠ گز تھی - طول ٦٠ گزکا اور عرض ٢٠ گز کا - اس مکانکے باہر پہاٹک
بنوایا جو بیت المقدس کو گھیرے ہوئے تھا اور اوسکی وسعت ٥٠٠ گز مربع کی تھی - اسکے
بعد آپنے قدس مین ایوان سلطنت کی عالیشان عمارت ١٣ برس مین تعمیر کرائی - پھر
یمن کی ملکہ بلقیس انکے حضور آئی اور روے زمین پر اسوقت جسقدر بادشاہ تھے
سبنے آپکی اطاعت قبول کی نفیس نفیس تحائف بادشاہون نے آپکے پاس بھیجے
اور بالآخر سلطنت کرتے ہی کرتے ٥٢ برس کی عمر مین آپنے انتقال کیا - آپکے انتقال
کے بعد آپکے بیٹے رجبعم سبط یہودا اور بنیامین پر فرمانروا ہوئے اور مابقی دس سبطون
پر آپکے غلامون مین سے ایک غلام ابن نعمتہ نامی فرمانروا ہوا یہ شخص کافر تھا اسنے
اپنا ملک علیحدہ کرلیا اور اب حضرت سلیمانؑ کی اولاد کی حالت بمنزلہ نائبون کے اور اسباط
کے بادشاہون کی نسبت مثل زمیندارون کے ہوگئی - اسباط تو ملک شام کو چلے
گئے اور خاص سلیمان کی اولاد قدس مین رہی یہ حالت سلیمانؑ کے خاندان کی ٢٦١ برس
تک رہی یہان تک کہ گئی ہوئی سلطنت پھر انکے خاندان مین پلٹ آئی اور وہ کل اسباط کے
فرمانروا بن گئے -

جب نبوت کا سلسلہ ان کے خاندان سے جاتا رہا تو حضرت سلیمانؑ کی لونڈیون مین
سے ایک عورت پیدا ہوئی جسکا نام عتلیا ہو تھا - سلیمانؑ کی اولاد کو اسنے اپنا مطیع کرلیا اور مطیع
ہی نہین بلکہ سبکا خاتمہ کردیا فقط ایک لڑکا جسکا نام یوآش تھا اور جسکو اس عورت کی نظر سے پوشیدہ
رکھا تھا باقی رہگیا - اس عورت کی سلطنت ٧ برس رہکر جاتی رہی اور یوآش بادشاہ بنایا گیا

اسوقت یہ ۷ برس کا بچہ تھا۔ اسکے پوتے کے زمانہ مین یوثم۔

یونس نبی علیہ السلام

ظاہر ہوئے۔ یہی یونس بن متی ہین۔ متی انکی ماں کا نام تھا ماں کے نام سے بجز حضرت یونس بن متی اور عیسی بن مریم کے اور کوئی نبی نہین مشہور ہوا۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت یونس ع بنیا مین کے سبط مین سے تھے خدا نے انکو نینوا سے موصل کے کنارے تک کے باشندون کی ہدایت کے لئے جسکے درمیان مین دجلہ کا پانی بہہ رہا ہے بھیجا۔ یہان کے لوگ بت پرست تھے جس سے کسیطرح وہ تائب نہو تھی کہ خداوند برحق نے ایک مقررہ روز مین انپر عذاب بھیجنے کا وعدہ کیا۔ جسوقت اس الٰہی عذاب نے ان لوگون کو آکر گھیر لیا تو وہ لوگ ایمان لائے اور خدا نے اس عذاب کو اُن سے اُٹھا لیا۔ یونس علیہ السلام نے یہان پہونچکر جب دیکھا کہ وہ لوگ کسی قسم کے عذاب مین مبتلا نہین ہین تو غصہ مین بھرے ہوئے یہان سے چلدئے اور کشتی مین سوار ہو گئے۔ یہ کشتی اپنی رفتار سے رُک گئی اور اس حالت کو دیکھکر کشتی کے مالک نے انہین لوگون سے جو کشتی مین بیٹھے تھے مخاطب ہو کر اسطرح کہا ”تم مین کوئی گنہگار ضرور ہے“ قرعہ ڈالا گیا اور اتفاق سے حضرت یونس ع ہی کے نام قرعہ نکلا سب نے آپکو دریا مین ڈھکیل دیا اور ایک مچھلی آپکو نگل گئی۔ آپ کے دوسرے بیٹے کے زمانہ مین

شعیاہ نبی علیہ السلام

مبعوث ہوئے اور آپ کے صاحبزادہ صدقیاہ علیہ السلام کے عہد مین خوارج بادشاہان اسباط کی سلطنت کا زوال ہوا ایک نیک شخص اس سلطنت

کا فاتح ہوا۔ سوقت اسباطین سے جو لوگ باقی رہ گئے تھے وہ اس فاتح شخص سے لگئے۔ اسکی موت سے پیشتر اسکی عمر مین سے ۱۵ برس کم ہوگئے تھے جو خدا کے حکم سے اسکی زندگی مین اضافہ کردے گئے۔ اسوقت کے نبی کے ذریعہ سے خدا نے اسکو اس امر کا حکم دیا کہ وہ اپنا عقد کرے اور جب بہت سے بادشاہ اسکے مطیع اور فرمان بردار ہوگئے تو اس نے اواخر سنہ ۵۶۰ وفات موسوی مین انتقال کیا۔ اسکے اولاد مین اسوقت تک سلطنت باقی رہی کہ حضرت موسیٰؑ کی وفات سے ۹۵۲ برس بعد۔

بخت نصر

بابل کے تخت سلطنت پر بیٹھا۔ اسنے اپنے جلوس کے پہلی ہی سال مین نینوی پر چڑہائی کی وہان کے باشندون کو اس نے قتل کیا اور ملک فتح کیا۔ چوتھے برس شام پر چڑہ دوڑا اور بنی اسرائیل سے لڑائی چھیڑ دی مگر بنی اسرائیل گرم ہیکار نہوئے بلکہ انھون نے بخت نصر کی اطاعت قبول کی اور صلح کرلی۔

صدقیارؑ

جو بنی اسرائیل کے آخری بادشاہ تھے بخت نصر کے ماتحت بنکر قدس مین رہے

ارمیارؑ

نبیؑ بنی اسرائیل کو اس امر کا خوف دلاتے تھے کہ بخت نصر اپنا لشکر لیکر یہان آئیگا اور قدس کو خراب کریگا۔ بخت نصر کی سلطنت کو ابھی ۲۰ برس گذرے تھے کہ صدقیا نے بخت نصر کی کچھہ نافرمانی کی اور بخت نصر مع اپنی فوج کے آکر بارین تین

خیمہ زن ہوا۔ اسنے اپنے وزیر کو اس امر پر مامور کیا کہ صدقیاء محصور کئے جائین اور ایسا ہی ہوا۔ ڈہائی برس صدقیاء محصور رہے اور بالآخر بخت نصر کی فتح ہوئی اور صدقیاء اسیر ہوئے اور بیت المقدس کہ ۴۵۳ برس سے معمور و آباد تہا وہ خراب کیا گیا جلایا گیا اور بنی اسرائیل کی جماعت قتل کیگئی۔ ستر برس تک بیت المقدس مین خاک اوڑتی رہی۔ بنی اسرائیل کی ایک جماعت بخت نصر کے پاس سے بہاگ کر مصر مین پناہ گزین ہوئی جسکو بخت نصر نے مصر کے فرمانروا سے طلب بہی کیا لیکن اسنے اس پناہ گزین گروہ کے دینے سے صاف انکار کیا بخت نصر طیش مین آکر مصر پر چہڑہ گیا اور فرعون آعرج سے معرکہ آرا ہوا۔ بخت نصر کی فتح ہوئی اور فرعون قتل ہوا۔ سولی پر چہڑہایا گیا اور مصر اچہی طرح برباد و تباہ کیا گیا اور یہ ویرانگی اور تباہی مصر کی در و دیوار پر چار برس تک چہائی رہی۔ یہان سے بخت نصر مغربی ملکون کیطرف متوجہ ہوا اسطرف کے شہرون کو خراب و تباہ کیا۔ باشندونکو غلام بنایا دانیال نبی۔ حزقال اور اولاد انبیا مین سے ایک جماعت اسکے زمانہ مین تہی۔ جب دانیال نے بخت نصر کی مشہور خواب کی تعبیر بیان کی تو اسنے آپ کو سجدہ کیا اور سب کچہ نذر بہی کیا۔ بخت نصر کی سلطنت ۷۵ برس ایک مہینہ اور ۴ دن تک رہی۔ بخت نصر کو عربی مین عطارد کہتے ہین۔ جس زمانہ مین کہ بیت المقدس بربادی اور تباہی کی حالت مین ویران پڑا تہا خداوند برحق نے ارمیاء کو وحی کے ذریعہ سے مطلع فرمایا کہ مین بیت المقدس کو تعمیر کرانا چاہتا ہون موافق حکم باری ارمیاء جب بیت المقدس پہونچے تو بیساختہ یہ بول اُٹہے انّی یحیی ھذہ اللہ بعد موتہا فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ۔ بعض کہتے ہین کہ اس گفتگو کے کرنیوالے عزیر تہے اور صحیح قول وہی پہلا ہے کہ ارمیاء تہے ۷۰ برس کی تباہی کے بعد بیت المقدس کو جس شخص نے تعمیر کیا وہ سلاطین فارس مین سے بہمن تہا جسکو کرش بہی کہتے ہین اس تعمیر کے بعد بنی اسرائیل یہان پلٹ آئے اور انہین کے ساتہ عزیر بہی ۴۰ برس

عزیرؑ ان لوگون مین رہے اور ان کی اصلاح کرتے رہے۔ بخت نصر کی سلطنت سے
۱۳۰ برس بعد عزیر نے وفات کی۔ عزیرؑ فنحاس بن عذر بن ہارونؑ کے بیٹے تھے
بنی اسرائیل اسکندر کے ظہور تک سلاطین فارس کے طرف سے اکثر حاکم بنتے رہے۔
بخت نصر کی سلطنت سے ۲۰۴ برس بعد دنیا کا مشہور فاتح۔

اسکندر

پیدا ہوا اسکے عہد مین یونانی اہل فارس پر غالب آئے۔ اسیکے عہد مین توریت
کا ترجمہ عبرانی زبان سے یونانی زبان مین ہوا۔ یہ ترجمہ توریت کے بہت صحیح نسخون سے
کیا گیا تھا اس سے کہ اس ترجمہ کے کام مین ۷۲ عالم شریک تھے۔ اسکندر سے
۳۰۲ برس گذرنے کے بعد۔

حضرت مسیح عیسیٰؑ

پیدا ہوئے۔ آپ مریم بنت حنہ کے بیٹے تھے اور مریم کے باپ کا نام عمران
بن ماتان تھا جو کہ سلیمانؑ بن داؤدؑ کی اولاد مین سے تھا۔

ذکریا علیہ السلام

کا عقد حنہؓ کی بہن الیساع کے ساتھ ہوا تھا۔ خدا نے ذکریاؑ کے پاس جبرئیل امین کو
خوشخبری کا یہ پیغام لیکر بھیجا کہ انکا بیٹا یحییٰؑ پیدا ہوگا جو حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کی تصدیق کریگا

یحییٰؑ

حضرت عیسیٰ سے چھ ۶ مہینے پہلے پیدا ہوئے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے

تو یہودیون نے حضرت ذکریا کو مریمؑ کے ساتھ متہم کیا اور آپ کی تلاش مین نکلے آپ
ایک درخت کے تنہ مین چھپ رہے۔ یہودیون نے اس درخت کو کاٹ ڈالا اور
حضرت ذکریا کو بھی اسیکے ساتھ کاٹ ڈالا آپ کی عمر ۱۰۰ برس کی تھی۔ آپنے صغرسنی
ہی مین نبوت کا درجہ پایا۔ آپنے خلق خدا کو خدا کی عبادت کیطرف متوجہ کیا۔ آپ کمسنؑ اور ڈرتے
تھے اور آپ سے نے خدا کی عبادت مین اسقدر ریاضت کی کہ آپ بالکل پوست و استخوان باقی رہ
گئے تھے۔ عیسوی شریعت نے بھتیجی کے ساتھ عقد کرنا حرام کردیا تھا اور ہیرودس (یہ
لقب ہر اُس حاکم کا ہوتا تھا جو یونانی سلطنت کیطرف سے بنی اسرائیل پر گورنر ہوتا تھا) اپنی
شریعت کے موافق اپنی بھتیجی کے ساتھ عقد کیا چاہتا تھا۔ یحییٰؑ نے ایسے عقد سے اسکو
منع کیا اس پاداش مین اسکی لڑکیکی مان نے ہیرودس سے یحییٰؑ کو اس غرض سے طلب کیا
کہ آپ کو قتل کرے جسکا ہیرودس نے کچھ جواب نہین دیا پھر کر اس لڑکی اور لڑکیکی مان نے
ہیرودس کو بڑی شد و مد کے ساتھ وہی پیام بھیجا بالآخر حضرت یحییٰؑ انہین کے پاس بھیجے
گئے اور انہین دونون کے سامنے آپ شہید ہو گئے۔ یہ قتل کا واقعہ حضرت عیسیٰؑ
کے آسمان پر جانے سے کچھ دن پیشتر ہوا تھا۔ اسکندر کے غلبہ پانے سے ۳۰۴
برس بعد حضرت عیسیٰؑ بیت لحم مین پیدا ہوئے۔ بیت لحم سرزمین فارس مین ایک گاؤن
کا نام ہے۔ آپکی مان پر جو واقعات گذرے انکا تذکرہ خدا نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے
پھر حضرت مریم آپکو ہمراہ لئے مصر پہونچین اور جب حضرت عیسیٰ ۱۲ برس کے ہوئے تو آپکی والدہ
آپ کو لئے شام واپس آئین اور ناصرہ مین مقیم ہوئین۔ اسیوجہ سے آپکے تابعین نصاریٰ
کہے جاتے ہین۔ ناصرہ مین آپنے ۳۰ برس کے سن تک قیام کیا۔ خدا کی طرف سے
آپ پر وحی نازل ہوئی اور رسالت کا مرتبہ آپکو عطا ہوا۔ آپ یحییٰؑ کے ہمراہ اردن
پہونچے یہ یمین کی ایک نہر کا نام ہے جسکو نہر شریعت بھی کہتے ہین اور کانون ثانی (نام
ماہ رومی) کے چند روز آپنے وہین بسر کئے۔ آپنے اپنے معجزات بھی ظاہر کرنا شروع کئے

انجیل مقدس آپ پر نازل ہوئی - مردہ کو آپ نے زندہ کیا اسکا نام عازر تہا یہ تین روز کے بعد زندہ
کیا گیا تہا آپ نے مٹی سے ایک پرندہ بہی بنایا جسکی نسبت بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ چمگادڑ تہا - آپ
بلاتکلف پانی پر چلتے تہے اور آپ کے بارہ حوارین کے نام یہ ہین - شمعون الصفا ۱ - شمعون القنانی ۲
یعقوب بن زبدی ۳ - یعقوب بن حلفا ۴ - قولیپن ۵ - مارقوس ۶ - اندراوس ۷ - تمرلیا ۸ - یوحنا ۹ - لوقا ۱۰ -
توما ۱۱ - اور متی ۱۲ - اور یہی وہ لوگ ہین جنہون نے مائدۂ آسمانی کی خواہش کی تہی اور خدا نے
اس مائدہ کو نازل بہی کیا - مائدہ ایک سرخ رنگ کا دسترخوان تہا جو ایک سربند یا سرپوش سے
چہپا ہوا تہا اسکے اندر بہنی ہوئی مچہلی رکہی تہی - اسکے آس پاس کچہہ ترکاریان تہین بجز گندنا کے
مچہلی کے سر کے پاس نمک رکہا تہا اور اسکی دُم کے پاس سرکہ اسکے ساتہہ پانچ روٹیان بہی
تہین جنمین سے بعض روٹیونپر تو زیتون رکہا تہا اور باقی روٹیون پر انار اور خرمار کہے ہوے
تہے - ایک خلقت کثیر نے یہ مائدہ کہایا مگر کچہہ کم نہوا اور اسکو نہین کہایا تو فقط ایک شخص
ذو عاہت لابری نے - یہ مائدہ ۴۰ راتون تک اسطور پر نازل ہوتا رہا کہ ایک دن تو آتا تہا اور
ایک دن نہین -

رسالت سے تین برس بعد حضرت عیسیٰؑ کو نیلاطوس نے قتل کی غرض سے بلایا دفعتہً
خدا نے آپکو مردہ کر دیا اور آسمان پر اٹہا لیا اور آپکی شکل سے ایک شخص کو متشکل کر دیا جو گرفتار
کر لیا گیا اور چہہ ۶ گہنٹہ تک سولی پر لٹکایا گیا - اس نعش کی یوسف نجار نے خواہش کی اور جب
وہ اسکو عطا ہو گئی تو اس نے اسکو اس قبر مین دفن کیا جسکو خاص اپنے لئے اسنے تیار
کیا تہا - خدا نے مسیح کو انکی ماں کے پاس بہیجا اور انکو اس سے مطلع کیا کہ خدا نے انکو اپنے
پاس بلا لیا ہے اور وہ بہت ہی اچہی حالت مین ہین - اس خبر کو سنکر مریم کا غم جاتا رہا اور رونا دہونا
انہون نے موقوف کیا آپکے پاس حواری لوگ مجتمع ہوئے اور ادہر ایک سچے جانشین بنکر
جا بجا ملکونمین پہیل گئے - حبیب نجار کا قصہ انطاکیہ مین ہوا تہا - پہر حضرت عیسیٰ آسمان پر
چلے گئے - جب آپ آسمان پر بلا لئے گئے ہین تو آپ کی عمر ۳۳ برس اور چہہ ۶ مہینے کی تہی

آپکے بعد آپکی ماں ۶ برس تک زندہ رہکر ۵۳ برس کی عمر مین انتقال کر گئین۔

مسیحؑ کے آسمان پر جانیکے ۴۰ برس بعد طیطوس نے بیت المقدس پر فوج کشی کی۔ بیت المقدس کو ویرانہ بنادیا۔ یہودیون کو عموماً قتل کیا اور بعضون کو قیدی بنایا۔ اسکے بعد یہودیون کے پاس دولت نام کو نہ تھی اور نہ ریاست ہی باقی تھی۔ جب سے کہ اردشیر بہمن نے بیت المقدس کو دوبارہ بنوایا تھا اب تک اسکو ۷۲۱ برس کا زمانہ ہوا بیت المقدس بہت اچھی حالت مین رہا ہے کہ دوسری مرتبہ کی ویرانگی کے بعد تیسری مرتبہ پر کچھہ عمارتین بنی رہین یہانتک کہ اُم قسطنطین کے ان عمارتون کو خراب کیا اور جس قبر کی نسبت نصاریٰ کا خیال تھا کہ حضرت عیسیٰؑ اسمین دفن کئے گئے ہین اسپر اسنے کنیسا قمامہ کو بنوایا اور صخرہ کا مقام مزبلہ بنادیا گیا تھا حتے کہ جب عمر بن خطابؓ یہان پہونچے اور قدس کو فتح کیا اوسوقت انہون نے بیت المقدس کی ہیکل کو تلاش کیا اور اسکو غلیظ اور نجاست وغیرہ سے پاک وصاف کر کے پھر اسکو تعمیر کیا اور مسجد بنایا ولید بن عبد الملک اموی کا جب عہد ہوا تو اسنے ان کل عمارات کو منہدم کر کے قدیم بنیاد پر پھر اسکو نئے سر سے بنوایا جو مسجد اقصےٰ اور صخرہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ یہان اسنے بہت سے قبّے بھی بنوائے جنمین سے بعض نام قبتہ المزار ہے بعض کا قبتہ المعراج اور بعض کا قبتہ السلسلہ ان کل عمارات کی ہمارے زمانہ تک وہی حالت اور صورت رہی۔ خدا اسکو قایم رکھے۔

مسیح علیہ السلام کے آسمان پر جانے اور نبی عربی محمدؐ بن عبد اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے مابین مین ۵۴۵ برس کا فترہ تھا۔ بدولت ہمارے نبی ابی ابراہیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے تمام سلطنتین۔ ضعیف ہوگئین۔ سارے مذہب منسوخ ہوگئے اور کل دینون پر دین اسلام ظاہر ہوگیا ان پر اسلام پہونچے۔

آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے " جب کسریٰ ہلاک ہوگیا

تو پہر کوئی دوسرا کسرا نہو گا۔ اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو پہر اور قیصر نہو گا۔"
اس لئے ہمکو چاہیے کہ اب ہم پہلے بادشاہون اور امتون کا حال لکہین
اور ان حالات کے تمام ہونے پر ہمارے اس کتاب کا پہلا حصہ بہی
انشاء اللہ ختم ہوجائیگا۔ اب ہم لکہتے ہین۔

سلاطین فارس

دولت کی کثرت۔ حالات کی طوالت اور سیاست کی سبقت کے اعتبار سے سب سلاطین
سے اول درجہ پر فارس کے بادشاہ ہین۔ ان سلاطین کے چار طبقے ہین۔

پہلا طبقہ فیشدادیہ سلاطین

کا ہے۔ اس طبقہ مین ۹ بادشاہ ہوئے۔ انمین سے ہر ایک کا لقب فیشداد تہا
فیشداد کے معنی "خصلت عدل" کے ہین۔ ان سب مین پہلا اوشہنج (ہوشنگ)
تہا یہ پہلا بادشاہ ہے جو طوفان نوحؑ کے ۲۰۰ برس بعد ہوا۔ تاجپوشی کی ابتدا
اسکے وقت سے ہوئی اور تخت شاہی پر جلوس کی رسم کی ابتدا بہی اسی نے کی اسکے
تہوڑے دنون بعد **طہمورث** بادشاہ بنا۔ پہر اسکا بہائی **جمشید** اس نے
قمری منازل کو مقرر کیا۔ شعاع آفتابی کو اسنے جمع اور تیز کیا اور نوروز کی اسنے ایجاد
کی۔ اسکے بعد **ضحاک** پیدا ہوا یہ معرب بیور اسب کا ہے۔ یعنی دس٭ آفتین۔ اس نے

٭ شحنہ کی قلم دا سمو وقع پر کسیقدر لغزش ہوگئی ہے۔ اس کہ "بیور" کے معنی دس ہزار" ہین اور اسب کے معنی
خاصہ" ہین۔ اس اعتبار سے بیوراسب کے معنی دس ہزار آفتین ہوے نہ کہ "دس آفت" اگر دس آفت کے
معنی لئے جائین تو ضحاک معرب دہ اک کا ہوگا۔ لغت عجم مین دہ بمعنی دس آک بمعنی عیب ہین فافہم ۱۲ مترجم عفی عنہ

کل روئے زمین پر بادشاہت کی۔ اسنے نقارہ رکہا اور گانا بجانا بہی ایجاد کیا۔ نمرود اسکا ایک گورنر تہا۔ اسکے بعد **افریدون** تہا۔ بعض کہتے ہین کہ یہہ وہی ذوالقرنین ہے جسکا تذکرہ کلام پاک مین ہے۔ یہ کل روئے زمین کا بادشاہ ہوا اسکے بعد **منوچہر** اور **افراسیاب** نے یکے بعد دیگرے سلطنت کی۔ منوچہر کے عہد سلطنت مین فرعون **موسیٰ** ولید ابن ریان اسکا ایک گورنر تہا اسکے بعد **کرماشف** بادشاہ ہوا واللہ اعلم۔

دوسرا طبقہ کیانیہ سلاطین کا

کیانیون مین سب سے پہلا بادشاہ **کیقباد** ہوا۔ پہر کیکاؤس۔ اسکا بیٹا سیاوش بہت ہی خوبصورت تہا۔ پہر سیاوش مذکور کا بیٹا **کیخسرو** کیانیون کا بادشاہ بنا بخت نصر اسکے گورنرون مین سے تہا پہر **کیشاسف** (گشتاسپ یا کیشاسپ) کا عہد ہوا اسکا خیال تہا کہ مین ہمیشہ خلنکد رین باقی رہونگا۔ اسکے عہد مین کتاب مجوس کا مصنف زر اوشت (زردشت) پیدا ہوا اسکے بعد **اردشیر بہمن** کے سر پر تاج شاہی رکہا گیا یہ وہی اردشیر ہے جسنے بخت نصر کے خراب ویتاہ کئے ہوئے قدس کو دوبارہ تعمیر کیا تہا۔ اسنے ہفت اقلیم پر بادشاہت کی بہمن کے لفظی معنی "نیک نیت" کے ہین پہر **دارا** بن دارا بادشاہ بنا اور اسکندر اسپر غالب آیا اسکندر نیلبش (فیلیپس) کا بیٹا تہا یونانیون مین یہ پہلا بادشاہ ہے جسنے اسقدر شہرت پائی ورنہ حساب سے یہہ تیسرا بادشاہ تہا اہل فارس کی سلطنت اب ضعیف ہوگئی تہی اور یونانی حکومت کا دور دورہ تہا۔ یونانیون کی قوت اب روز بروز بڑہتی جاتی تہی اور یونانی سلطنت کے حدود وسیع ہوگئے تہے۔ عرب کا ملک بہی جب اسکندر کے قبضہ مین آگیا تو اسنے اسکندریہ کا بنیادی پتہر رکہا اریونان اور نیز اسکے باشندون کا وہ رئیس بنا۔ یہ گندم گون تہا آنکہین کرنجی تہین۔ دارا پر فتح پانیکے بعد یہ اسکندریہ

جانیکا ارادہ رکھتا ہی تہا کہ موت کے فرشتہ نے اسکو ملک جلش کی سرزمین پر آگہیرا۔ بعض کہتے ہین کہ شہر زوریمین زہر دیکر مارا گیا اور بعض کہتے ہین کہ خناق کے عارضہ مین مرا۔ اسکی عمر ۳۶ برس کی تہی۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سدّ سکندری کا بانی بہی وہی تہا بعض کہتے ہین کہ وہ سدّ (دیوار) اسکندر نے نہین بنوائی تہی بلکہ افریدون نے بنوائی تہی جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ سدّ سکندری کا بانی صعب بن رائش حمیری تہا جسکا ذکر عنقریب سلاطین عرب کے ذکر مین آئیگا۔ اس آخری قول کی ترجیح ابن عباس کے قول سے بہی ہوتی ہے اس لیئے کہ جب ذو القرنین کے بابت انسے استفسار کیا گیا تو اونہون نے اسکے جواب مین یہی فرمایا کہ وہ حمیر سے نہے اور لفظ ذو" سے بہی اسکی تائید ہوتی ہے۔ اسکندر بن فیلبش مذکور نے جب دارا کو قتل کیا تو اس نے اپنے دلمین یہ بہی ٹہان لی تہی کہ وہ کل سلاطین فارس کو قتل کریگا لیکن اسکے لائق اور خیر اندیش استاد ارسطاطالیس اور اسکے شاگرد ارسطو نے اسکندر کو اس امر کی رائے دی کہ ملک فارس مین وہین کے باشندون مین سے کیکو اپنی طرف سے نواب بنا دے تاکہ سلاطین فارس مین ایک قسم کا نفاق پہیل جائے اور وہ کسی خاص ایک شخص کی سلطنت پر رضامند ہوسکین جسکو اسکندر نے قبول کرلیا اور اسیکا یہ نتیجہ ہوا کہ فارس کی سرزمین پر ۲۰ بادشاہ بن بیٹہے جو ملوک الطوائف کے نام سے مشہور ہین جتنے کہ ۵۱۲ برس کے مابین مین ۹۰ بادشاہون سے زیادہ ہوئے جن سے کہ ایک اور۔

تیسرا طبقہ سلاطین اشغانیہ

(اشکانیہ کا مشہور) انکی تعداد ۔ ۱۱ ہے جنمین سب سے پہلے اشغا (اشک) ابن اشغان (اشکان) ہوا شہر شاپور بن اشغان ۔ شاپور ہی کے عہد مین

حضرت مسیحؑ پیدا ہوے تھے پھر جور بن اشغان پھر ہرمز پھر گودرز پھر نرسی
پھر ہرمز پھر اردوان پھر حمیر پھر بلاش پھر اردوان خرد۔

چوتھا طبقہ سلاطین اکاسرہ کا

اکاسرہ مین سب سے پہلے **اردشیر بابک** ہوا یہ ساسان بن اردشیر بہمن کا بیٹا تھا ساسان اپنے باپ بہمن ہی کے زمانہ مین تارک الدنیا زاہد ہوگیا تھا اس نے بکریان چرائین اور تخت سلطنت کو اپنے بہائی **دارا** کے واسطے چھوڑ دیا۔ اسی اردشیر بن بابک کے عہد مین طوائف الملوک کا خاتمہ ہوگیا سلاطین طوائف الملوک پر یہ غالب آیا اردوانیون کو اس نے قتل کیا اور اب یہ دو سلطنتون فارس اور یونان کا بادشاہ بنگیا۔ اسکے بعد اسکے تخت اور تاج کا مالک اسکا بیٹا **شاپور** ہوا۔ اسکے عہد مین مشہور زندیق **مانی** کا ظہور ہوا۔ یہ نبوت کا مدعی تہا۔ بہت مخلوق اسکے تابع ہوگئی جو مانویہ کے لقب سے مشہور ہوگئے اور سلاطین یونان مین سے بجز دقیانوس کے سب نے اسکو رشوت دی۔ شاپور نے فلسفہ کی بنیاد ڈالی اور اسکو ترجمہ کے ذریعہ سے فارسی زبان مین لایا۔ اسنے ایک باجا بہی ایجاد کیا جسکو عود کہتے ہین اسکے بعد **ہرمز** اسکے تخت کا مالک ہوا۔ یہ بڑا دلیر اور بہادر شخص تہا پھر اسکا بیٹا **بہرام** اسکے بعد اسکا بیٹا **بہرام** بن بہرام پھر اسکا بیٹا بہرام بن بہرام بن بہرام۔ پھر اسکا بیٹا **نرسی**۔ پھر اسکا بیٹا ہرمز یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوئے جب یہ آخری ہرمز مرا ہے تو اسکی بیوی جسکی اب تک کوئی اولاد نتہی حاملہ تہی۔ ہرمز کے مرنے کے بعد تاج شاہی اسی بچہ کے سر پر باندہ دیا گیا جو ابہی مرجانیوالے ہرمز کی بیوی کے پیٹ ہی مین تہا۔ حمل کی مدت گذرنے

کے بعد شاپور پیدا ہوا۔ اور سن شعور کو پہونچا تو یہ اہل عرب سے خوب لڑا
اور عربون کا خون زمین پر اس قدر بہایا کہ جسکی کوئی انتہا ہی نہ تھی اور
اسکی بڑی وجہ یہ تھی کہ اسکے بچپنے مین عربون نے اسکے ملک کے لینے کی طمع ضبط
کی تھی۔ یہان سے یہ چلا اور قطیف جا پہونچا وہان سے یمامہ پہونچا اور جہان گیا
قتل عام کرتا ہوا گیا ۔۔ عربون کا اس نے یہ حال کردیا کہ بجز دریاؤنکے اور کہین
پانی تک انکو نصیب نہین ہوتا تھا چونکہ اکتاف (اطراف) عرب مین اسنے ہلچل ڈالدی
تھی اسیوجہ سے یہ "شاپور ذوالاکتاف" کے نام سے مشہور ہوا۔ روم کے
بادشاہ قسطنطین سے بھی بہت لڑائی چھڑ گئی۔ مگر خیریت گذری کہ فارس اور
روم مین صلح کی ٹھہر گئی۔ اسکے بعد اسکا بھائی اردشیر بادشاہ بنا پھر شاپور
بن شاپور ذوالاکتاف پھر اسکا بھائی بہرام بن شاپور جو کرمان شاہ کے نام
سے مشہور ہو۔ پھر یزدجرد ابن بہرام بن شاپور۔ پھر بہرام گور پھر اسکا
بیٹا یزدجرد پھر اسکا بیٹا ہرمز پھر اسکا بھائی فیروز فارس کے تخت سلطنت پر فرمانروا ہوا
فیروز کے عہد مین خشک سالی کیوجہ سے قحط عظیم پڑا چشمے خشک ہوگئے اور
گھانس سوکھ گئی ۹ برس تک یہی حالت رہی مگر خدا نے پھر پہلے سے بھی
اسکی اچھی حالت کردی فیروز کے بعد اسکا بیٹا بلاش (بلاشس) فرمانروا ہوا
پھر اسکا بھائی قباذ (قباد) اسکا جانشین ہوا۔ اسکے عہد مین ایک زندیق مزدک
نامی پیدا ہوا۔ اسنے نبوت کا دعوے کیا اور آدمیونکو اس امر کا حکم دیا کہ سب کے
مال دولت اور عورتون مین مساوی طور پر شریک رہین۔ قباذ بھی اسکا متبع
ہوگیا مگر رعیت کو نہایت ہی شاق گذرا اسلیئے قباد کی اطاعت سے انحراف کیا اور اسکے بھائی جاماسف
(جاماسپ) کو اسکا جانشین بنایا مگر ہیاطلہ کی مدد سے قباد کی فتح ہوئی پھر از سر نو وہ تخت تاج کا مالک ہوا مرنیکے

* ہیاطلہ۔ ترک خلج اور طخرستان کے گروہ کو کہتے ہین ۱۲ صراح

اسکی موت کے بعد اسکا بیٹا **انوشیروان** اسکے تخت وتاج کا مالک ہوا
اسنے خوب ہی داد عدل دی۔ مزدک اور اسکے تابعین کو چن چنکر قتل کیا۔
اسکی سلطنت بہت مستحکم ہوگئی اور قلمرو کے حدود وسیع ہوگئے اس نے ہرقل
کے شہر ہا کو فتح کیا اور قیصر نے اپنی اطاعت کا اسکو یقین دلایا۔ انوشیروان نے
گروہ ہیاطلہ کو تہ تیغ کیا۔ سیف بن ذی یزن نے اپنا ملک اسکو واپس دیدیا اور
حبش کے بادشاہ مسروق بن ابرہۃ الاشرم کو اسنے قتل کیا۔ انوشیروان کی
تخت نشینی سے بیالیسوین برس نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت
ہوئی۔ اس عادل بادشاہ نے غلبہ اسکندر سے آٹھ سو اٹھائیسوین برس اس
دنیا سے انتقال کیا اور اسکیے ساتھ سلطنت فارس کا گویا خاتمہ ہی ہوگیا اس لئے
کہ انوشیروان کے مرنیکے بعد اسکا بیٹا ہرمز تخت فارس پر بیٹھا۔ وہ تخت
سے اُتار دیا گیا۔ اسکی دونون آنکھین نکال لیگئین ایک زمانہ تک قید مین رکھا گیا
اور بالآخر پھانسی لگاکر مرگیا۔ اسکے بعد اسکا بیٹا **پرویز** تخت پر بیٹھا۔ یہ وہی سعادتمند
سا شہزادہ تھے جنہون نے اپنے باپکے ساتھ یہ کچھ ستم کیا۔ بہرام چوبین نے
اسکے ساتھ مخالفت کی اور یہ مقصد کیا کہ وہ اپنے باپ کا انتقام اپنے بھائی
سے لے مگر پرویز روم کے بادشاہ (امرا القیس) کے پاس بھاگ گیا
اس سے مدد کا خواستگار ہوا اور پھر اپنے ملک کو واپس آیا اس نے
بہت سا مال جمع کیا ایک شیرین نامی مغنیہ سے اپنی شادی کی اور اسکے
نام سے "قصر شیرین" نامی ایک عمارت حلوان اور خانقین کے
مابین مین بنوائی۔ اس نے بہت فساد برپا کیا۔ لوگون پر جبر کیا
اور اسکا آخری نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گھر ہی کے اندر وہ مٹی مین
توپ دیا گیا اور رعایا نے مجتمع ہوکر اسکے بیٹے

شیرویہ کو تخت نشین کیا شیرویہ جب اپنے باپ پرویز کے پاس گیا تو اس نے
کہا کہ اگر مین نے تجکو قتل کیا ہے تو اسکا تعجب نکرنا اس لیے کہ اس کام مین
بیٹے تیری ہی اقتداکی ہے آخر تو نے ہی تو اپنے باپ کو مارا ہے" اسکے
بعد اسکے قتل کا حکم دیا گیا اور اسکی قتل کے ساتھ اسکے کل بہائی بہی جو ۱۸ تہے
قتل کیے گئے۔ اسکے بعد شیرویہ کا انتقال ہوگیا۔ پہر اسکا بیٹا **اردشیر** تخت پر
بیٹہا مگر اہل فارس کے ایک سرگروہ شہریار نامی نے اسکو قتل کیا اور تخت پر
بیٹہ گیا۔ اسواقعہ کے ہوتے ہی فارس کے بڑے بڑے روسا جمع ہوگئے
اور اس شہریار کو تخت سے اُتار دیا۔ اس لیے کہ وہ خاندان شاہی سے نتہا اسکے
ایک پاون مین رسّی باندہی گئی اور سر بازار اسکو کہینچتے پہرے۔ اہل فارس کو
اب اس امر کی فکر پیدا ہوگئی کہ اس معزول شہریار کے علاوہ اور کسیکو اپنا بادشاہ
بنائین مگر شاہی خاندان مین کوئی بہی ایسا نہ تہا ہان اپرویز کی ایک بیٹی ملی جسکا
نام **بوران** تہا اسکو اہل فارس نے سلطانہ بنایا مگر تہوڑے ہی دنون کے
بعد وہ مرگئی اور اسکا جانشین **اخشنشد** کو بنایا جو اسکے چچا کی اولاد مین سے
تہا مگر وہ سلطنت کرنے کے قابل نہ تہا۔ ابہی ایک مہینہ بہی اسکی بادشاہت پر
نہ گذرا تہا کہ اپرویز کی دوسری بیٹی ملک فارس کی سلطانہ بنائی گئی اسکا نام۔
ارزودخت تہا یہ انتہا درجہ کی حسینہ و جمیلہ تہی فرخ شاہ نے اسکے ساتہ
نکاح کرنے کا پیام بہیجا۔ ارزودخت نے پہلے تو صاف انکار کردیا مگر پہر یہ کہلا
بہیجا کہ رات کو آنا۔ شب مین جب فرخ شاہ اسکے پاس آیا تو ارزودخت نے
اسکو مار ڈالا۔ اسواقعہ کے سنتے ہی فرخ شاہ کے بیٹے نے جو اسوقت خراسان
مین گورنر تہا اپنا لشکر جمع کیا اور یہان پہنچکر ارزودخت کو قتل کیا اسکی سلطنت کا زمانہ
کل چہ مہینے تہا۔ اسکے قتل ہوجانے کے بعد اہل فارس کو امر کی تلاش ہوئی کہ

فارس پر حکمرانی کرنیکے قابل کوئی سے ملے مگر بجز ایک شخص کے جو کہ اردشیر بابک کے خاندان سے تہا اور کوئی بہی نہ ملا اسکا نام کسریٰ تہا۔ یہ شیر جشیش کا بیٹا تہا اسلئےانہون نے اپنا بادشاہ بنایا مگر وہ اس قابل نہ تہا قتل کر ڈالا گیا اور پہر اہل فارس کو وہی فکر پیدا ہو گئی ایکی مرتبہ فیروز نامی ایک شخص انکو ملا۔ اسکی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ انوشیروان کی نسل سے تہا۔ اسکے سر پر تاج شاہی رکہا گیا جو اسکے سر پر تنگ ہوا اور بیساختہ اسکی وہان سے نکلا "کہ مین کس مصیبت مین پڑ گیا" اسکے اس کہنے پر اہل فارس بگڑ گئے۔ اسکو قتل کر ڈالا پہر فرخ زاد چہہ مہینے کے لئے بادشاہ بنایا گیا جو کہ انوشیروان کی اولاد تہا اور قتل کر ڈالا گیا اور پہر وہی پہلی فکر اہل فارس کو ہو گئی۔ ایکی مرتبہ سلطنت کے قابل ایک شخص یزدجرد نامی ملا یہ شہریار بن ابرویز کی اولاد سے تہا اور یہ اسوقت شہر اصطخر مین مخفی ہو رہا تہا جبکہ اسکے بہائی شیرویہ نے اپنے بہائیونکو قتل کر ڈالا تہا۔ شاہ یزدجرد کی مثال مثل ریسون کے تہی اور اسکے وزیرون کی مثال گہانیوالے کی تہی۔ فارس کی سلطنت اب بالکل ضعیف ہو گئی تہی اسکی سلطنت مین مسلمان خوب لڑے اور حضرت عثمان ذی النورین کے عہد خلافت مین یزدجرد مرو کے مقام پر قتل کیا گیا اور فارس کی سلطنت انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے مسلمانون کے ہاتہ مین آگئی۔ گویا سلاطین اکاسرہ مین اردشیر بن بابک سے ابتدا ہوئی اور یزدجرد بن شہریار پر انتہا۔

سلاطین یونان

ملک یونان مین پہلے طوائف الملوکی تہی اور وہان کے سلاطین مین سے جسنے سب سے پہلے شہرت پائی فیلیقوس تہا۔ اسکے بعد اسکندر رہوا اور جب سکندر

مرگیا تو بطالسہ کی حکومت کا دور دورہ رہا یہ شمار مین ۱۴ بادشاہ ستے اور سب کے عہد حکومت کا مجموعی زمانہ ۲۷۲ برس تہا- بطالسہ کا پہلا بادشاہ **بطلیموس کوس** - بن لاغوش ہوا- بادشاہ کو انکی اصطلاح مین بطلیموس کہتے ہین بطلیموس کے لغوی معنی لڑائی کے شیر کے ہین- کوس نے ۲۰ برس تک سلطنت کی اسکے بعد **فلودقوس** ہوا اس کے لغوی معنی محب دوست کے ہین اسنے ۳۸ برس تک بادشاہت کی- اسیکے عہد مین توریت کا ترجمہ عبرانی سے یونانی زبان مین کیا گیا- پہر **اوراخیطش** نے ۲۵ برس تک پہر **قلوالطول** نے ۱۷ برس تک- اسکے لغوی معنی "اپنے باپ سے محبت کرنیوالا" پہر **افنفیوس** نے ۲۴ برس اور پہر **قلوامطول** نے ۳۵ برس تک اسکے لغوی معنی "اپنی مان سے محبت کرنیوالا" پہر **اوراحیطن** نے ۲۷ برس پہر **سوطراست**٭ نے ۱۰ برس پہر **سیدبرطیلیس** نے ۹ برس پہر **اسکندروس** نے ۲ برس پہر **قیلودقوس** نے ۸ برس- پہر **بطلیموس** ثانی نے ۱۹ برس اور اسکے بعد **قلوبطرا** (کلیوپیٹرا) تخت نشین ہوئی یہ ایک عورت تہی جسنے ۲۲ برس سلطنت کی اسکے بعد ملک یونان پر روم کو غلبہ حاصل ہوا قلوبطرا نے اپنے آپکو ہلاک کر ڈالا اور اسی پر سلطنت یونان کا خاتمہ بہی ہوگیا-

سلاطین روم

مین سے جو بادشاہ سب سے پہلے مشہور ہوا وہ **غالیوس** تہا پہر **بولوس** پہر **اغسطس** وہی اغسطس ہے جسنے قلیوبطرا کو زیر کیا تہا پہلے پہل تو اسنے اصلاح ملک مین کوشش کی اور قیصر کا لقب قبول کیا اور اسیوقت سے روم کے سلاطین کا عام طور پر قیصر لقب قرار پاگیا- اہل روم نبی اصفر بہی کہے جاتے ہین

٭ اصل نسخہ مین یہی تعداد لکہی ہے مگر غالباً ۱۱ برس یا اسکے قریب قریب ہونا چاہئے-

یہ لقب کا اختیار کرنا غلبہ اسکندر سے ۲۸۲ برس بعد ہوا **اغفلیطش** ممالک مصر اور شام کا بادشاہ ہوا۔ بنی اسرائیل نے اسکی اطاعت قبول کی اور اسیکے عہد مین مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے پہر **طبیارتوس** بادشاہ ہوا۔ شہر طبریہ کی اسی نے بنیاد ڈالی پہر **عاینوس** کا عہد ہوا۔ اسیکے عہد مین مسیحؑ آسمان پر گئے پہر **فلودیوس**۔ پہر **بارون** پہر **ساہوس** پہر **طیطوس** ہوا جسنے قدس کو دوسری مرتبہ خراب کیا پہر **مطینوس** پہر **بارواس** پہر **طرانانوس** پہر **اذریانوس** ہوا **بطلیموس** مصنف کتاب مجسطی اسیکے عہد مین تہا۔ پہر **انطونینوس** پہر **مرقوس** پہر **قومودوس** ہوا جسکے عہد مین جالینوس حکیم تہا۔ پہر **قوطنجوس** پہر **ساروس** پہر **انطنیوس** پہر **اسکندروس** پہر **بکمتنوس** پہر **غرو ذیانوس** پہر **دقیانوس** ہوا جس سے چند جوان (اصحاب کہف) کہف کیطرف بہاگے تہے پہر **عالینوس** پہر **ارطانوس** پہر **فلودس** پہر **اورقلینوس** ہوا جو کہ بجلی سے مرگیا تہا۔ پہر **قیروفوس** پہر **قاروس** پہر **دقلیظیانوس** جو کہ بت پرست سلاطین روم کا آخری بادشاہ تہا **قسطنطین** نے سکے بعد دیگرے سلطنت کی قسطنطین کے زمانہ مین روم کا دارالسلطنت رومیہ سے بزنطیہ کو منتقل ہوا۔ اسکے چارون طرف شہر پناہ بنائی گئی اور اسکا نام قسطنطینیہ رکہا۔ بشپ (پادری) جمع کیے اور گرجے بنائے۔ اسکی مان ہیلانہ بیت المقدس پہونچی اور وہان سے لکڑی کی ایک صلیب نکالی اور اسروز سے وہ دن خوشی کا ایک تہوار بنگیا جسکو عید الصلیب کہتے ہین۔ اسنے چند گرجے تعمیر کیے منجملہ انکے ایک کا نام قمامہ ایک کا نام کنیسا حمص اور ایک کنیسا سے رہا ہے پہر اسکے بعد اسکی تین اولاد نے سلطنت کی پہر **کلیافوس** پہر **نونیانوس** بادشاہ ہوا یہ وہی بادشاہ ہے

جس نے بخت نصر سے صلح کر لی تھی پہر بطیانوس پہر نونیانوس پہر جرطیانوس پہر یاوذونوس کبیر پہر ارغارنوس پہر ابوبرینا پہر ناوذونوس نے یکے بعد دیگرے سلطنت کی۔ اسی آخر الذکر بادشاہ کے عہد مین اصحاب کہف جاگے تھے۔ پہر مرقیانوس پہر والیطنس پہر لاون پہر زینون پہر اسطینیوس ہوا جسنے شہر حمات کی شہر پناہ بنوائی۔ پہر نسطینوس ثانی پہر طیبرتوس اول پہر طیبرتوس ثانی پہر ماریقوس پہر مرقوس پہر قرقاس پہر ہرقل اسکا رومی اوقلیس تہا ان سب نے یکے بعد دیگرے سلطنت کی۔ ہرقل کی سلطنت سے بارہوین برس ہجرت محمدیہ کا واقعہ ہوا اور اسی ہرقل پر روم کی بادشاہت ہوچکر ختم ہوگئی اور جن لوگون نے کہ عرصہ دنیا تنگ کیا تہا وہ تنگ کئے گئے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔

سلاطین مصر

مین طوفان نوحؑ کے بعد پہلے پہل جو بادشاہ مشہور ہوا وہ بیصر بن حام بن نوح تہا بیصر کے بعد اسکا بیٹا مصر جسکے نام سے وہ ملک مشہور ہوا پہر اسکا بیٹا تفط پہر اسکا بہائی اتریب پہر اسکا بہائی صنانم تادرس پہر اسکا بیٹا مالیق پہر اسکا بیٹا جرایا پہر اسکا بیٹا کلیکلی تخت نشین ہوا۔ یہ پہلا شخص ہے جسنے پارہ کو بستہ کیا اور شیشہ کی ایجاد واختراع کی۔ پہر مالیق کا بیٹا جربیا پہر طولیس بادشاہ ہوا حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ مین مصر کا یہی فرعون تہا۔ پہر اسکی بہن جوریاق پہر مانون کی بیٹی زلفا مصر کے تخت و تاج کی مالک ہوئی ملک شام کے عمالقہ اس سے گرم پیکار رہے۔ ولید ابن

دومع العملاقی نے ملک مصر اس سے چھین لیا۔ یہ بات کہی جاتی ہے کہ سب سے پہلے ولید ہی کا نام فرعون رکھا گیا اور اسکے بعد سے پہر اوس بادشاہ کا لقب قرار پاگیا جسنے گوسالہ کی پرستش کی اور مصر مین بادشاہت۔ اسکے مرنے کے بعد اسکا بیٹا **ریان**۔ یہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون تہا۔ پہر ریان کا بیٹا **دارم** پہر **کاشم** بن معدان عمالیقی وسابہ ارائے سلطنت ہوا اسنے اہرام مصری کے کہودنے کا قصد کیا مگر اسوقت کے حکمانے اس سے کہا کہ مصر کا تمام خراج بہی ان دو اہرام کے کہودنے کے لئے کافی نہوگا ان دونوں اہرام مین سے ایک مین تو قبر شیث کی ہے اور دوسری مین ہرمس کی" اس خبر کو سنکر وہ اس ارادہ سے باز رہا۔ پہر **ولید بن مصعب** جو کہ **موسی** علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون تہا تخت نشین ہوا۔ اسکی بابت بعض کی راے ہے کہ وہ عمالقہ مین سے تہا اور بعض کہتے ہین کہ وہ قبطی تہا۔ یہ پہلا شخص ہے کہ جسنے خدائی کا دعویٰ کیا اسکے وزیر کا نام ہامان تہا۔ ۸۰ برس تک اس نے باشاہت کی اسکے بعد قبطی سلاطین کے خاندان مین سے ایک بڈہی عورت **دلوکہ** نامی تخت نشین ہوئی۔ اسیر جادو کے علم کا خاتمہ ہوگیا تہا اور بہت طویل العمر تہی اسکے بعد اسکا بیٹا **درکون** بن بطلوس اسکے تخت وتاج کا وارث ہوا پہر **قورس** پہر **لقاش**۔ پہر **ترسا**۔ پہر **اشماوس** پہر **بلطوش** بن مائیل پہر **مانوس** پہر **مناکیل** پہر **بولہ** جسکو ششنان بہی کہتے تہے۔ اسکے بعد پہر بجز **فرعون اعرج** کے مصر مین اور کوئی بادشاہ نہین ہوا۔ وہی فرعون اعرج جسکو بخت نصر نے سولی پر چڑہا دیا اور اسکے بعد ۴۰ برس تک مصر کے ملک پر ویرانگی برستی رہی۔ اس ویرانگی کے زمانہ کے بعد مصر بخت نصر کے گورنرون کے ماتحت رہا پہر فارس کے گورنر اسپر حکمران رہے جنمین سے **کرخوش**

پہر طخارست دراز ہوا اسکے عہد مین یونان کا مشہور حکیم بقراط تہا مگر اسکندر کے ظہور کے بعد یونان کے نواب اور اسکے بعد ظہور اسلام سے پیشتر روم کے نوابون کے ہاتہ مین حکومت کی باگ رہی۔

سلاطین عرب

جب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد کی زبانین مختلف ہوگئین اور وہ منتشر ہوکر اطراف وجوانب مین پہیل گئے تو قحطان بن غابر بن شالخ ملک یمن کی سرزمین پر آباد ہوئے۔ اسنے یمن کی سلطنت اختیار کی اور عربون مین یہ پہلا بادشاہ ہے جسنے کہ تاج شاہی سر پر رکہا۔ پہر اسکا بیٹا یعرب یمن کا بادشاہ بنا۔ یہ پہلا شخص ہے کہ جسنے عربی زبان مین گفتگو کی پہر اسکا بیٹا یشجب پہر اسکا بیٹا عبد شمس سلطان بنا۔ اس نے اطراف ممالک مین اپنی لڑائیون سے ہلچل ڈالدی۔ اسی وجہ سے اسکا نام عوام مین "سبا" مشہور ہوا اس نے نام سے شہر سبا کی بنیاد ڈالی اسکے بعد اسکا بیٹا حمیر پہر وائل بن حمیر پہر سکسک بن وائل۔ پہر یعفر بن سکسک یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوئے اسی زمانہ مین ذوریاش عامر بن ماراب بن عوف بن حمیر یمن کی سلطنت پر حملہ آور ہوا اور اس طرف بنی وائل کی طرف سے نعمان بن یعفر بن سکسک مقابلہ کے لئے نکلا۔ نعمان کے جہنڈے کے نیچے بہت مخلوق جمع ہوگئی جس کی وجہ سے اسکی سلطنت کے حدود بہت وسیع ہوگئے اور اسکا لقب "معافر" قرار پایا جیساکہ کسی شاعر نے کہا ہے وہ

اذا انت عاقرت الامور بقوۃ	بلغت معالی الاقدمین المقاول
جبکہ تونے اپنی طاقت اور قوت سے کل باتون کو اپنا تابع فرمان کرلیا	تو پچھلے لوگونکے مراتب نفظی فسانہ رہ گئے

لغمان کے بعد اسکا بیٹا اشنج پہر شداد بن عاد بن ملطاط بن سبا حکمران ہوا اسکے عہد مین

یمن کی سلطنت کے حدود مغرب تک پہونچ گئے۔ انہنے بہت بڑے بڑے شہر آباد کئے اور عالیشان
عالیشان عمارتین بنوائین۔ پہر اسکا بہائی **لقمان** بن عاد فرمانروا ہوا پہر اسکا بہائی
ذو سدد۔ پہر اسکا بیٹا **حرث** جسکا لقب رائس تہا۔ پہر اسکا بیٹا ذو القرنین
صعب بن رائس۔ پہر اسکا بیٹا **ذو المنار ابرہہ** پہر اسکا بیٹا **افریقش**
پہر اسکا بہائی **ذو الاذعار عمرو** ابن ذی المنار۔ پہر **سرحبیل** جو کہ سکسک کے
خاندان سے تہا تخت نشین ہوا۔ پہر اسکا بیٹا **ہدہاد** پہر اسکی بہن **بلقیس** جسکے ساتہ
حضرت سلیمان ؑ نے عقد کیا تہا۔ پہر بلقیس کا چچا **ناشر النعم** پہر اسکا
بیٹا **سمر یرعش** پہر اسکا بیٹا **ابو مالک** پہر **عمران** بن عامر جو کہ اولاد
ازد بن کہلان بن سبا سے تہا۔ پہر اسکا بہائی **فریقیا** تخت نشین ہوا۔ فریقیا
اس لئے اسکا نام رکہا گیا کہ وہ روزانہ لباس کو کچہہ تہوڑا سا کبر و نخوت سے پہاڑ
دیتا تہا تاکہ پہر دوبارہ وہ نہ پہنا جائے۔ بعض کہتے ہین کہ ابو مالک بن سمر یرعش کے
بعد اسکے بیٹے کا نام **اقرن** تہا تخت نشین ہوا۔ پہر اسکا بیٹا **حسان**۔ پہر
اسکا بہائی **تبع** بن اقرن پہر اسکا بیٹا **کلیکرب** پہر **تبع الاوسط** اسکا اصلی
نام اسعد تہا اس کا بیٹا **حسّان** پہر اسکا بہائی **عمرو**۔ پہر **عبد کلال**
ابن ذی الاعواد۔ پہر **تبع** ابن حسان اصغر۔ پہر اسکا بہتیجا **حرث**۔ پہر
مرثد بن کلال پہر اسکا بیٹا **وکیعہ**۔ پہر ابرہہ بن صباح۔ پہر **صہبان**
بن محارب۔ پہر **عبود** بن تبع۔ پہر **ذو شناتر** پہر **ذو نواس** تخت
نشین ہوا۔ اصحاب اخدود کا واقعہ اسی کے عہد مین ہوا۔ اس شعلہ زن آگ
مین وہی ڈالا جاتا تہا جسکو یہودی بننے سے انکار ہوتا تہا اسکے بعد **ذو جدن**
ہوا۔ سلاطین حمیر مین سے یہ آخری بادشاہ تہا۔ بعض کہتے ہین کہ سلاطین حمیر نے
دو ہزار بیس برس تک یمن مین سلطنت کی اور پہر اس مدت کے بعد یمن اہل

حبش کے قبضہ تصرف مین آیا۔ اہل حبش کا پہلا بادشاہ **ارباط** بن ابرہۃ الاشرم صاحب الفیل تہا۔ پہر **یکسوم** پہر **مسروق** بن ابرہہ تخت نشین ہوئے اسموقع پر سیف بن یزن حمیری انوشیروان کے پاس گیا اور مدد کا خواستگار ہوا اور اہل فارس کے سرداران لشکر کو اپنے ہمراہ لاکر یمن سے اس نے زنگیونکو نکالدیا اور حق بحقدار رسید کا معاملہ ہوا۔ سیف بن ذی یزن کی محامد مین بہت سے قصاید اسوقت کے شعرا نے لکہے منجملہ انکے امیہ بن ابی صامت کے چند اشعار یہ ہین۔

لا یقصد الناس الا کابن ذی یزن	اذ خیم البحر للاعداء احوالا
وافی هرقل وقد شالت نعامته	فلم یجد عنده النصر الذی سالا
ثم انتحی نحو کسری بعد عاشرة	من السنین یهین النفس والمالا
حتی أتی ببنی الاحرار یقدمهم	تخالهم فوق متن الارض اجبالا
لله درهم من فتیة صبروا	ما ان رأیت لهم فی الناس امثالا
بیض مرازبة غلب اساورة	اسد تربت لدی الغیضات اشبالا
فاشرب هنیئا علیک التاج مرتفقا	برأس غمدان دارا منک محلالا
تلک المکارم لا قعبان من لبن	شیبا بماء فعادا بعد أبوالا

پہر ایک زمانہ تک ملک یمن کسریٰ کے گورنرونکے زیر حکومت رہتے کہ آخری گورنر کا نام باذان تہا جو نبی آخرالزمان کے عہد مبارک مین تہا اور مشرف باسلام بہی ہوا تہا۔ جس زمانہ مین کہ عرب کی سرزمین پر طوائف الملوکی پہیلی ہوئی تہی ازد کے خاندان سے جو کہ کہلان بن سبا کا بیٹا تہا ایک شخص کہ جسکا نام مالک بن فہم تہا سرزمین حیرہ کا مالک ہوا پہر اسکے بعد اسکا بہائی **عمرو** پہر اسکا بہتیجا جذیمہ بن مالک تخت نشین ہوا اسکو برص کا عارضہ تہا اسوجہ سے وہ جذیمہ ابرش کے نام مشہور ہوا

مشہور ہوا۔ اور بڑے مرتبہ کا شخص ہوا۔ جذیمہ کی ایک بہن رقاش تھی جسکی آنکھین
جذیمہ کے مجلس شراب کے ساقی عدی بن نصر بن ربیعہ لخمی سے لڑ گئین۔ جذیمہ جب
کہ نغمۂ شراب مین بدمست تھا عدی نے اس سے رقاش کی خواستگاری کی
جسکو جذیمہ نے جائز رکھا عدی فوراً اپنی محبوبہ رقاش کے ساتھ ہمصحبت ہوا
اور جب جذیمہ کا نشہ شراب اترا تو اسوقت اسکو اس واقعہ کا بہت سخت صدمہ گذرا
عدی تو چلتا ہوا اور رقاش حاملہ ہوگئی۔ جذیمہ نے اپنی بہن رقاش کو اپنا مخاطب
صحیح بنا کر یہ شعر پڑھا ۵

خبرینی رقاش لا تکذبینی	ابحر زنیت ام بہجین
اے رقاش مجھسے سچ سچ کہنا جھوٹ نہ کہنا	کیا تو ایک آزاد اور شریف شخص کے ساتھ ہمبستر ہوئی ہی یا بد کے
ام لعبد فانت اہل لعبد	ام بدون فانت اہل لدون
یا کسی غلام کے ساتھ مگر تو شریف زادی تھی	یا کمینہ کے ساتھ لیکن تو شریف گھرانے سے ہے

جسکے جواب مین رقاش نے کہا "وہ بلکہ بہترین عرب ہے" بالاخر اسکے لڑکا پیدا ہوا
اور اسکا نام عمرو رکھا گیا۔ اس لڑکے کو جذیمہ بہت پیار کرتا تھا مگر ایک بار کوئی جن اسکو
اوٹھا لیگیا اور مالک اور عقیل اوس لڑکے کو پھر لے آئے۔ جذیمہ بہت خوش
ہوا اور ان دونوں سے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ جسکے جواب مین ان دونوں نے
کہا "تمامی عمر آپ کا ندیم رہنا" جذیمہ نے اسکو منظور کیا اور اس روز سے ان
دونوکا جذیمہ کے ساتھ کا ندیم ہونا ضرب المثل قرار پاگیا جزیرہ کے بادشاہ عمرو بن
ظرب عملیقی سے جذیمہ نبرد آزما ہوا اور اسکو قتل کیا۔ اس مقتول بادشاہ کی
ایک بیٹی زبا نامی تھی جو اپنے باپ کے مرنیکے بعد جزیرہ کی بادشاہ بنائی گئی۔ اسنے
جذیمہ پر اپنے حسن اور اداؤنکا جادو مارا اور اپنی طرف اسکو رغبت دلائی۔ حتی
کہ جب جذیمہ اسکے پاس آیا تو اسکو قتل کرادیا اور اسطرح اپنے باپ کے خون کا عوض لیا۔ لیکن

اس مقتول جذیمہ کے خون کا عوض بہی اسکی بہن رقاش کے بیٹے عمرو نے اسطرح لیا کہ جذیمہ کا ایک غلام قصیر نامی کی ناک کاٹ لی کوڑون سے اسکو خوب مارا اور وہ اسیطرح خون چکان زبار کے پاس بہاگ گیا گویا اسکی ہیئت کذائی بتا رہی تہی کہ عمرو کی ناخوشی اور غصہ نے اسکو اس زار حالت پر پہونچایا ہے زبار نے اسکو اپنی حمایت مین لیا اور عمرو نے اسکو اس امر کا بہی یقین دلایا کہ بہت سامان اور اسباب اسکی ملک سے ہے - وہ واپس گیا اور جب پلٹ کر اسکے پاس آیا تو بہت سے ناقے اسکے ہمراہ تہے - انپر صندوق لدے تہے اور صندوقون مین آدمی جب زبار کی نظر ان اُنٹون اور صندوقون پر پڑی تو یہ حیرت زدہ کہڑی ہوگئی اور یہ اشعار پڑہنے لگی ــ ۵

ما للجمال مشیہا وئیدا	اجندلا یحملن ام حدیدا
کیا وجہ ہے کہ اُنٹنیان آہستہ آہستہ چل رہی ہین	کیا کوئی پتہر ہے یا لوہا جسکو وہ اٹہا ئے ہین سکتین
ام صرفانا باردا شدیدا	ام الرجال جثما قعودا
یا سخت جاڑے نے انکے ہاتہ پاؤن سُست کر دئے	یا کہ جسیم آدمی اسکو بٹہلائے دیتے ہین؟

جب اُنٹنیان قلعہ مین پہونچین تو جوان صندوقون مین سے نکل پڑے اور زبار کو قتل کیا اور قصیر نے اپنے آقا جذیمہ کا خون بہا اسطرح لیا - اسی روز سے یہ جملہ ما جدع قصیر انفہ عرب مین ضرب المثل قرار پا گیا - ایک عرصہ دراز تک **عمرو بن عدی** بادشاہت کرتا رہا اسکے بعد اسکا بیٹا **امرؤ القیس** تخت نشین ہوا - یہ اور اسکا باپ دونو لخمین سلاطین مین پہلے بادشاہ شمار کئے جاتے ہین - پہر اسکا بیٹا عمرو بادشاہ ہوا اور سلطنت لخمین سلاطین سے نکلکر دوسلاطین عمالقہ مین جا پہونچی جنمین سے پہلے کا نام **اوس** بن قلام تہا پہر لخمین مین بادشاہت آگئی عمرو بن امرء القیس کا بیٹا **امرء القیس** بادشاہ بنا اور محرق کے لقب سے مشہور ہوا - اس لئے کہ وہ سزا آگ کی دیا کرتا تہا - پہر اسکا بیٹا **نعمان** پہر اسکا بیٹا

منذر پھر اسکا بیٹا **اسود** حکمران ہوا پھر ملوک غسان سے جو عرب شام پر حاکم تھے دادخواہ ہوا اور جب اس نے معاف کرنے اور انکے قیدیوں کے چھوڑنے کا قصد کیا تو **ابواذینہ** عرب کے مشہور شاعر نے اس مشہور قصیدہ کے یہ اشعار پڑھے

ما كل يوم ينال المرء ما طلبا — ولا يسوّغه المقدور ما وهبا
وأحزم الناس من ان فرصة عرضت — لم يجعل السبب الموصول مقتضبا
وأنصف الناس في كل المواطن من — سقى المعادين بالكاس الذي شربا
وليس يظلمهم من بات يضربهم — بحد سيف به من قبلهم ضربا
والعفو الا عن الأكفاء مكرمة — من قال غير الذي قد قلته كذبا
قتلت عمرا وتستبقي يزيد لقد — رأيت رأيا يجر الويل والحربا
لا تقطعن ذنب الافعى وترسلها — ان كنت شهما فأتبع رأسها الذنبا
هم جردوا السيف فاجعلهم له جزرا — وأوقدوا النار فاجعلهم لها حطبا
ان تعف عنهم يقول الناس كلهم — لم يعف حلما ولكن عفوه رهبا
هم أهلة غسان ومجدهم — عال فان حاولوا ملكا فلا عجبا
وعرضوا بفداء واصفين لنا — خيلا وابلا تروق العجم والعربا
أيحلبون دما منا ونحلبهم — رسلا لقد شرفونا في الورى حلبا
علام نقبل منهم فديه وهم — لا فضة قبلوا منا ولا ذهبا

پھر اسکا بھائی **منذر** تخت نشین ہوا پھر **امرؤ القیس** بن نعمان بن امرئ القیس محرق فرمان روا ہوا۔ یہ وہی امرؤ القیس ہے کہ جسنے سنمار جو اسکے قصر کا بانی تھا قتل کیا۔ پھر اسکا بیٹا **منذر** تخت سلطنت پر بیٹھا۔ اسکی ماں کا نام ماء السماء تھا۔ اسکا یہ نام اس لئے کہا گیا تھا کہ وہ انتہا درجہ کی حسینہ و جمیلہ تھی یہی منذر جو ماء السما کا بیٹا تھا وہی منذر ہے جسکو قباد نے بھگا دیا تھا اور بجائے اسکے حرث بن عمرو بن امرئ القیس

بن حجر کندی کو یمن مین اسکا جانشین بنایا تہا اور اسکی وجہ یہ تہی کہ منذر مزدک کے دین کو جس کا حامی قباد تہا نہین قبول کرتا تہا - جبکہ انوشروان کی حکومت کا دور دورہ ہوا تو اُسنے مزدک کو قتل کیا اور ماءالسماء کا بیٹے منذر حیرہ مین واپس آیا - اسکے بعد اس کا بیٹا عمرو تخت نشین ہوا - اسی کے زمانہ مین **نبی آخرالزمان** صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ظہور مین آئی اور اسکے پوتے منذر بن نعمان بن منذر بن ماءالسماء سے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حیرہ کو لے لیا -

نصر بن ربیعہ کے عہد تک ممالک عراق عرب پر اکاسرہ کیطرف سے سلاطین مناذرہ اسی طرح گورنر رہے جسطرح عرب شام کے ممالک پر قیاصرہ روم کیطرف سے سلاطین غسان گورنری کرتے تہے - **ملوک غسان** خاندان آزد سے ہین جو کہلان بن سبا کی اولاد سے تہا - ان لوگون کو سیل عرم کی طوفان خیز موجون نے یمن سے اُٹھاکر ملک شام مین اُس مقام پر پہونچایا جو غسان کے نام سے مشہور تہا اسی بنا پر یہ لوگ ملوک غسان کے نام سے مشہور ہوگئے - انہون نے قبیلہ سلائحہ کو (سلیح سے) جو اہل عرب مین سے شام مین تہے نکالدیا - اسلام سے تقریباً چارسو برس پہلے ملوک غسان کی سلطنت کی ابتدا کا زمانہ شروع ہوا - انمین پہلا بادشاہ **جفنہ** ہوا جو کہ عمرو بن ثعلبہ کی اولاد مزیقیا سے تہا - اسکے بعد اوسکی اولاد مین سلطنت رہی حتے کہ انکا آخری بادشاہ **جبلہ بن ایہم** ہوا جو کہ عمر بن الخطاب رض کے عہد خلافت مین انکے دست مبارک پر ایمان لانے کے بعد پہر عیسائی ہوگیا تہا -

سلاطین کندہ

مین سب سے پہلے حجر آکل المرار بادشاہ بنا یہ خاندان زید بن کہلان
سے تہا - اس کا نام آکل المرار اس لیئے پڑ گیا کہ اسکی بیوی نے ایک
مرتبہ کسی عداوت کی وجہ سے اسکو کہا تہا "کانہ جمل قد اکل المرار"
جسنے گویا کہ اسکا خاوند حجر ایک اونٹ ہے جسنے کڑوے درختون کی
ٹہنیون سے اپنا پیٹ بہرا ہے - اس نے سلاطین لخمئین کے قبضہ سے
جس قدر ملک ارض بکر ابن وائل کی ملک مین تہا نکال لیا - یہ حجر آکل المرار
اس حرث کا دادا تہا جسکو دین مزدک اختیار کر لینے پر قباد نے منذر بن
ماء السماء کی جگہہ پر مقرر کر دیا تہا جس سے اسکے مرتبہ کو بہت کچھہ ترقی ہوئی -
اس کا بیٹا حجر بنی اسد اور بنی خزیمہ پر حکمران ہو گئے اور اسکی باقی اولاد عرب
عرب کا مشہور شاعر امرؤالقیس اسی حجر بن حرث کا بیٹا تہا - پہر جب نوشیروان
نے حرث کو نکال دیا اور منذر بن ماء السماء دوبارہ اپنے پہلے عہدہ پر ممتاز
کر دیا گیا تو بس یہی سلاطین کندہ کی سلطنت کے زوال کا زمانہ تہا اور ان مین
سے بجز ایک امرؤالقیس کے اور کوئی باقی نرہا - اسکا چونکہ اب گروہ ٹوٹ
گیا تہا اور کسی نے اسکو اپنے پاس ٹہیرنے تک بہی نہین دیا تہا اس وجہ سے
یہ مجبورانہ سموال بن عادیہودی کے حضور مین پہونچا جس نے اسکو بہت
تعظیم و تکریم کے ساتہہ لیا اور ایک عرصہ تک یہان مقیم رہنے کے بعد اپنی
زرہین یہین سموال کے پاس چہوڑکر روم کے قیصری دربار مین پہونچا -
اس سفر مین اس نے ایک قصیدہ لکہا جسنے بہت کچھہ شہرت پائی اور
اسکے دو اشعار یہ ہین -

بکی صاحبی لما رأی الدرب دونه	وایقن انا لاحقان بقیصرا

میرا دل رو دیا جب اسنے دیری اپنے خلاف پائی - اور اسنے یقین کر لیا کہ اب مین قیصر کے پاس جاؤنگا

فقلت له لا تبك عنك انما	نحاول ملکا او نموت فنعذرا

امرؤ القیس جب قیصر روم کے پاس سے پلٹا تو سرزمین روم ہی مین ایک پہاڑ کے پاس جو جبل عسیب کے نام سے مشہور تہا اسنے انتقال کیا۔ اسکو جب اپنی موت آجانے کا یقین ہو گیا تو اسنے یہ شعر موزون کئے۔

اجارتنا ان المزار قریب	وانی مقیم ما اقام عسیب
اجارتنا انا غریبان ههنا	وکل غریب للغریب نسیب

بعض کا خیال ہے کہ قیصر نے کسی شیرینی مین اسکو زہر دیدیا تہا مگر یہ بعید از وہم و قیاس معلوم ہوتا ہے۔ اسکے مرنے کے بعد حرث بن ابی شمر غسانی سموال کے پاس آیا اور اس سے امرؤ القیس مرحوم کی زرہین طلب کین مگر سموال نے دینے سے صاف انکار کیا سموال کا بیٹا چونکہ حرث بن ابی شمر کے قید مین تہا اسوجہ سے حرث نے کہا کہ اگر تو وہ زرہ نہ دیگا تو مین تیرے بیٹے کو قتل کر ڈالونگا۔ اسپر اوس نے انکار کیا اور بالاخر حرث نے اسکے بیٹے کو قتل ہی کر ڈالا اور سموال نے یہ شعر پڑہا ؎

وفیت بادرع الکندی انی	اذا ما خان اقوام وفیت

سلاطین حجاز

کا سلسلہ انساب اسطور پر ہے کہ جب یعرب بن قحطان کے قبضہ مین یمن کا

مین نے اسکو سمجہایا اور کہا کہ رو نہین تو ایک بادشاہ سے ملنے کا ارادہ رکہتا ہے اگر مرگیا تو معذوری

ہے مری نجات۔ قبر قریب نہے	اور مین وہان مقیم ہون جہان عسیب ہے
پناہ۔ مین یہان پردیسی ہون	اور ہر غریب غریب ہی قریب ہے۔
کندی کی زرہین ضرور مجکو سپرد کیگئی تہین	مگر نہ ہوا سکے کہ مین نے خیانت کی ہو مجکو قوم نے مار ڈالا

ملک آیا اسی زمانہ مین اوسکا بھائی جرہم بھی حجاز کا فرمانروا بنا اور اسوقت تک وہ اسنکے اولاد کے ملک مین رہا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا عقد اسکے خاندان مین ہوا اس بناپر کل اہل عرب کا سلسلۂ انساب **قحطان** بن عابر ابن شالخ بن ارفخشند بن سام بن نوح تک پہونچکر ملجاتا ہے - عرب کے شجرہ کی اسی جڑ سے بنی جرہم کا سلسلہ پیدا ہوا - اسی خاندانسے عبدالمدان ہے اور یعرب کے بھی اور اسکے خاندانسے سبا ہے جسکا نام عبدالشمس تھا سبا سے بنی حمیر - کہلان - عمرو - اشعر اور عاملہ ہوے - حمیر کی اولاد سے ملوک یمن ہین جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہی انہین مین قضاعہ مین اور بنو کلب بھی جنکے بعض مشہور لوگ یہ ہین زہیر بن جناب - زہیر بن شریک - اور حارثہ ابوزید غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ اور قضاعہ کے مشاہیر کے نام یہ ہین جہینہ - تنوخ - بنو سکنج - بنو نہد کہلان سے بہت سے خاندانون کی بنا پڑی جنمین سے اکثر زندہ بھی ہین - انکے سات گروہ مشہور ہین ایک **تو ازد** ہے جنکے نام یہ ہین عسائیون - اوس خزرج - خزاعہ - بارقہ - دوس عتیک اور غافق - دوس کے سلسلہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہین جنکا صحیح نام عمیر بن عامر ہے - دوسرا گروہ طیؔ ہے جسکا نام اودہی انہین سے جدیلہ - نبہان - تولان - سلامان - ہنی - سدوس ہین - اور طی سے زید الخیل ہے جسکا نام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید الخیر اور حاتم رکھا تھا جو کہ سخاوت اور کرم مین مشہور زمانہ ہے - تیسرا طبقہ مذحج کے ہے - اس کا نام مالک بن اود تھا - خولان - خبیب وبنو سعد عشیرہ اسی خاندان مین سے تھے اس کا نام عشیرہ اس مناسبت سے رکھا گیا کہ وہ اُس وقت تک زندہ رہا جب تک کہ اسکی اولاد سے تین سو جوان اس قابل نہین ہوئے کہ اسکے ہمراہ گھوڑے پر سوار ہوسکین

جب یہ ان تین سوسواروں کی جمعیت سے نکلتا تھا اور لوگ اس سے پوچھتے تھے کہ تمہارے ساتھی کون ہین تو وہ اس خیال سے کہ نظر نہ لگ جائے یہ کہدیتا تھا کہ ھٰؤلاء عشیرتی (یہ میرے گروہ کے ہین) اور زبید عمرو بن معدیکرب زبیدی کا قبیلہ ہے۔

تیسرا قبیلہ **نخع** ہے۔ اشتر نخعی جنکا اصلی نام مالک بن حرث تھا۔ اسی خاندان سے ہین قاضی شریک۔ سنان بن انس اسی خاندان سے تھا۔ اسی سنان بن انس نے حسین علیہ السلام کو شہید کیا تھا۔ چوتھا **عنس** ہے اس قبیلہ کی بنا اسود عنسی کذاب سے ہوئی جسنے کہ یمن مین نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور عمار بن یاسر بہی۔ پانچوان **ہمدان** ہے اس قبیلہ نے جاہلیت اور نیز اسلام کے زمانہ مین بڑی شہرت پائی۔ چھٹا قبیلہ **کندہ** ہے جنمین سے قاضی شریح سکاسک۔ اور سکون اور بنی قراد ہین۔ ساتوان قبیلہ کا نام **بنو انمار** ہے جس سے خثعم اور بجیلہ تھے اس نے جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے نام پایا یہ بہت خوبصورت تھے یہانتک کہ انکا نام یوسف الامت رکھا گیا تھا اس مضمون مین شاعر نے کہا ہے ؎

٭لولا جریر ھلکت بجیلہ	نعم الفتی بئست القبیلہ

اور بنو نمر اور جذام اور لخم بہی جنمین سے بنی عبد الدار قوم تمیم سے ہین اور مناذرہ سلاطین حیرہ مین سے اور اشعر سے اشعری لوگ ہین جنمین سے ابو موسیٰ اشعری بہی تھے اور عاملہ سے بنو عاملہ۔ کل اہل عرب کی تین قسمین ہین ایک تو **بائدہ** اور وہ وہ لوگ ہین کہ جنکے

٭اگر جریر نہوتا تو بجیلہ کا قبیلہ ہلاک ہو جاتا ۔ یہ جوان خوب اچھا ہے اور یہ قبیلہ برا

حالات ہمارے کانون تک صحت کے ساتھہ نہین پہونچے۔ یہ لوگ عاد۔ ثمود۔ اور جُرہم اول ہین۔ دوسری قسم عاربہ ہین یہ وہ لوگ ہین کہ جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے پیشتر تھے تیسری قسم مستعربہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہین جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بعد ہوئے ان کو مستعربہ اسس وجہ سے کہتے ہین کہ انکی زبان عربی نہ تھی بلکہ عبرانی تھی مگر جبکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا عقد جرہم دویم مین ہوا تو اونکے بارہ اولادین ہوئین جنمین سے ایک کا نام قیذار تھا۔ کل بھائیون نے اسکے سر پر تاج رکھا اور ملک حجاز اور سدانہ البیت کا اس کو تاجدار کیا۔

مشاہیر عرب

عرب مین بہت سے مشہور لوگ گذرے ہین جنکے واقعات زبان زد خاص عوام ہین ان مین سے عمرو بن لحی ہے یہ حارثہ کے بیٹے تھے اور ازد کے قبیلہ سے۔ یہ حجاز کے ایک بڑے شخص تھے اور قبیلہ خزاعہ آپ ہی کی طرف منسوب ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب سیل عرم کی طوفان سے عرب کے قبائل سبا کی سرزمین چھوڑ کر یمن پہونچے تو اس قبیلے کے لوگ دیگر قبائل عرب سے خزع کر گئے یعنے انکا ساتھہ چھوڑ کر بطن مرین جو کہ مکہ کے قریب ہے ڈیرہ ڈال دیئے۔ یہان کی ریاست اور نیز سدانتہ البیت بھی ملی یعنے خدمت کعبہ۔ اور یہ اعزاز اسوقت تک ان کو حاصل رہا جبتک کہ ابو غبشان جسکے پاس خانۂ کعبہ کی کنجیان رہتی تھین ایک

شخص قصی بن کلاب نامی کے ہاتھہ خانہ کعبہ کی کنجیان ایک مشک شراب پر بیچکر خوب بدست نہین ہوگیا - اور عمرو بن لحی پہلا شخص ہے کہ جسنے اونٹنون کے نذر چڑہانی کی رسم نکالی - پہلے ہی پہل اسی نے بتون کو خانہ کعبہ کی چہت پر جگہہ دی اور اون کی پرستش کی - اون ہی مین سے زہیر بن حبان کلبی ہی ہے - یہ بہت طویل العمر تہا یہ غطفان سے جنہون نے کہ مثل حرم مکہ کے ایک دوسرا حرم بنایا تہا خوب لڑا اور لڑائیون کے بعد اسکو اون پر فتح بہی حاصل ہوئی اسنے اون کے حرم کو مسمار نہین کیا اور فقط شراب کے پینے سے مرگیا - عرب مین جو لوگ صرف شراب ہی کے پینے سے مرے ہین اون مین سے عمرو بن کلثوم تغلبی - ابو عمرو اور ملاعب اسنہ عامری ہین اونہین مین سے

کلیب بن ربیعہ بن حرث ہے جو کہ خاندان ربیعۃ الفرس نزار بن معد بن عدنان سے تہا اسکا نام وائل تہا ایک شخص قبیلہ جرہم مین سے جساس کے چچی کے پاس کہ جسکا نام بسوس تہا اُترا اور اوسنی اپنی اونٹنی کو چرنے کے لئیے چہوڑ دیا اتفاق سے چند لوگ قبیلہ کلیب کے آگئے اونہون نے اس اونٹنی کو اپنے تیرونکا نشانہ بنایا اور اوسکے تہن اونہون نے کاٹ لیئے بسوس اپنا سر پکڑکر اپنی جرہمی مہمان کے نقصان پر چیخ چیخ کر رونے لگے - جساس اپنی چچی بسوس کی امداد کیلئے کلیب پر جہپٹا - اور تلوار کے ایک وار سے اوسے قتل کر ڈالا - یہ حال دیکھکر اوس کا بہائی مہلہل عوض لینے کو اوٹھہ کہڑا ہوا اوسنے تغلب کے قبیلون کو جمع کیا اور بنی بکر بن وائل سے مقابلہ آرا ہوا ان لڑائیون نے چالیس برس تک طول کہینچا یہان تک کہ جساس قتل ہوا

اور مہلہل بہی دنیا سے چل بسا - اونہین مین سے زہیر بن جذیمہ عبسی ہو
یہ ایک بڑے مرتبے کا شخص تہا بہت بڑا جابر جسکو خالد بن جعفر
بن کلاب نے قتل کیا اسکا بیٹا سلطان قیس اپنے باپ کا عوض
لینے کے لیئے طیار رہا - یہ حجاز مین پہونچا وہان اُسنے
ایک گہوڑا جسکا نام داحس تہا اور ایک گہوڑی
خرید کی جسکا نام غبراء تہا - یہ حذیفہ بن بدر
الفزاری کے پاس مقیم ہوا اسکے دو گہوڑے تہے ایک کا
نام خطار اور دوسرے کا نام حیفہ تہا - اسنے ارادہ کیا کہ قیس کے
ساتہہ گہوڑ دوڑ ہو قیس نے اوس کو اس اردہ سے باز رکہنا
چاہا مگر حذیفہ نے نہ مانا اور گہوڑ دوڑ کے لیئے ان چار دن کو
اس مقام پر جانا پڑا جو کہ ذات الآصاد کے نام سے مشہور تہا -
گہوڑ دوڑ کی مسافت ایک سو غلوہ مقرر کی گئی تہی اور غلوہ اچہے
تیر انداز کے ایک تیر کی زد یا مسافت کے برابر ہوتا ہے - بازی لیجانے
مین سو اُونٹ کی شرط تہی - اس گہوڑ دوڑ مین داحس سب سے آگے نکل گیا -
حذیفہ نے پیشتر سے گہات مین کچہہ آدمی اس لیئے بہائے تہے کہ اگر داحس
آگے نکلنا چاہے تو وہ اس کو روک لین - چنانچہ اونہون نے داحس کے
منہہ پر مار کر اسکو روکا - داحس تو پیچہے رہگیا مگر غبرا آگے نکل گئی
تاہم حذیفہ نے اس سے انکار کیا اور گہوڑ دوڑ مین خود بازی لیجانے کا
دعوے کیا اس پر بہت سی لڑائیان آپس مین ہوئین جس مین عنتر بن
شداد نے اپنی شجاعت خوب دکہائی اور حذیفہ قتل ہوا اور قیس زندہ
رہا - یہ عیسائی ہوگیا تہا اور خوب پہلا پہولا - کہا جاتا ہے کہ اسکا بیٹا فضالہ

نے جو اسکے مرنے کے بعد پیدا ہوا تھا اور جو اسوقت تک زندہ تھا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ اس کو ملا۔ اہل عرب کے
بہت بڑے بڑے **واقعات** ہین جنمین سب سے بڑا واقعہ
جنگ **مرج حلیمہ** کا ہے جو مابین قبیلہ غسان اور لخم کے واقع ہوئی
تھی۔ دونون طرف سے اسقدر آدمیون کی کثرت تھی کہ جو شمار مین
نہین آسکتے۔ کہتے ہین کہ اس جنگ مین زمین سے اسقدر گرد و غبار
اُٹھا کہ آفتاب اسقدر چھپ گیا کہ قریب ہی تھا کہ دوسری طرف ستارے
نظر آنے لگین۔ دوسری جنگ **یوم اوراة** ہے۔ اورہ ایک
پہاڑ کا نام ہے۔ یہ لڑائی درمیان بادشاہ منذر بن امرء القیس
اور بکر بن وایل کے ہوئی تھی۔ اسمین فتح منذر کو نصیب ہوئی
منذر نے اس امر کی قسم کھائی تھی کہ وہ اپنی تلوار میان مین اوسوقت
تک نہین کریگا جبتک کہ اورات پہاڑ کی چوٹیون سے بکر بن وائل کے
قبیلہ کا خون نیچے تک نہ بہنے لگیگا وہ لوگون کو قتل کر رہا تھا اور خون نکل
نکل کر جم رہا تھا یہانتک کہ ایک اوٹھنے والے ابر نے برس کر اور جمے
ہوئے خون کو نیچے تک بہا کر اوسکی قسم اوتار دی۔ اونھین واقعات
مین سے **یوم ذیقار** کی جنگ بھی ہے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ولادت باسعادت سے چالیس برس بعد کا ہے اس کا سبب
یہ تھا کہ کسریٰ ابرویز کو نعمان ابن منذر پر کسی وجہ سے طیش آیا اور وہ
جیلخانہ مین ڈالدیا گیا حتیٰ کہ وہین وہ مر بھی گیا اُسکے آلات حرب ہانی بن
مسعود بکری کے پاس امانتاً رکھے ہوئے تھے جنکو پرویز نے مانگا ہانی
نے انکار کیا۔ ابرویز نے ہرمزان کو دو ہزار عجمی اور ایک ہزار بہرار

جوانون کے ساتھ ہانی کیطرف روانہ کیا۔ ہانی نے بکر بن وائل کے قبیلہ کو جمع کیا اور ذی قار+ کے مقام پر لڑائی چھڑ گئی۔ یہ بہت بڑی لڑائی تھی جسنے اہل فارس کی بڑہی ہوئی قوت کو کمزور کر دیا اور بالآخر انہون نے شکست کہائی۔ بکر بن وائل کا دادا ربیعۃ الفرس تھا۔ اس نام کے ساتھ اسکے منسوب ہونیکی یہ وجہ تہی کہ اسکو اسکے باپ کے مال مین سے گھوڑے ہی ملے تھے۔ اسکے باپ کا نام **نزار** تھا اسکے چار بیٹے تھے ایک تو یہی **ربیعۃ الفرس**۔ دوسرے **مضر** جو نسب محمدی کا عمود ہے تیسرا **انمار** اور چوتھا **ایاد** تھا۔

ایاد کی اولاد مین سے کعب ابن مامۃ الایادی تھے جو جود اور بخشش مین ضرب المثل تھے اور قیس بن ساعدۃ الایادی بہی جو فصاحت مین ضرب المثل تھے بکر بن وائل سے بنو شیبان۔ طرفہ بن عبد الشاعر۔ مرقش اصغر و مرقش اکبر اور بنو حنیفہ بہی ہین جنمین سے مسیلمۃ الکذاب تھا۔ بنی اسد بن ربیعۃ الفرس سے بنو عنترہ اہل خیبر ہین اور انہین مین سے قارظان بہی ہین۔

مضر سے عمود نسب مین تو الیاس تھے اور عمود نسب کے علاوہ قیس عیلان عیلان اسکے گہوڑے کا نام تہا اور بعض کا خیال ہے کہ اسکے کُتّے کا۔

قیس مذکور سے بہت سے قبیلے نکلے منجملہ اسکے ہوازن۔ بنو کلاب بہی ہین۔ انہین سے بعض بعض حلب کے بادشاہ بہی ہوئے۔ جنکا پہلا شخص صالح بن مرداس تہا۔ انہین مین وہ عقیل بہی ہے کہ جسکے خاندان سے بعض سلاطین موصل بنے۔ انہین مین سے بنو عامر۔ صعصعہ اور خفاجہ ہین جو عراق کے روسا مین سے تھے۔ بنی عامر اور جشم وہ قبیلے ہین کہ جنمین سے درید بن صمہ۔ بنو ہلال۔ ثقیف۔ بنو مرہ۔ باہلہ۔ مازنہ۔

+ عرب کے ایک میدان کا نام ہے جہان خشکسالی مین اہل عرب بکے آس پاس جمع ہوتے تھے

غطفان بنو عبس تھے - یہ بنی عبس وہ ہین کہ جنمین سے عنترہ عبسی تھا جسکو اسکے مغرور ہوجانے پر اسکا باپ شداد کے نام سے پکارتا تھا - انہین مین سے سلیم اور بنو ذبیان کے قبایل بھی ہین - بنی ذبیان سے نابغہ ذبیانی تھا اور وہ بنی فزارہ بھی جنمین سے ایک کی زہیر نے اسطرح مدح کی ہے +

تراه اذا ما جئته متهللا	كانك تعطيه الذي انت سائله

اور بنی عدوان ہین جنمین سے ذو الاصبع عدوانی شاعر بھی تھا -

الیاس سے عمود نسب مین مدرکہ پیدا ہوا اور غیر عمود نسب پر طابخہ ہوئے ان دونون کی مان کا نام خندف تھا اسی وجہ سے انکو بنی خندف بھی کہتے ہین - **طابخہ** سے بنو تمیم بنو ضبہ بنو مزینہ اپنی ماون کے نام سے مشہور ہوئے -

مدرکہ سے عمود نسب پر تو خزیمہ ہوا اور عمود کے علاوہ ہذیل ہوا - عبداللہ بن مسعود اور ابو ذؤاب ہذلی شاعر انہین مین سے تھا - **خزیمہ** سے کنانہ اور عمود کے علاوہ اسد ہوا - کل اسدی اسی اسد کیطرف منسوب ہین -

کنانہ سے عمود نسب پر نضر پیدا ہوا اور عمود کے علاوہ ملکان - عبد مناة - عمرو - عامر اور مالک پیدا ہوئے - پھر **ملکان** سے بنو ملکان - اور **عبد منات** سے بنو غفار اور قوم ابوذر غفاری کا ہوا - **عمرو** سے عمریون - **عامر** سے عامریون اور **مالک** سے بنو فراش ہوئے -

بطون کنانہ سے احابیش پیدا ہوئے - یہ لوگ اہل عرب مین سے ہین حبشی نہین جیسا کہ اکثر لوگون کا گمان ہے -

اولاد **نضر** سے مالک ہوا انکی اولاد مین اور کوئی مشہور نہین ہوا -

+ تو آنیوالے سائل کو دیکھتا ہے جبکہ وہ خوش خوش تیرے پاس آتا ہے گویا کہ تو اسکو کچھ عطا ہی کردیگا اور تو اسکی بستی مین تھا ١٢

مالک سے فہر پیدا ہوئے بعض کا خیال ہے کہ قریش اسیکو کہتے ہین قریش اسوجہ سے اسکا نام رکہا کہ وہ قرش سے زیادہ مشابہ تہا قرش ایک بحری جانور کا نام ہے جو کل بحری جانوردن کا لقمہ کرجاتا ہے بجز فہر کے اور کوئی اولاد مالک کی نہ تہی۔

فہر سے غالب پیدا ہوا اور عمود نسب کے علاوہ محارب اور حرث پیدا ہوئے محارب سے بنو محارب ہوئے اور حرث سے بنو نجیح جنسے ابو عبیدہ بن جراح تہے۔

غالب سے عمود نسب مین تو لوی تہے اور عمود نسب کے علاوہ تیم الادرم اور ادرم ناقص الذقن تہے۔ انہین مین سے بنو ادرم بہی ہوئے۔

لوی سے کعب پیدا ہوئے اور عمود نسب کے علاوہ سعد۔ جزیمہ۔ حرث عامر اور اسامہ ہوئے۔

عامر سے وہ عمرو بن عبدود تہا جو کہ عرب کا ایک مشہور شہسوار تہا اور جسکو حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تہا۔

عمود نسب پر **کعب** سے مرہ پیدا ہوئے اور عمود کے علاوہ ہصیص اور اور عدی ہوئے۔ پہر **ہصیص** سے بنو جمع ہوئے جنمین سے امیہ بن خلف اور اسکا بہائی ابی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تہا۔ اور بنو سہم بہی جنمین سے عمرو بن عاص تہے۔ **عدی** سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سعید ابن زید ہوئے جو کہ عشرہ مبشرہ سے تہے۔

مرہ سے کلاب پیدا ہوا اور عمود نسب کے علاوہ تیم اور یقظہ ہوئے تیم سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور طلحہ ہوئے۔ پہر **یقظہ** سے بنی مخزوم ہوئے جنمین سے خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام ہوئے۔

کلاب سے قصی اور عمو و نسب کے علاوہ زہرہ ہوا جس سے بنو زہرہ ہین۔ انہین بنو زہرہ سے سعد بن ابی وقاص اور والدہ ماجدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبدالرحمن بن عوف ہین۔

قریش مین **قصی** نے بہت ترقی کی اور خانہ کعبہ کی کنجیان خزاعہ سے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے انکے ہاتہ مین آئین ہون نے قریش کی عظمت اور ریاست مین بہی رخنہ اندازیان کردین۔ قصی سے عبدمناف پیدا ہوئے اور عمو و نسب کے علاوہ عبدالدار اور عبدالعزی۔ **عبدالدار** سے بنو شیبہ ہوئے جنمین سے نضر بن حرث تہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تہا۔

عبدالعزی سے خویلد کی بیٹی حضرت خدیجہ ہتین اور ورقہ بن نوفل۔

عبدمناف سے ہاشم ہوئے۔ اور عمو و نسب کے علاوہ عبدالشمس مطلب اور نوفل ہوئے۔ عبدالشمس سے امیہ ہوا اور بنی امیہ اسی سے ہین۔ حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ تہے اور معاویہ بہی انہین مین سے تہے۔ اسطرح پر کہ معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ اور عتبہ بن ربیع بن عبدالشمس۔ عتبہ کی بیٹی ہندہ جو کہ معاویہ کی مان تہی اسی امیہ کے خاندان سے تہی۔

مطلب سے مطلبیون ہوئے جنمین سے امام شافعی تہے۔ اور **نوفل** سے نوفلیون ہین۔

ہاشم سے عبدالمطلب پیدا ہوئے جسکے علاوہ ہاشم کی اور کسی اولاد کا پتہ نہین چلا۔ عبدالمطلب قریشیون کے رئیس اور سردار ہوئے۔

حسب بیان مذکورہ بالا حبش والے جب یمن کے مالک ہوئے تو ابرہہ بن اشرم نے ایک بہت بڑا گرجا گہر بنوایا اور اس سے اسکا یہ منشا تہا کہ خانہ کعبہ

تو بیکار ہو جائے اور بجائے اسکے حج آپ اسی کنیسا مین ہوا کرے - یہ حال سنکر ایک عربی شخص آیا اور اسنے اس کنیسا مین پاخانہ بہر دیا جسکی وجہ سے ابرہہ کو اسقدر سخت غصہ آیا کہ اسنے خانہ کعبہ کی بیحرمتی کا عزم بالجزم کرکے یمن سے کوچ کیا - اسوقت اسکے ساتہہ تیرہ ہاتہی تہے - جنمین سے سبسے بڑے ہاتہی کا نام محمود تہا - جب یہ طائف تک پہونچا تو اسنے مکہ مین پہونچکر جو کچہہ پایا جس کسی کا کچہہ ملا لیکر ابرہہ کے پاس واپس گیا - اور عبدالمطلب بہی اسکے پیچہے پیچہے پہونچے - ابرہہ کو جب معلوم ہوا کہ یہ قریش کے سردار ہین تو اسنے عبدالمطلب کا بہت کچہہ اعزاز اور احترام کیا تخت سے اترکر ان کے پاس آبیٹہا اور پوچہنے لگا کہ کیا خواہش ہے ؟ عبدالمطلب نے کہا کہ میرے اونٹ مجکو واپس ملجائین - ابرہہ نے کہا کہ مین تو گمان کرتا تہا کہ تم یہ خواہش کروگے کہ مین خانہ کعبہ کو خراب نہ کرون - عبدالمطلب نے اسکے جواب مین کہا " مین اپنے اونٹون کا مالک تہا اونٹ طلب کئے کعبہ کا مالک اپنے کعبہ کی خود حمایت کرلیگا " اس گفتگو کے بعد ابرہہ نے عبدالمطلب کو اونٹ واپس کردئے اور یہ اپنے اونٹ لیکر چلدئے - مکہ پہونچکر انہون نے اہل مکہ سے کہا کہ اپنی اپنی جانین بچاؤ - اور خانہ کعبہ کا حلقہ پکڑکر اسطرح کہنے لگے ۵

یارب ان المرء یحفظ رحلہ فاحفظ رحالک	ان لنست تارکھم وکعبتنا فمر مابدالک

مغمس (احد حرم) تک جب ابرہہ پہونچا ہے تو اللہ تعالے نے اسکے ہاتہی کو اسطرح روک دیا کہ جب دوسری طرف اسکا منہ موڑ دیتے تہے تو بہت خوشی

+ اکثر مورخین ہاتہیون کی تعداد چار ہزار ہاتہی تحریر کرتے ہین ۱۲ مترجم

+ خداوندا لوگ اپنی گہرون کی حفاظت کرتے ہین تو بہی اپنے گہر کو بچا - اور اگر تو ہمکو اور ہمارے کعبہ کو چہوڑے دیتا ہے تو پہر ہمکو بہی بتا کہ ہم کیا کرین ۱۲ مترجم

سے چلتا تھا۔

اللہ تعالے نے انپر سیاہ رنگ کی چڑیون کو مسلط کردیا انکی منقارین سبز تھین گردنین لانبی نیلگون رنگ کی۔ بعض اسکو بلقاء بتاتے ہین۔ بعض کہتے ہین کہ وہ چڑیان چمگادڑ اور پرستوک سے مشابہ تھین۔ یہ چڑیان دریا کی طرف سے آئی تھین۔ انکی ناک چڑیون کی ناک کی طرح تھی۔ پنجے کتون کی طرح۔ اور دانت صحرائی درندون کی طرح تھے۔ ایک ایک کنکری انکی چونچون مین تھی اور دو دو انکے دونون پنجون مین۔ عبدالمطلب نے کہا ہے کہ یہ عجیب وغریب چڑیان تھین۔ کچھ یعسوب (امیر زنبوران) سے مشابہ تھین مگر نہ یعسوب نجدی کے مشابہ تھین اور نہ حجازی کے۔ جسطرح لفظ عبابید کا کوئی واحد نہین ہے اسیطرح لفظ ابابیل کا بھی واحد نہین۔ کسائی کہتا ہے کہ اسکا واحد ابول ہے جسطرح عجول۔ بعض نحوی کہتے ہین کہ ابابیل کا واحد آبال ہے لفظ دینار کیطرح۔ لفظ ابابیل کے معنی کثیر (بہت) کے ہین بعض کہتے ہین کہ اسکے معنی پے درپے کے ہین۔ بعض کے نزدیک مختلف لالوان کے ہین بعض کہتے ہین کہ اسکے معنی بیمہار اونٹون کے آگے پیچھے گروہ درگروہ۔ ترمیہم **بحجارۃ** یہ چڑیان ابرہہ اور اسکے لشکر پر تنکے پتھر مارتی تھین مثل سنگریزہ ٹھیکری کے مورخین کہتے ہین کہ یہ سنگریزے مسور سے بڑے بڑے مگر چنے سے کچھ چھوٹے تھے اور ہر سنگریزہ پر اس کا نام لکھا ہوتا تھا۔ صالح کہتے ہین کہ مین نے ام ہانی کے گھر یہ سنگریزے بقدر ایک قفیز+ کے دیکھے۔ ان پر کچھ سرخ سرخ خطوط تھے جسطرح سنگ سلیمانی پر ہوتے ہین۔ من سجیل سجیل سے "سجیل عربی مین سخت

+ پیمانہ کا نام ہے جسمین تقریبًا پونے چار سیر غلہ آتا ہے ۔۱۲

اینٹ کو کہتے ہین۔ بعض کہتے ہین کہ سجیل کے معنی شدید کے ہین اور بعض کہتے ہین کہ سجیل پہلے آسمان کا نام ہے۔ فجعلھم کعصف ماکول یعنی اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے کل لشکر کو عصف ماکول کی طرح کردیا۔ عصف ماکول اس کھیت کو کہتے ہین کہ جسکی ساری کھیتی کو کیڑا کھا گیا ہو۔ مورخین کہتے ہین کہ اوپر سے گرنیوالے سنگریزے خود مین سوراخ کرتے ہوئے سوار اور گھوڑے کے پار نکل جاتے تھے اور زمین کے اندر گھس جاتے تھے۔ سنگریزون نے سبھی لشکریونکا کام تمام کیا مگر ابرہہ کی صرف انگلیون ہی پر لگے۔ یہ یہان سے جو بھاگا تو صنعا ہی مین پہونچکر دم لیا۔ یہان پہونچکر اسکے سینہ پر ورم آگیا اور مرگیا اور ابوطالب نے یہ اشعار پڑھے ہے۔

انّ آیات ربنا ساطعات +	لایماری فیھن الا الکفور
حبس الفیل بالمغمس حتی	مر یعوی کانہ معقور

اور ابن مخزوم نے یہ اشعار کہے۔

انت الجلیل ربنا لم تدنس +	انت حبست الفیل بالمغمس
حبستھم فی ھیئۃ المکردس	فما لھم من فرج ومنفس
+ ہمارے نشانیان بہت ہی روشن ہین مغمس کے مقام پر ایسا ہاتھی کو روک دیا	جنمین بجز کافرون کے اور کسی کو شک نہین ہے یہانتک کہ اسنے قدم تک ہڑبڑایا گویا اسکی کونچین کاٹ دیگئی
+ اے ہمارے پروردگار تو بڑا ہے تونے ان کو بہت خراب حالت مین قید کیا	تونے ہاتھی کو مغمس سے روک دیا نہ کسیطرف بھاگنے کی گنجایش تھی اور نہ سانس لینے کی

جاہلیت کے زمانہ مین عرب کے قبائل اپنی اعتقادات کی رو سے مختلف اقسام
کے تھے۔ **بعض** نے خالق کے ہونے ہی سے قطعی انکار کیا۔ انکا اعتقاد تھا
کہ دنیا کی ہر چیز بالطبع پیدا اور زندہ ہوئی ہے اور زمانہ انکو فنا کرتا جاتا ہے **بعض**
نے خالق کائنات کے وجود کا تو اعتراف کیا مگر روز جزا اور بعث سے انکار۔
بعض نے بت پرستی اختیار کی۔ قبیلہ کلب دومۃ الجندل مین **ود** کی پرستش
کرتے تھے۔ ہذیل کا قبیلہ **سواع** کی۔ مذحج **یغوث** کی۔ ذوالکلاع حمیر مین **نسر** کی **یعوق**
کی ہمدان مین۔ **لات** کی ثقیف مین جو طائف مین واقع ہے پرستش
کیجاتی تھی۔ اہل قریش اور بنی کنانہ **عزیٰ** کے سامنے عبادت ختم کرتے تھے
اور اوس اور خزرج **مناۃ** کے روبرو جھکتے تھے۔ سب بتون سے بڑا ایک **ہبل**
نامی بت تھا جسکو کعبہ پر جگہہ دیگئی تھی اور **اساف** اور **نائلہ** کو صفا مروہ پر۔ **بعض** قبایل
اجنہ کی پرستش کرتے تھے۔ انمین سے **بعض** اہل یہود کے عقاید کیطرف
میلان رکھتے تھے **بعض** نصرانیت کیطرف۔ **بعض** ملائکہ کو اپنا معبود حقیقی
سمجھتے تھے اور **بعض** صابئیہ کیطرف۔ یہ لوگ جب کسی امر کا قصد کرتے تھے
منجمون کے کہنے کا بہت اعتقاد رکھتے تھے۔ انکے علوم کے فہرست یہ ہے
علم الانساب۔ تواریخ۔ نجوم اور خوابون کی تعبیر کہنا۔ ان علوم مین حضرت ابوبکر صدیق
کو بہت بڑی دستگاہ تھی۔ ان قبایل کے بعض بعض طریقے اسلامی طریقون
سے ملتے ہوئے تھے وہ اپنی ماؤن اور بیٹیون کے ساتھہ نکاح نہین کرتے
تھے۔ نہ دو بہنین ایک شخص کے نکاح مین جمع ہو سکتی تھین باپ کی بیوی
کے ساتھہ نکاح کرنے کو بہت ہی برا سمجھتے تھے حتے کہ جو ایسا کرتا تھا اسکو
ضیزن کے بڑے لقب سے پکارتے تھے۔ خانہ کعبہ کا وہ لوگ مسلمانون کیطرح
حج کیا کرتے تھے۔ جنابت کا غسل کرتے تھے اور مضمضہ استنشاق مسواک

استنجا۔ موے زہار کا مونڈنے بغل بنوانے۔ ناخون ترشوانے اور ختنہ کرانے کے پابند تھے۔ چوری کی سزا چور کا سیدہا ہاتہہ کاٹنا تھی۔ اپنے سر درمیان پر وہ مانگ نکالا کرتے اور ہر تیسرے برس ایک مہینہ لوند کا سال پر اضافہ کرتے تھے

صابئین اور سریانی

اس ملت کے لوگ اور سب ملتون سے پہلے ہوئے۔ حضرت آدمؑ اور انکی اولاد کی زبان سریانی تھی۔ یہ بات مشہور ہے کہ صائبیہ نے اس ملت کو شیث اور ادریسؑ سے لیا۔ صائبیہ ایک کتاب کی بہت عزت کرتے ہین جسکو وہ حضرت شیث کی طرف منسوب کرتے ہین۔ اس کتاب مین محاسن اخلاق مثلاً راستگوئی۔ شجاعت۔ غریب کی ہمدردی وغیرہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور برُے صفات مذکور ہین۔ صائبیہ پر سات وقت کی نماز فرض تھی پانچ تو وہی وقت ہین جو مسلمانون کی نماز کے ہین۔ چھٹی دوپہر کو اور ساتوین چھہ گھڑی رات جانے کے وقت۔ نماز مین نیت مشروط تھی جسکے بغیر نماز ادا نہین ہوتی تھی اور جنازہ کی نماز بھی بغیر رکوع اور سجود کے پڑہتے تھے۔ چاند دیکھکر ایک مہینہ کے روزے بھی رکھتے تے اور انکی عیدالفطر کا وہ وقت ہوتا تھا کہ جب آفتاب برُج حمل مین پہونچ جاتا تھا۔ چہارم حصہ رات ہی سے روزہ شروع ہوکر آفتاب غروب ہوجانے پر ختم ہو جاتا تھا۔ یہ لوگ مکہ اور اہرام مصری کی بہت عظمت کرتے اور شہر حران کے باہر حج کیا کرتے تھے۔ انکی عیدین چھہ ہوا کرتی تہین پانچ تو جب کہ زحل مشتری۔ مریخ۔ زہرہ عطارد اپنے بیت الشرف مین آتے تھے اور سب سے بڑی عید انکی اُسوقت ہوا کرتی تھی جبکہ آفتاب برج حمل مین پہونچتا تھا۔ فرقہ صائبیہ صابی بن ادریس

کیطرف منسوب ہے جو کہ مصری اہرام مین سے تیسری ہرم مین دفون کئے گئے تھے۔ ابن حزم کہتا ہے کہ جس دین کو صائیبہ نے اپنے لیئے اختیار کیا وہ سب دینون سے پرانا ہے یہانتک کہ حوادثات اور انقلاب زمانہ نے اسمین طرح طرح کی ایجادین شروع کردین۔ جسکی اصلاح اور ہدایت کے لیئے اللہ تعالٰی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک ایسے دین کے ساتھہ بھیجا کہ جسپر ہم ہین۔ شہرستانی کہتا ہے کہ صائیبہ اسیطرح ملائکہ کو بشر پر فضیلت دیتے ہین جسطرح کہ حنفیہ بشر کو ملائکہ پر۔

قبطی

یہ لوگ حام بن نوح کی اولاد مین سے ہین۔ انہون نے مصر مین سکونت اختیار کی یہ لوگ پہلے صائیبہ تھے بعد کو ہیکل اور بتون کی پرستش کرتے تھے۔ انمین علماء علم طلسم۔ نیز نجات معقول اور علم کیمیا کے ہوئے ہین۔

گروہ فرس یعنی عجمی

یہ لوگ فارس ابن ارم بن سام کی اولاد سے تھے۔ بعض کہتے ہین کہ وہ یافث کی اولاد سے ہین اور وہ خود اپنے آپکو کیومرث کی اولاد سے بتاتے ہین۔ کیومرث انکے خیال مین اس شخص کا نام ہے جس سے بنی نوع انسان کی نسل کا آغاز ہوا جسطرح ہمارا خیال حضرت آدم علیہ السلام کیطرف ہے۔ وہ کہتے ہین کہ سلطنت انمین بجز ایک تھوڑے زمانہ کے جو قابل لحاظ نہین ہمیشہ رہی۔ ان کے بہت سے فرقے ہین جنمین سے دیلم کا فرقہ بھی ہے جو طبرستان کے ساحل پر بود و باش رکھتے تھے۔

گرد بھی انھین مین سے ہین جو شہرزور مین رہتے تھے۔ بعض کہتے ہین کہ کرد اہل عرب مین سے تھے پھر بعض کہتے ہین کہ وہ اطراف عجم کے رہنے والے تھے۔ اور ترک لوگ بھی انھین مین سے ہین جو کہ جیحون کے پار رہتے تھے یہ بھی پرانی ملت کے لوگ ہین۔ انکے علماء کو کیومرثیہ کہتے ہین۔ یہ لوگ دو خدا مانتے ہین ایک تو خدا ئے قدیم یعنی اللہ تعالیٰ کو اور اسکا نام انھون نے یزدان رکھا ہے اور دوسرا وہ خدا جو ظلمت سے پیدا ہوا ہے اسکو اہرمن کہتے ہین اور اس سے مراد ابلیس لیتے ہین۔ وہ نور کی اسقدر عظمت کرتے تھے کہ آگ کی پرستش تک کرنے لگے۔ وہ لوگ اپنے اسی عقیدہ پر تھے کہ اس زرادشت کا ظہور ہوا جسنے نبوت کا دعوے کیا تھا۔ اور اب انکا یہ عقیدہ اور قول تھا کہ باری تعالیٰ نور و ظلمت کا پیدا کرنیوالا ہے۔ وہ ایک ہے جسکا کوئی شریک نہین اور خیر و شر بھی وہی ہے نیکی اور بدی یہ دونون چیزین نور اور ظلمت کی آمیزش سے ہوئی ہین۔ ان دونون کی اگر آمیزش نہوتی تو تمام عالم کا وجود بھی نہوتا اور انکا یہ امتزاج ہمیشہ اسوقت تک باقی رہیگا جبتک کہ نیکی اپنے عالم مین پہونچ جاوے اور بدی اپنے عالم مین۔ زرادشت کا قبلہ† مشرق تھا اور یہی بعینہ مجوسیون کا مذہب ہے جیسا کہ پہلے ہم لکھہ آئے ہین۔ یہ لوگ نور کی پانچ عیدین مناتے ہین۔ پہلی عید تو کانون ثانی کے پہلے روز ہوتی ہے اور باقی نیرکان۔ مہرجان۔ فردخان اور رکوب کوسج کے دن۔ رکوب کوسج اس مناسبت سے نام رکھا گیا کہ ربیع کے پہلے دن ایک کوسج آدمی گدھے پر سوار ہوکر آتا ہے۔ ایک کوا اسکے ہاتھہ مین ہوتا ہے اور پنکھا دوسرے ہاتھہ مین جسکو یہ جھلتا جاتا ہے اور گویا وہ اسطرح جاڑے کے موسم کو رخصت کرتا ہے۔ ایک کوڑا بھی اسکے پاس ہوتا ہے اور جب

† اس مناسبت سے کہ آفتاب جو ایک نورانی کرہ ہے مشرق ہی کی طرف سے نکلتا ہے ۱۲ مترجم

اس رسم کے ادا ہو جانے کے بعد پھر باڑا پایا جاتا ہے تو اسی کوڑے سے
اسکو مارتے ہین۔ مجوسیون مین ایک شب آتشکدہ روشن کرنے کی ہی ہے
جسکے آس پاس بیٹھکر شراب پیتے ہین۔

یونانی

ابو موسیٰ کہتے ہین کہ ان لوگون کی شہرت ایک شخص الکن نامی کی وجہ سے
ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے چوہترون برس پیدا ہوا تھا۔ انکے
ابتدائی تاریخی واقعات اسوقت سے پیشتر کے نہین ملتے ہین کہ حضرت
موسیٰ ع کی وفات سے ۵۶۰ برس بعد یونانی شاعر نے شہرت پائی۔ یونان والون
مین شعر و سخن اور فصاحت کا مذاق تھا۔ فلسفہ کا علم اور دیگر کل علوم عقلی۔ منطق۔ علم
طبیعی۔ علم الٰہی اور علم ریاضی یہ کل انہین یونانیون سے لیئے گئے ہین۔ یونان والے
علم ریاضی کو جومطریا کہتے ہین جسمین علم ہئیت۔ علم ہندسہ۔ علم حساب
علم لحون اور ایقاع سب شامل ہین اور ان علوم کے جاننے والے کو فیلسوف
کہتے تھے یعنی محب حکمت۔ اس لیئے کہ لغت یونانی مین فیلو کے معنی محب کے ہین
اور سوف کے معنی حکمت کے ہین۔ یونانی شہر ربع شمالی اور غربی مین واقع ہین
کہ جنکے مابین قسطنطنیہ کا خلیج واقع ہے۔ انکے سلسلہ نسب مین کسیقدر اختلاف
ہے بعض کہتے ہین کہ یافث کی اولاد سے ہین اور بعض کہتے ہین کہ رومیون کیطرح
یہ بھی صوفن بن عیص بن یعقوب کی اولاد سے ہین۔ انکے دو گروہ ہین ایک تو
افریقی اور دوسرے لیطینی۔ شہرستانی کہتا ہے کہ ان لوگون کے علماء مین
پہلا شخص ابیدقلیس تھا جو حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین تھا پھر فیثاغورس
ہوا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین ہوا فیثاغورس کے بابت

یہ خیال ہے کہ اسنے علم حکمت کا اکتساب معدن نبوت سلیمانؑ سے کیا اور فرشتونکا ہمپلہ ہوگیا۔ اسنے آسمان کی آواز سُنی اور اسنے یہ بھی کہا کہ حرکت افلاک کی آواز سے زیادہ دلفریب کوئی آواز مین نے نہین سُنی اُنکی صورتونسے اچھی کوئی صورت دیکھی۔ علماے یونان مین سے بقراط حکیم بھی ہے۔ یہ سنہ ۱۹۶ بختنصری مین ہجرت سے ایک ہزار ایک سو چھبیس برس پیشتر تھا انہین مین سے سقراط بھی تھا۔ اسنے دنیا کو چھوڑکر ایک غار مین رہنا اختیار کیا تھا۔ بتون کی پرستش سے ممانعت کرنے پر عوام نے بگڑکر بادشاہ وقت کو اسکے خلاف پر اُبھارا۔ بیچارہ اس جرم پر قید کیا گیا اور زہر کا پیالہ پلا کر مارا گیا۔ اسکا جانشین وخلیفہ اسکا شاگرد افلاطون بنا۔ افلاطون کا شاگرد ارسطاطالیس ہوا جو کہ علم منطق کا ایک مشہور حکیم ہے۔

اس سے اسکندر بن فیلبش نے جو کہ بالآخر روے زمین کے اکثر آباد حصہ کا بادشاہ بنا پانچ برس تک اکتساب علوم کیا اور فلسفہ کے علم مین اسکندر اس درجہ کو پہونچا کہ جسکو ارسطاطالیس کے شاگردونمین سے کوئی نہین پہونچا۔ انہین مین سے مالس لمطی ہے جو بختنصر کے زمانہ مین تھا۔ اسکندر افریدوسی بھی انہین مین سے ہے جو کہ ارسطاطالیس کے بعد ہوا اور کاملین علم حکمت مین سے تھا۔ انہین مین سے اقلیدس تھا جو کتاب استقصاآت کا مصنف تھا جو سلاطین بطالسہ کے عہد مین ارسطو کے بعد ہوا۔ یہ کتاب اقلیدس کا مصنف اور مخترع نہین ہے بلکہ اسنے اس کتاب کو جمع اور تالیف کیا تھا بطلیموس اور جالینوس یہ دونون یونان کے متاخرین حکیمون مین سے ہین اور ان دونون مین اسقدر فرق ہے کہ بطلیموس جالینوس سے کسیقدر پہلے ہوا۔ ابن اثیر اپنی کتاب کامل مین لکھتا ہے کہ وہ جالینوس نے مجسطی کے مصنف بطلیموس کے عہد کو پایا تھا۔

یہودی

یہ لوگ بنی اسرائیل ہین اور اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہتے ہین اسکے معنی برگزیدۂ خدا ہین۔ اصلی گروہ تو یہی لوگ ہین اور پہر اور لوگ بہی اسین داخل ہوگئے اور اس اعتبار سے جسقدر یہودی ہین وہ سب اسرائیلی کہے جاتے ہین۔ انکا لقب یہودی اس وجہ سے ہوا کہ حضرت موسیٰ ان لوگون سے فرماتے تہے انا ھدنا الیك یعنے ہم تیری ہدایت کے لیئے بہیجے گئے ہین۔ یہودیون کی آسمانی کتاب توراۃ ہے جو کئی منزلون یا بابون پر منقسم ہے۔ باب اول مین مبدأ خلق کا تذکرہ ہے پہر احکام۔ حدود۔ حالات اور قصص۔ مواعظ۔ اور اذکار علیحدہ علیحدہ۔ سفر مین حضرت موسیٰ پر لوحین بہی نازل ہوئین جو مثل توراۃ کے تہین۔

توراۃ مین قیامت۔ دار آخرت۔ بعث۔ جنت۔ دوزخ کا تذکرہ نہین ہے۔ جسقدر جزاؤن کا اسمین تذکرہ ہے وہ دنیا ہی کے لیئے معجل ہین۔ طاعت کرنیوالون کی لیئے یہ جزا ہے کہ انکو دشمنون پر فتح حاصل ہوگی۔ بڑی زندگی ہوگی اور رزق مین وسعت ہوگی اور کفار اور گنہگارون کے لیئے موت۔ امساک بارش تہین۔ خارش۔ غبار اور تاریکی۔ توراۃ مین نہ دنیا کی مذمت کا کہین تذکرہ ہے نہ زہد کا ذکر۔ نہ نمازون کے حالات۔ بلکہ بیکاری۔ کہیل کا حکم۔ یہودی اس امر کے مدعی ہین کہ شریعت صرف ایک ہے جو حضرت موسیٰ سے شروع ہوئی اور انہین پر ختم ہوگئی۔ جو کوئی حضرت موسیٰ سے پیشتر تہین وہ عقلی حدود اور اصطلاحی احکام تہے۔ اور اسکے منسوخ ہونے سے انکو قطعاً انکار ہے۔ یہودیون کے متعدد فرقے ہین۔ انمین سے فرقہ ربانینہ کی وہی حالت ہے جیسی کہ اسلام

ہین معتزلہ کی۔ فرقہ قرآن کے عقاید جبریہ ومشبہہ اسلامی فرقون سے مشابہ ہین۔
فرقہ عانانیہ جو عانان بن داؤد کیطرف منسوب ہین۔ انمین سے بعض جالوت
کے معرف ہین جو عراق مین یہود کے حاکم کا لقب تہا جسکا لقب آن پہلے ہیرودس تہا
عانانیہ کا مذہب یہ ہی کہ وہ حضرت مسیح کے مواعظ وپند کی تصدیق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ
وہ بنی اسرائیل کے انبیا مین سے تہے اور توریت پر عمل کرتے تہے۔ نہ انہون
نے رسالت کا دعوے کیا تہا اور نہ انپر انجیل کی کتاب نازل ہوئی تہی بلکہ وہ
تورات کے قائل تہے۔ انجیل کو حضرت مسیح کے چار اصحاب (حواری) نے
جمع اور تالیف کیا۔ تورات مین مسیحا کا ذکر جو کہ حضرت مسیح ہین چند مقامات
پر آیا ہے منجملہ ان مقامات کے عامرہ اور کواشیہ کا ذکر بہی ہے۔ یہودیون کی
چند عیدین ہین اور روزے بہی۔ ایک تو عید الفصح ہے جو سب سے بڑی عید ہے
یہ پندرہوین نیسان کو ہوتی ہے۔ اور وہ ہفتہ آیام فطیر کا کہ جسمین وہ لوگ خمیری
چیز نہین کہاتے ہین پہلا دن ہوتا ہے۔ اسکا دورہ بارہوین آذار سے شروع ہوکر پندرہوین
نیسان تک پہونچتا ہے۔ ایک عید عنصرہ ہے جو عید فطیر کے پچاس دن کے
بعد ہوتی ہے وہ پہلا دن تہا کہ جسمین بنی اسرائیل کے مشائخ طور سینا پر حاضر ہوئے
تہے اور خداے عز وجل کا کلام پاک سنا تہا۔ ایک عید حنکہ بہی ہے جو آٹھ روز
رہتی ہے اور ایک عید المطالی جو سات دن تک رہتی ہے روزون مین سے
کبور کا روزہ انپر فرض ہے جو ۲۵ گہنٹہ کا ہوتا ہے اور نوین تشرین کو آفتاب
غروب ہونے کے آدہی گہنٹہ بعد سے شروع ہوتا ہے اور دسوین تاریخ کو غروب سے
آدہ گہنٹہ بعد ختم ہوتا ہے اور باقی انکے اور روزہ بہی اسیطرح کے ہین جو از قسم نوافل ہین۔

نصاری

شہرستانی کہتا ہے کہ نصاریٰ کو کلمہ یعنی حضرت مسیح کے مجسم ہونے مین اختلاف
ہے۔ بعض تو یہ کہتے ہین کہ کلمہ نے جسم پر اسیطرح اپنا نورانی پرتو ڈالا جسطرح
جسم شفاف پر نور کی چمک پڑتی ہے۔ بعض نے کہا کلمہ جسد مین اسیطرح منطبع
ہوگیا جسطرح نقش موم پر۔ بعض لاہوت کو ناسوت کی پوشش پہناتے ہین بعض
کہتے ہین کہ کلمہ حضرت مسیح کے جسم مین اسیطرح ملگیا جسطرح دودہ پانی مین بعضا کے
کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حضرت مسیحؑ کو یہودیون ہی نے دار پر کہینچا اور انہین نے
آپکو قتل بہی کیا۔ آپ اسکے بعد زندہ رہے۔ اور شمعون نے آپکو دیکہا۔ اللہ تعالےٰ
نے آپ پر وحی بہیجی اور پہر آپکو آسمان پر اٹھا لیا۔ نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوگئے
جنمین سے بڑے بڑے فرقے تین ہین۔ ایک تو **ملکانیہ** دوسرا **نسطوریہ**
اور تیسرا **یعقوبیہ۔ ملکانیہ** والے متبع ملکا ن کے ہین جو کہ بلاد روم مین ظاہر
ہوا تہا اور بلاد روم پر غالب بہی آیا تہا۔ وہ تثلیث کے قائل ہین اور حضرت مسیحؑ
ناسوت کلی ہین اور قدیم سے قدیم ہین اور دار اور قتل ناسوت اور لاہوت دونون
پر ساتہی ساتہہ واقع ہوئی۔ اُنہون نے اَب اور اِبن ہونے کو اللہ اور مسیح پر اطلاق
کیا۔ **فرقہ نسطوریہ** مقلد ہین نسطورس کے ان لوگون کی عیسائیون مین وہی
حالت ہے جو معتزلہ کی ہم مسلمانون مین۔ یہ لوگ اشراق کے قایل امتزاج کے
قائل نہین۔ انکا عقیدہ ہے کہ قتل اور دار دونون واقعات صرف عالم ناسوت پر
واقع ہوئے۔ اور یعقوبیہ کے فرقے والے قسطنطینیہ کے ایک راہب یعقوب بردعانی
کے مقلد ہین۔ یہ کہتے ہین کہ کلمہ گوشت اور خون سے مبدل ہوگیا اور اسوجہ سے
مسیح الٰہ ہوگئے۔ ابن حزم نے کہا ہے کہ یعقوبیہ فرقہ والے کہتے ہین کہ مسیح
وہی خدا ہین قتل بہی کئے گئے اور دار پر بہی کہینچے گئے۔ اور تین دن تک دنیا
بغیر کسی مدبر اور خدا کے رہی۔ ابن سعد متوفی نے کہا ہو کہ عیسائی مذہب مین بطارقہ کا وہی درجہ ہے

جو اسلام مین ایمہ کا۔ مطران قاضی کو کہتے ہین اور اسا قفہ فتوے دینے والون کو
قسیس قاری کو۔ جاثلیق پیش نماز کو جیسے کہ مسلمانو مین خطب ہوتے ہین۔
شمساسہ سردار اور موذنون کو کہتے ہین۔ انکی نمازون کے اوقات یہ ہین فجر ضحی
عصر۔ ظہر۔ مغرب۔ عشا اور آدہی رات کا وقت جنمین وہ یہود کی اتباع سے اس
زبور کو پڑہتے ہین جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تہی۔ کبہی یہ ایک رکعت
مین پچاش سجدہ تک کرتے ہین اور نماز کے لیئے وضو نہین کرتے اس لیئے
کہ یہودی کہتے ہین کہ اصل تو طہارت قلب کی ہے۔ نصارے کے بڑے
روزے اونچاس ہین۔ پہلا ان دو کو ہوتا ہے جو اس اجتماع مین کہ دوسری شباط
سے دوسری آزار تک ہے۔ اقرب ہو۔ سلطان عما والدین کہتا ہے کہ اس زیادہ صاف
الفاظ مین اس مضمون کو یون کہنا چاہیئے۔ کہ ندیح کو دیکہو جو کانون ثانی کی چہٹی تاریخ کو
ہوتا ہے قمری مہینون مین سے کس مہینہ مین پڑتا ہے پس وہ دو جو کہ آنیوالے مہینہ
کی ستائیسوین تک پڑے وہی ان کے روزون کے آغاز کا زمانہ ہے۔
اگرچہ دوشنبہ ہی کا دن ہو مگر وہ انکے روزون کا پہلا دن ہوگا۔ مین کہتا ہون
ان دونون تشریحون سے اسکی ایک تشریح اور بہی ہے وہ یہ ہے کہ پہلی دو کی
ہوتی ہے بعد سولہوین قمری مہینہ کے جسمین شباط کا مہینہ پڑے ہے۔ یہی انکے روزون کا
آغاز ہے۔ اس زمانہ کو عیسائیون کے مخصوص کرنے کی یہ وجہ ہے کہ وہ اپنے
اعتقادات کے موافق یہ چاہتے ہین کہ اتوار کا دن ان پچاس دنون کا ابتدائی
دن ہو جسکے بعد سے روزون کا آغاز ہوگا تاکہ اسدن کے موافق ہو جائے
جسمین کہ مسیح قبر سے نکلے۔ نصاریٰ کا یہ بہی خیال ہے کہ قیامت بہی اسی
دن ہوگی۔ اور پہلے والے یکشنبہ سے اس یکشنبہ تک آٹھ دن ہوئے
جو کہ عید الشعانین یعنی تسبیح کے نام سے نامزد ہین۔ وہ کہتے ہین کہ مسیح

اسی دن قدس مین داخل ہوئے اوٹنی پر سوار تھے اور انکے پیچھے دن کے لوگ
آپکے استقبال کیلئے وہانکے باشندے نئے ان کے ہاتھون مین زیتون کے پتے تھے
اور آگے آگے ساتھ والے توریت پڑھتے جاتے تھے۔ آپ دو شنبہ سہ شنبہ اور چہار شنبہ
کے دن یہود سے چھپے تھے۔ اسیدن حواریون کے ہاتھ پاؤن دھلوائے
گئے اور آپکے کپڑونسے مسح کیا۔ پھر پنجشنبہ کے روز پھر عید فصح کی پنجشنبہ کے
دن ساتھ روٹی اور شراب کے اور سب ایک جگہہ پر جمع ہوئے۔ پھر جبوقت
جمعہ کی رات آئی تو یہ پہاڑ کیطرف چلے۔ آپکا بڑا شاگرد یہودا جسنے
یہودیون سے تیس درہم رشوت مین لئیے تھے کوشش کرکے آپ کو
سردار یہود کے پاس لیگیا۔ خدانے ایک دوسرے شخص کو آپ کی شکل سے
متشکل کردیا جسطرح کہ ہم پہلے تذکرہ کرچکے ہین۔ اور آپ کو تین ساعت تک
دار پر رکھا اور بعض کہتے ہین کہ چھ ساعت تک۔ ان ساعات کو جمعۃ الصلبوت
کہتے ہین اور آپکے چچازاد بھائی یوسف بخار نے اس قبر مین آپکو دفن کیا
جسکو اسنے خاص اپنے لیئے بنوایا تھا۔ نصاریٰ کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ
اس قبر مین یکشنبہ کی صبح تک رہے اور پھر اس سے نکل گئے اور یہی انکی
بڑی عید کا دن ہے اور اسکے بعد اور عیدین عید حدالحدید۔ سلاقا قیبطلی
قیسطی۔ اور عید الصلیب ہین جنمین سے عید الصلیب بہت مشہور ہے اور
عید میلاد بھی جو کانون اول کی پچیسوین شب کو ہوتی ہے۔ اس امر سے واقف
ہونا چاہیئے کہ انجیل مین حضرت مسیح کے اخبار ہین ولادت سے اسوقت تک کے
جب کہ وہ آسمان پر اٹھا لیئے گئے۔ انجیل مین چار کتابین انکے اصحاب کے نام
سے ہین ایک تو متی فلسطین مین عبرانی زبان مین دوسری مرقوش بلاد روم
مین رومی زبان مین۔ تیسری لوقا اسکندریہ مین یونانی زبان مین اور چوتھی

بافسیس مین بھی یونانی زبان مین ہے۔ نصرانی شرع مین اور روزے بھی ہین صوم سلخئین۔ صوم سوی۔ صوم عذاری جو تین دن کا ہوتا ہے ان تین دنون کا پہلا روز دوشنبہ کا ہوتا ہے جو قربانی کے دن سے ملا ہوا ہے۔ عیسائی مذہب مین اور ایمتین بھی داخل ہوئین جنمین سے ایک تو روم والے ہین جو بنو اصفر کہلائے جاتے ہین انکا سلسلۂ نسب یہ ہے روم بن عیص بن اسحٰق سے پہلے انکا مذہب صابئیہ تھا یہانتک کہ قسطنطین نصرانی ہوگیا اور اسی کے ساتھ اہل روم عیسائی ہوگئے۔ دوسرے **ارمنی** لوگ ہین اور انکے شہر آرمینیہ ہین۔ ان شہرون مین سب سے اچھا شہر اخلاط ہے جب یہ بادشاہون کے قبضہ مین آیا اور وہان کے باشندے رعیت کی حیثیت مین ہوکر سوس مصیصہ اور کرسی مین پھیل گئے تو انپر سیس فرمانروا ہوا تیسرے **کرج** والے انکے شہر اخلاط کے قرب جوار مین واقع ہین جو خلیج قسطنطینہ سے شروع ہوکر شمال کیطرف پھیلتے چلے گئے ہین۔ ان لوگون کی بہت بڑی جماعت ہے یہ تباہ کار لوگون کی اصلاح کرتے ہین اور بیت المال انمین محفوظ رہتا ہے جو میراث مین مرد اور عورت کو ملتا ہے۔ چوتھے **جرکس** ہین۔ یہ لوگ بحر نیطش کے شرقی جانب کو آباد ہین یہ بہت کم مایہ لوگ ہین جو عیش اور آرام سے بسر نہین کرسکتے۔ پانچوین **روس** چھٹے **بلغار** مین بلغاریونمین سے ایک جماعت مسلمان بھی ہوگئی ساتوین **المان**۔ آٹھوین **برجان** نوین **فرنخ** فرانسیسیون کے اصلی شہر **فرنجہ** ہے جو جزیرہ اندلس کے قرب وجوار مین ہے۔ یہ فرنجہ کے اکثر شہرون پر غالب آگئے۔ بحر روم مین انکے بہت سے مشہور جزیرے ہین جنمین سے صقلیہ۔ قبرس۔ اقریطش ہین۔ دسوین اہل **جینوا** ہین یہ لوگ منسوب ہین جنوہ کیطرف۔ جنوہ (جینوا) ایک بہت بڑا شہر ہے جو قسطنطینیہ کے مغرب جانب واقع ہے۔ گیارہوین **بنادقہ**

ہین۔ یہ اپنے ملک شہر بندقیہ کیطرف منسوب ہین انکا بہت بڑا شہر رومیہ ہے جو جنیوا کے مغربی سمت کو ہے اور بندقیہ دار الخلافت ہے۔ جو البابا کے نام سے مشہور ہے۔ نصاریٰ مین سے جلالقہ بہی ہین۔ یہ فرنگ سے بہی زیادہ سخت ہین۔ یہ اپنے کپڑون کو دہوتے نہین ہین یہانتک کہ وہ بدنون ہین پر پہٹ جاتے ہین اور پرانے ہوجاتے ہین۔ وہ ایک دوسرون کے گہرون کے اندر بلا اجازت چلے جاتے ہین اور انکی حالت بالکل چوپاؤن سے ملتی ہوتی ہے۔ انکے بڑے بڑے شہر شمالی اندلس کیطرف ہین۔ باشغردیہ بہی انہین مین سے ہین جو المان اور فرنگ کے شہرون مین رہتے ہین۔ یہ لوگ فسادی ہوتی ہین اور انکے اخلاق برے۔ ان مین مسلمان بہی آباد ہین۔

ہنود

انہین سے باسویہ فرقہ والے آگ کی بہت تعظیم کرتے ہین اور زنا کو جائز گائے کو سجدہ کرتے ہین انہین سے ایک فرقہ بہودیہ ہے کہ جو کسی چیز سے کراہیت نہین کرتے ہین اور بدن پر بہبوت ملتے ہین۔ یہ بیبیون کے نکاح کو اور مال جمع کرنیکو حرام سمجہتے ہین انہین سے آفتاب پرست (سورج بنسی) ماہتاب پرست (چندر بنسی) بت پرست۔ آتش پرست۔ آب پرست اور براہمہ (برہمن) ہین۔ برہمنونکا علم ہیئت و نجوم اہل روم اور عجم کے منجمونکے اصول کے خلاف ہے۔ انکے نجومی احکامات کو ایک سیارہ سے کچہہ تعلق نہین رکہتے ہین بلکہ ثوابت کے اتصال پر ہوتا ہے اور کی یہ بہت عظمت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ ایک متوسط چیز ہے درمیان محسوس اور معقول کے۔ یہ فکر کو محسوسات کیطرف سے یہانتک پہیرتے ہین کہ کثرت ریاضت اور مجاہدات کیوجہ سے انہین ایسی اشراقی قوت پیدا ہوجاتی ہے کہ غیب کی باتین انپر ظاہر ہوجاتی ہین اور نبوت سے منکر ہین۔ انہین سے ایک فرقہ ایسا ہے کہ آگ کے قریب ہوتے ہوتے آگ مین گر پڑتے ہین اور پانی مین

ڈوب مرتے ہین علی الخصوص نہر گنگ (گنگا) مین یہ اسکے پانی کو اسی طرح متبرک سمجھتے ہین جسطرح زمزم کے پانی کو مسلمان۔ نہر گنگ ایک بڑی نہر ہے اور اسکا پانی بہت تیزی کے ساتھ بہتا ہے۔ ہندؤن کے بہت سے شہر ہین انمین سے ملتکر ہے جو دریاے لان پر واقع ہے۔ یہ انکے اُن بڑے شہرون مین سے ہے جو اسلامی شہرون کے قریب ہے۔ دہی شہر ہے۔ جسپر محمود بن سبکتگین نے فوجکشی کی تھی اور ملک قنوج بھی انھین مین سے ہے۔ یہان ایسے ایسے بت ہین کہ جنکی پرستش نسلاً بعد نسل ہوتی آئی ہے اور وہ لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ یہ بت دو سو ہزار برس سے پرستش کئے جاتے ہین۔ انھین مین سے مملکت قمار کی ہے جسکی طرف عود قماری منسوب ہے۔ یہان کے لوگ زنا کو حرام سمجھتے ہین۔ اور انھین مین سے مملکت بنارس کی ہے۔

سندہی

یہ لوگ ہند کے غربی حصہ مین آباد ہین۔ اسکے دو حصے ہین ایک حصہ تو شہرون لان۔ منصورہ اور دیبل مین ہے اور مسلمان یہان زیادہ آباد ہین اور دوسرا حصہ بلاد نسہیر مین ہے۔ یہان کے باشندے بتون کی پرستش کرتے ہین اور کل سندہ کو زنبیل کہتے ہین۔

سوڈانی

یہ حام کی اولاد مین ہین۔ یہان مختلف مذاہب کے لوگ ہین۔ بعض مجوسی ہین بعض سانپون کی پرستش کرتے ہین اور بعض بت پرست۔ جالینوس نے کہا ہے کہ دس صفتین انکے ساتھ مخصوص ہین گھونگروالے بال۔ ہلکی داڑہی۔

گہلے اور زیادہ پہیلے ہوئے نتہنے۔ موٹے ہونہٹہ۔ تیز دانت۔ نرم جلد۔ سیاہ رنگ۔ کہرکہرے ٹخنے۔ طویل الزکر۔ اور عیاش۔

انہین مین سے حبشی بہی ہین اور انکے شہر حجاز کے مقابلہ مین آمنے سامنے واقع ہین اور دونون کے درمیان مین دریا بہ رہا ہے اسکی جنوبی حدبندی زیلع نے کردی ہے اور شمالی سمت کو نوبہ واقع ہے وہ لقمان حکیم بہی انہین مین سے تہا جو داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین تہا اور بلال بن حمامہ اور ذوالنون مصری بہی۔ انہین مین سے بجاۃ ہین۔ یہ بہت سیاہ رنگ کے ہوتے ہین ننگے رہتے ہین۔ بتون کی پرستش کرتے ہین انکا ملک بہت زرخیز ہے اور یہان سونے کے کانین بہی ہین۔ یہ لوگ حبشہ کے بالائی حصہ مین جنوب کیطرف نیل پر آباد ہین۔ سوڈان کے بڑے شہرونمین سب سے بڑا شہر غانہ ہے جو جنوب مغرب کیطرف انتہائی گوشہ پر سجلماسہ کے بعد کچہہ تہوڑے فاصلہ پر آباد ہے جو منتہاے مغرب یا مغرب الاقصیٰ مین واقع ہے۔ یہان کی منزلون مین سے ایک منزل بارہ دن کی ہے جسمین پانی کا کہین نشان نہین ان منزلون مین تجارتی اشیاء مین سے انجیر۔ نمک تابنا فروخت کے لیئے لایا جاتا ہے اور وہان سے بجز معدنی سونے کے اور کوئی چیز باہر نہین جاتی ہے۔ سوڈان مین نرم خاک کے ایسے ٹیلے اور پشتے ہین جو سوڈان کو چہپائی ہوئے ہین اور سوڈان کے شہرونمین شترگاؤ پائے جاتے ہین۔ سوڈانیونمین سے زنگی بہی ہین یہ سب سوڈانیون سے زیادہ کالے ہوتے ہین۔ انہین مین سے ایک گردہ تکرور نامی ہے جو مغربی نیل پر اپنی بود و باش رکہتے ہین۔

؎ یہ ایک گردہ کا نام ہے جو نیل مصر کے داہنی طرف مشرق و مغرب کے مابین مین بود و باش رکہتے ہین ۱۲ مروج الذہب۔

چینی

یہ چین کے رہنے والے ہین اور انکے شہر بہت وسیع ہین جنکا عرض جنوب مین دریاے چین سے یاجوج ماجوج کی دیوار تک ہے اور چند اقلیمین انمین شامل ہین یہان کے باشندون مین عدل بہی ہے۔ سیاست بہی۔ عقل بہی اور یہ بہت بڑے کاریگر ہوتے ہین۔ پستہ قد۔ چوڑے منہ۔ اور بڑے بڑے سر۔ ہوتے ہین۔ انمین بت پرست بہی ہین۔ آفتاب اور ماہتاب کی پرستش کرنیوالے اور مجوسی بہی۔ انکا بہت بڑا شہر حمدان اور چین ہے۔ چین کی عمارات بہت اچہی ہین اور بحر محیط کے اسطرف اس سے بڑا اور کوئی شہر نہین ہے۔

شامی

یہ بنو کنعان ہین جو شام مین رہتے ہین۔ شام اسوجہ سے کہتے ہین کہ سام بن نوح نے یہان سکونت اختیار کی تہی۔ عبرانی تلفظ مین سام کو شام کہتے ہین۔ یہ شام مین اسوقت آئے تہے جبکہ بنی آدمؑ کی زبانین آپسمین لڑکر جُدا جُدا ہوگئی تہین ان کنعان کے بابت بعض کہتے ہین کہ یہ ان لوگون مین سے تہے جنہون نے قلعہ کے بنانے مین بہت کچہہ خرچ کیا تہا اور وہ کنعان بن ماریع ابن حام ہین۔ یہ اصطلاح خاص ہے کہ کنعان کے ہر بادشاہ کو جالوت کہتے ہین یہانتک کہ داؤد نے جالوت کو قتل کیا اس جالوت کا نام کیلاذ تہا۔

بربری

صحیح یہ امر ہے کہ بنو کنعان مین سے یہ وہ گروہ ہے کہ جالوت کی قتل کے بعد مغرب کی طرف آباد ہوئے اُنکے بہت سے قبیلے ہو گئے جنمین سے ایک کتانہ ہے جنہون نے دولت فاطمئین مین عبداللہ شیعی کے ہمراہ قیام کیا۔ انہین مین سے صنہاجہ سلاطین افریقہ بہی ہین۔ انہین مین سے زناتہ سلاطین فارس تلمسان اور سلجماسہ بہی ہین۔ اور انہین مین سے وہ مصامدہ بہی ہین جو کہ مہدی محمد بن تومرت کی مدد کے لیئے اُٹھکہڑے ہوئے تہے۔ اور جنکی مدد سے عبدالمومن اور اسکے بیٹے عرب پر قابض ہوئے۔ انہین سے بزعواطہ اور بربر جنگلون کے رہنے مین عرب کیطرح ہین اور انکی زبان عربی نہین ہے۔

عادی

قوم عاد اولاد بن عوص بن ارم بن سام سے ہین۔ اختلاف السنہ کے بعد سے یہ حضر موت مین آکر قیام پذیر ہوئے۔ انکے شہرون کو احقاف کہتے ہین جو یمن اور بلاد عمان سے ملے ہوئے ہین۔ یہان کے باشندے بہت قد آور ہوتے ہین اور متکبر

عملیقی

یہ عملیق بن لاوذ بن سام کی اولاد مین ہین۔ جب اولاد آدم مین اختلاف السنہ پیدا ہو گیا تو یہ صنعاء یمن مین خیمہ زن ہوئے۔ وہان سے حرم پہونچکر ان لوگون کو ہلاک کیا جوان سے گرم پیکار ہوئے۔ انہین لوگونمین کا ایک گروہ شام مین تہا جن سے حضرت یوشع اور موسیٰ علیہما السلام لڑے تہے اور انکو نیست و نابود کر دیا تہا۔ انہین سے ایک جماعت حجاز اور خیبر مین تہی موسیٰ علیہ السلام نے ایک لشکر انکی قتل کے لیئے بہیجا۔ اسس لڑائی مین ابن ملکہم۔ اور شام مین وہ اسوقت

آئے جبکہ حضرت موسیٰ کا انتقال ہوا تھا۔ اسموقع پر بنی اسرائیل نے ان سے کہا۔ تمنے حضرت موسیٰؑ کی مخالفت کی ہی تمکو یہان ٹھیرنے کی اجازت نہین۔ اور مجبور ہوکر خیبر کو چلے گئے۔ یہود بھی اوس اور خزرج کے خلفا بنکر انکے ہمراہ گئے یہانتک کہ اسلام کا ظہور ہوا۔ اور خدا ہی توفیق دینے والا ہے

دوسرا حصّہ

اب ہم دوسرے حصّہ کا ذکر چھیڑتے ہین اور اسکا آغاز ان ضروری اذکار سے کرتا ہون جو رسول اللہ علیہ وسلم کے ہجرت سے پیشتر واقع ہوئے ہین۔

عبدالمطلب کے دس صاحبزادہ اور چھ صاحبزادیان حسب تفصیل ذیل ہوئین۔ عباس[1] حمزہ[2]۔ عبداللہ[3]۔ ابوطالب[4]۔ زبیر[5]۔ حرث[6]۔ جحل[7] مقوم[8]۔ ضرار[9] اور ابولہب[10] صفیہ[11] ام حکیم البیضا[12] عاتکہ[13]۔ امیمہ[14]۔ اروی[15] اور برّہ[16]۔ عبدالمطلب کو خواب مین خدا کیطرف سے چاہ زمزم کھودنے کا حکم ہوا۔ اس لیئے کہ قبیلہ جرہم نے جب کہ وہ وہان سے نکل گئے تھے اسکو پاٹدیا تھا۔ عبدالمطلب کو اسکے کھودنے مین وقت اور سختی معلوم ہوئی تو انہون نے اس امر کی نذر مانی کہ اگر انکے دس بیٹے ہون جو انکو ایسے کامون مین مددین تو وہ انمین سے ایک کو خدا کی راہ مین خانہ کعبہ پر قربانی چڑھائینگے جب انکی تمنا کے موافق خدا نے انکو دس بیٹے عطا کیئے اور قداح[1] ڈالے گئے تو یہ قداح عبداللہ کے نام نکلا۔ چونکہ عبداللہ قریش کو محبوب تھے اسوجہ سے انہون نے

---

[1] یعنی قرعہ اندازی۔ زبان جاہلیت مین ہبل کے پاس قرعہ ڈالا جاتا تھا۔ ہبل اسوقت کعبہ کے اندر ایک کنوین پر نصب تھا۔ سات قداح یہان رکھے رہتے تھے ایک پر عقل۔ دوسرے پر دیت تیسرے پر ملصق چوتھے پر منکم۔ پانچوین پر غیر منکم چھٹے پر میاہ ساتوین پر لا لکھا ہوا تھا۔ پہلے ایک اونٹ کی قربانی چڑھائی جاتی تھی سو درہم مالک قداح کو نذر مین دیئے جاتے تھے اور سب قداح انمین ملا کر رکھتے تھے اور یہ دعا پڑھی جاتی تھی یا الٰہنا ھذا فلان بن فلانۃ قد اردنا بہ کذا وکذا فاخرج الحق فیہ ۱۲ ناسخ التواریخ۔

کہا خدا کی قسم ہم ایسا اسوقت تک ایسا نکرینگے جبتک کہ ہم اس مسلۂ مین استفتار نہ لے لین" قریش مین ایک دراز گردن عورت تہی جسکے سامنے یہ معاملہ پیش کیا گیا تو اسنے پوچہا کہ تم اسکی دیت مین کسقدر دیسکتے ہو جسکے جواب مین قریشیون نے کہا "دس اونٹ" اس عورت نے کہا "اچہا دس اونٹون پر قداح ڈالے جائین اور پہر بہی اگر عبداللہ ہی کے نام قرعہ نکلے تو دس دس اونٹ بڑہاتے جاؤ" چنانچہ ایسا ہی کیا گیا حتی کہ جب تنلو اونٹ تک تعداد پہونچ گئی تو قداح اونٹون کے نام پڑے اور ایک مرتبہ نہین بلکہ دو بار - اور جب تک وہ عورت کعبہ مین رہی کسی نے اس سے گردنکشی نہین کی - عبداللہ کا عقد وہب کی صاحبزادی آمنہ سے ہوا - وہب عبدمناف کے بیٹے تہے جو کہ قبیلہ بنی زہرہ کے سردار تہے - اور بیوی آمنہ بنی آدم کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حاملہ ہوئین - آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ مجہکو حمل کا کوئی ثقل محسوس نہین ہوا اور مین نے خواب مین دیکہا کہ ایک نور نے مجہسے نکلکر ساری دنیا کو نورانی کردیا - عبداللہ لیمتار کیطرف گئے ہوئے تہے کہ یثرب (مدینہ) مین آپ کا انتقال ہوگیا آپ نے اپنے ترکہ مین پانچ اونٹ اور ایک حبشیہ لونڈی چہوڑی جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی ولادت کے وقت گود مین لیا تہا اسکا نام برکہ تہا اور کنیت ام ایمن - ہاتف غیبی نے حضرت آمنہ کو ندا دی کہ "تو اس امت کے سردار کی حاملہ ہے - جب وہ زمین پر قدم رکہین تو انکا نام محمد رکہنا اور یہ کہنا کہ ہر حاسد کے حسد بہری نظر سے اسکو خدائے واحد کی حمایت سونپتی ہون" حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ - آنکہون مین سرمہ لگا ہوا اور مسرور بارہوین ربیع الاول کی رات مین پیدا ہوئے - فیل کا واقعہ نصف محرم ۸۸۱ سکندری مین ہوا تہا جس شب مین آپکی ولادت ہوئی اسی شب مین ایوان کسریٰ ہل گیا - اس کے ۱۴ کنگرے زمین پر گر پڑے - فارس کے وہ آتشکدے ٹہنڈے ہو گئے جو

ہزار برس سے گرم تھے۔ بحیرہ ساوہ خشک ہوگیا اور عجم کے قاضی موبذان نے خواب دیکھا کہ سخت اونٹوں نے عربی گھوڑون پر غلبہ حاصل کر لیا اور وہ دجلہ سے عبور کر کے اسکے شہرون مین پہیل گئے۔ صبح کو جب شکست ایوان کا حال کہنے کے لیے نوشیروان نے موبذان کو بلایا تو اسنے اپنا شب کا خواب بیان کیا۔ اور کہا کہ شاید عرب کیطرف سے کوئی نئی بات پیدا ہو گی۔ کسرے نے لغمان بن منذر کے نام حکم بھیجا کہ عرب کا کوئی عالم اسکے حضور مین بہیجا جائے۔ لغمان نے عبدالمسیح بن عمرو غسانی کو اسکے حضور مین بھیجا اور نوشیروان نے اپنا خواب اس سے بیان کیا تو عبدالمسیح نے عاجزانہ اس امر کا اظہار کیا کہ اسکی تعبیر میرا چچا سطیح بیان کر سکتا ہے جو شام مین ہے۔ کسریٰ نے اسکو شام بھیجا اور جب سطیح کے پاس عبدالمسیح پہونچا ہے تو وہ اپنی زندگی کی آخری سانسین لے رہا تھا۔ عبدالمسیح نے یہ اشعار پڑھے ہے

اصم ام یسمع غطریف الیمن	ام فاذ فازلم بہ شاو العنن
یا فاضل الخطة اعیت من ومن	وکاشف الکربة عن وجہ الغضن
اتاک شیخ الحی من آل سنن	وامہ من آل ذئب بن حجن
رسول قیل العجم یسری با سنن	لا یرھب الرعد ولا ریب الزمن
تجوب بی الارض علنداة شجن	ترفعنی وجنا وتھوی بی وجن

ان اشعار کو سنتے ہی سطیح نے آنکھین کھولدین اور کہا۔ عبدالمسیح سطیح کے پاس ایسے اونٹ پر سوار ہو کر آیا ہے جو اب رفتار سے عاجز ہے۔ اور سطیح قبر مین جانے کے

یمن کا سردار بہرا ہو گیا ہے یا سنتا ہے۔ یا مر گیا ہے اور موت اسپر طاری ہو گئی ہے۔ اے فاضل اور حاکم امر عظیم کے کہ جسنے متحیر کر دیا ہے۔ اور اے اوٹھانیوالے پردہ رنج و غم کے اس شخص کے چہرہ سے کہ جو غم سے دل شکستہ ہے۔ تیرے پاس وہ شخص آیا ہے جو خاندان سنن سے ہے اور اسکی مان آل ذیب بن حجن سے ہے۔ وہ بھیجا ہوا بادشاہ عجم کا ہے جو راہ دور دراز سے آیا ہے جسنے رعد اور آفات زمانہ کا کچھ بھی خیال نہین کیا جو اسکو راہ مین عارض ہوئین ۱۲

لیئے تیار ہے عبدالمسیح کو بنی ساسان کے (نوشیروان) بادشاہ نے بھیجا ہے اس لیئے کہ اسکے ایوان مین تزلزل پیدا ہوگیا ہے اور فارس کے آتشکدے ٹھنڈے ہوگئے ہین۔ موبذان نے خواب دیکھا ہے کہ سرکش اونٹ عربی گھوڑون کو کھینچتے ہوئے دجلہ سے گذر گیئے اور تمام فارس مین پھیل گئے۔ اے عبدالمسیح جب تلاوت (قرآن پڑھنے) کی کثرت ہوگی۔ صاحب عصا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ظاہر ہون۔ وادی سماوہ بہنے لگے۔ دریاچہ سماوہ خشک ہوجائے اور آتشکدے سرد ہوجائین۔ تو اسوقت بابل اہل فارس کے لیئے اور شام سطیح کے لیئے ٹھیرنے کی جگہہ نہین رہیگی بنی ساسان کے مرد اور عورتون سے اسیقدر سلطنت کرینگے جسقدر کہ کنگرے گرے ہین اور جو کچھ پیش آنیوالا ہے ضرور پیش آئے گا" اور اسقدر کہنے کے بعد سطیح مرگیا۔ عبدالمسیح نے واپس آکر جب یہ حالات نوشیروان سے بیان کئے تو اسنے کہا "جب میرے خاندان سے ابھی چودہ فرمانروان ہونگے تو اسوقت تک بہت سی باتین ہوجاینگی" ان چودہ مین سے دس بادشاہ تو چار ہی برس مین ختم ہوگیئے جیساکہ ہمنے پہلے تذکرہ کیا ہے۔

سب سے پہلے جس مرضعہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودہ پلایا وہ آپکے چچا ابولہب کی لونڈی ثوبیہ تھی۔ اسکا شیرخوار بچہ مسروح تھا۔ ثوبیہ نے اسی مسروح کے دودہ کو حمزہ اور اباسلمہ بن عبدالاسد کو بھی پلایا۔ جب دودہ پلانیوالیان مکہ مین پہونچی تو حلیمہ نے جوابی ذویب سعدیہ کی بیٹی تھین جناب رسالتماب کو لیا اور آپکو لیئے بنی سعد کے بادیہ مین جب پہونچی ہین تو بہت سی ایسی خیر و برکتین دیکھین جو آپکے معجزات مین سے تھین۔ جب آپ ذرا بڑے ہوئے ایک دن حلیمہ کے بکریان چرانے والے بیٹون کے ہمراہ گئے تھے کہ حلیمہ کے بیٹے نے واپس آکر کہا "میرے قریشی بھائی کو دو آدمیون نے پکڑکر انکا پیٹ چاک کردیا" یہ سنتے ہی حلیمہ

۹۱ اور انکا خاوند دونون دوڑتے اسطرف گئے اور دیکھا کہ آپ کہڑے ہین۔ آپ نے کہا
دو آدمی آئے انہون نے میرے پیٹ کو چاک کیا میرے پیٹ کے اندر سے ایک
چیز نکالکر ان دونون نے کہا ھذا حظ الشیطان منک یعنی یہ نصیبہ شیطان کا تہا آپکے
پاس۔ اسوقعہ کے بعد حلیمہ نے آپکو آپکی والدہ آمنہ کے پاس پہنچا دیا۔ آپکے وہ بہائی جنکو حلیمہ نے
دودہ پلایا تہا یہ ہین عبداللہ انیسہ اور جذامہ ہین جنکو شیما کہتے ہین انکے باپ حرث بن عبدالعزے تہے
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہ برس کے ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے ابوا کی
مقام پر جو مابین مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے ہے انتقال فرمایا۔ اور آپ کی کفالت
آپکے دادا عبدالمطلب نے کی۔ آٹہوین برس کے سن مین آپکے دادا عبدالمطلب کا بہی
انتقال ہوا اور آپکے چچا ابو طالب آپکے کفیل بنے۔ جب تیرہ برس کے ہوئے سن مین آپ اپنے
چچا ابو طالب کے ہمراہ تاجرانہ شام مین وارد ہوئے اور راہب بصری نے آپ کو دیکہا
تو اسنے ابو طالب سے کہا کہ ان صاحبزادہ کو لیکر واپس جائیے اور یہودیون سے انکو
محفوظ رکہئے عنقریب یہ بہت مرتبہ کا ایک شخص ہوگا۔ آپکا شباب مروت صداقت
اور عفت کا بہت سرمایہ لیکر آیا۔ آپ اپنے چچون کے ہمراہ جنگ فجار مین جب
شریک ہوئے ہین تو آپ کا سن شریف ۱۴ برس کا تہا۔ جنگ فجار اسوجہ سے
اسکا نام رکہا گیا کہ خانہ کعبہ کی اسمین بیحرمتی کیگئی تہی اور بالآخر قریش کو فتح نصیب ہوئی
خدیجہ بنت خویلد نے آپکو اپنے غلام میسرہ کے ہمراہ جب تجارت کیلئے شام کیطرف بہیجا تہا آپکو
بہیجنا چاہا اور آپنے اسکو منظور بہی کیا۔ جب آنحضرت اس سفر سے واپس تشریف
لائے تو میسرہ سے آپکے وہ کرامات جو اسنے اس سفر مین دیکہے تہے اور ان دو
فرشتونکا حال جو دہوپ مین آپپر سایہ کیئے رہتے تہے سنکر خدیجہ نے آپکے ساتہ اپنے عقد کی
خواہش کی اور خواستگاری بہی۔ یہ عقد ہوگیا اور بیس روز تک صبح کے وقت صدقہ
بٹتا رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن شریف اسوقت مین ۲۵ برس کا تہا اور حضرت خدیجہ

کی عمر چالیس برس کی اس سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی عقد نہین ہوا تہا اور نہ حضرت خدیجہ کے عقد کے بعد انکی حیات مین آپنے کوئی عقد فرمایا۔ جناب رسالتمآب کی کل اولاد ان آپ ہی کے بطن سے تہین بجز صاحبزادہ ابرہیم کے جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تہے بجسنر حضرت عائشہ کے آپنے اور کسی باکتخدا بیوی سے عقد نہین فرمایا۔ حضرت عائشہ کے بطن سے حضرت قاسم پہر طیب پیدا ہوئے پہر طاہر بعض کہتے ہین کہ یہ دونون نام حضرت عبداللہ کے ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے بیشتر انتقال فرما گئے تہے۔ بی بی رقیہ۔ پہر حضرت زینب پہر ام کلثوم پہر حضرت فاطمہ ہوئین جنہون نے آنکھ کہولکر اسلام ہی کو دیکہا اور کعبہ شریف سے مدینہ منورہ کو ہجرت بہی کر گئین۔ زینب اور انکے خاوند ابوالعاص مین بوجہ زینب کے اسلام اور ابوالعاص کے غیر مسلم ہونے کے آپنے علیحدگی کردی اور جب ابوالعاص مشرف باسلام ہوگئے تو پہر زینب سابق ہی کے نکاح پر انکو دیدیگئین۔

جب سن شریف رسالتمآب کا پینتیس سال کو پہونچا اور تجدید کعبہ کے وقت حجر اسود رکہنے کے لیئے قریش مین اسقدر جہگڑا پڑ گیا کہ اہل قریش نے قتل کے لیئے اپنے ہاتہ خون سے رنگین کر لیئے اور مرنے پر کمر بستہ ہوگیے تو اہل قریش کے بڑے سردار ابوامیہ بن مغیرہ نے کہا "اے گروہ قریش اس جہگڑے رفع کرنے کے لیئے تم اس شخص کو حکم بناؤ جو حرم مین آج سب سے پہلے داخل ہو جسکو سب نے قبول کیا۔ سب سے پہلے آج جو حرم مین داخل ہوا وہ رسول اللہ علیہ وسلم تہے آپ کو دیکہتے ہی سب کہنے لگے "یہ محمد ہین ہم سب ان سے راضی ہین" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر منگائی اسمین حجر اسود کو رکہکہ آپنے فرمایا "ہر قبیلہ کا آدمی اس چادر کا کنارا تہام لے" اسی حیثیت سے سنگ اسود کو اس جگہہ تک لیگئے جہان اسکا نصب کرنا منظور تہا۔ حجر اسود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک

سے اٹھا کر اس جگہہ پر نصب فرما دیا۔
جب آپ چالیس برس کے ہوئے تو اللہ جلشانہ نے آپکو **رسالت** کا خلعت پہنا کر اپنی ساری مخلوقات کی ہدایت کے لیئے ایک ایسی شریعت کے ساتھہ بہیجا جو سابق کی شریعتون کی ناسخ تہی غار حرا مین آپ پر فرشتہ نازل ہوا کوئی سنگریزہ اور ڈہیلا ایسا نہ تہا کہ جسکے پاس سے آپ گذرتے ہون اور وہ آپسے یہ نہ کہتا ہو السلام علیک یا رسول اللہ سب سے پہلے آدمیون مین سے جس کسی نے اسلام قبول کیا وہ حضرت خدیجہ تہین۔ پہر حضرت علیؓ جنکی عمر اسوقت دس برس کی تہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کے اسوقت سے ضامن اور کفیل ہو گئے تہے جب سے کہ قریش مین ایک پڑنیوالے قحط کیوجہ سے ابو طالب نے کثرت اہل وعیال کی شکایت کی تہی۔ پہر زید ابن حارثہ کو آپنے خرید فرما کر آزاد کر دیا اور بعض کہتے ہین کہ حضرت خدیجہ نے آپکو بخشدیا تہا۔ زید مذکور اپنے باپ حارثہ کلبی سے خرید اگیا تہا اور اسوقت اسکے باپنے یہ اشعار پڑہے تہے ؎

بکیت علی زید ولم ادر ما فعل	احی یرجی ام اتی دونه الاجل
تذکرنیه الشمس عند طلوعها	ویعرض ذکراه اذا قارب الطفل
وان هبت الاریاح هیجن ذکره	فیا طول ما حزنی علیه ویا وجل

اسواقعہ کے بعد حارث کلبی جب اپنے بیٹے زید سے ملا ہے تو اسنے بہی اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کلمہ خیر سے مخاطب فرمایا۔ اور حارثہ نے بہی آپکو برگزیدہ خدا یقین کیا۔ زید کے اسلام لانے کے بعد **ابو بکر صدیق** رضی اللہ عنہ

زید پر مین بہت ہی رویا اور اسکی مجہکو خبر نہین کہ اسپر کیا گذری	وہ زندہ بہی ہے یا موت اسکے پاس پہونچ گئی
آفتاب جب نکلتا ہے تو اسکی یاد مجہکو دلا دیتا ہے	اور جب کسی بچہ کو مین دیکہہ لیتا ہون تو بے اختیار اسکی یاد آجاتی ہے
ہوا کے چلنے والے جہوکے آکر اسکی یاد مجہکو دلا دیتے ہین	افسوس ہے میرے طول حزن اور میرے درازی ترس پر

نے اسلام قبول کیا اور بعض کہتے ہین کہ سب سے پہلے آپ ہی مشرف باسلام ہوئے
آپ کا نام عبداللہ بن عثمان ہے اور لقب عتیق۔ پہر آپ کی دعا سے ابوبکر عثمان
ابن عفان۔ عبدالرحمن ابن عوف۔ سعد ابن ابی وقاص۔ زبیر ابن عوام۔ طلحہ بن
عبیداللہ مسلمان ہوئے پہر ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ ابن الجراح۔ عبیدہ بن حرث
سعید ابن زید عبداللہ بن مسعود۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم مشرف باسلام ہوئے۔
تین برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام کیطرف دعوت کرنا مخفی طور
پر رہا پہر اسکے بعد علانیہ دعوت اسلام ہونے لگی۔ قریش کو آپ سے ابہی کوئی علانیہ
خاص مخالفت نہ تہی بجز اسکے کہ قریش مین سے بعض آپکی باتون کی تصدیق بہی کرتے
تہے اور بعض تکذیب۔ مگر جب اہل قریش کے معبودونمین عیب بتایا گیا اور
انکی پرستش کرنیوالے گمراہی کی طرف منسوب کیئے گئے تو پہر قریش نے بہی اپنی
اس مخالفت اور دشمنی کا اظہار کیا جو آپ کی طرف سے انکے بطونمین تہی۔ سب نے
آپ پر نرغہ کیا جسکو کہ حضرت کے چچا ابوطالب نے بازرکہا۔ اسپر سرداران قریش مین سے
عتبہ۔ شیبہ۔ ربیعہ کے دونون بیٹے۔ ابن عبد مناف۔ ابوسفیان بن امیہ بن
عبد شمس۔ ابوالبختری ابن ہشام۔ اسود بن مطلب۔ ابوجہل۔ بنیہ اور منبیہ پسران حجاج
عاص بن وائل حضرت کے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور کہا "اے ابوطالب!
تمہارے بہتیجے نے ہمارے دین پر عیب لگایا۔ ہمارے گروہ کو اسنے بیوقوف
احمق بنایا اسنے ہمارے بزرگون کو گمراہ بتایا۔ منع کردیجیئے یا پہر ہم اور
وہ اچہی طرح سمجھ لینگے" جنکو بطائف الحیل ابوطالب نے اسوقت توٹال دیا مگر پہر وہ
لوگ شر پر آمادہ ہوگئے اور اب یہ طریقہ انہون نے اختیار کیا جس قبیلہ کا کوئی
شخص اسلام قبول کرتا تہا اس قبیلہ کے لوگ اسکو طرح طرح کی سخت تکلیفین
دیتے تہے۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر تہے کہ اس

طرف سے ابوجہل کا گذر ہوا اور آپکو وہان تنہا پاکر اسنے گالیان دین۔ جسکا آپ
نے کوئی جواب نہین دیا۔ اسوقت آپکے چچا حمزہ قنص مین تھے۔ جب وہ سفر سے
واپس آئے اور یہ خبر انکے کانون تک پہونچی تو وہ بہت ہی پر غضب ہوکر ابوجہل
کے پاس گئے اور کمان سے اسکو ایسا مارا کہ ابوجہل کا سر پھٹ گیا اور اسطرح
کہنے لگے کہ "تو محمدؐ کو کیا گالیان دیتا ہے؟ کیا تو نہین جانتا کہ مین انکے دین پر ہون اور
انکے اسلام نے مجھپر قبضہ کرلیا ہے" جس سے اسلام کی عزت ہوئی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو تقویت حاصل ہوئی۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت تر دشمنون مین
سے تھے۔ ایک روز وہ تلوار ہاتھ مین لیکر اس ارادہ سے چلے کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرین۔ نعیم بن عبداللہ بن نحام انکو ملے اور کہا کہ تم عبدمناف مین
سے ایک کو بھی اس قابل نچھوڑ نا کہ وہ زمین پر چلے یعنی مار ڈالنا لیکن پہلے تم اپنی
بہن اور اپنے چچا کے بیٹے سعید بن زید اور خباب کو تو منع کرلو جو خیر سے مسلمان بھی
ہو چکے ہین۔ یہ سنتے ہی عمرؓ انکے قتل کرنے کے لیئے واپس ہوئے۔
جب یہ قریب پہونچے ہین تو ان لوگون کو سورہ طہ کی تلاوت کرتے پایا اور سورہ طہ
کو سنتے ہی بے اختیار انکی زبان سے نکلا "ما احسن ھذا" کیسا پیارا کلام ہے۔
اور وہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسطرح دعا فرمائی "اے میرے اللہ عمر بن الخطاب یا الحکم بن ہشام
(ابوجہل) کے مسلمان ہونے سے اسلام کی عزت بڑھا" یہ دعا آپ کی مقبول
ہوئی اور اللہ تعالی نے عمر کو ہدایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسلمانون
کے لیئے جنکے خاندان مین انکا کوئی حامی اور مددگار نہ تھا ملک حبشہ کی طرف
ہجرت کرجانے کا ارشاد فرمایا۔ اس حکم کے ہوتے ہی عثمان بن عفان مع آپکی

بیوی رقیہ صاحبزادی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ زبیر بن عوام عثمان بن مظعون۔ عبداللہ بن مسعود۔ اور عبدالرحمن بن عوف کشتی مین سوار ہوکر نجاشی کی طرف چلدیئے اور مسلمان بھی یکے بعد دیگرے۔ یہانتک کہ بچے بچون اور عورتون کے علاوہ ہجرت کرنے والے مردون کی تعداد تراسی تک پہونچ گئی۔ ان لوگون کے چلے جانے کے بعد قریش نے انکو واپس لانے کے لیئے عبداللہ بن ربیعہ۔ عمرو بن عاص کو بھیجا۔ ان دونون کے ہمراہ نجاشی کے لیئے کچھہ ہدیہ اور تحایف بھی بھیجے گئے جنکو نجاشی نے قبول نہین کیا اور جب واپس کیا تو عمرو بن عاص نے نجاشی سے کہا "آپ زرا ان لوگون سے یہ تو پوچھئے کہ ان کا نبی عیسیٰ بن مریم کے باب مین کیا کہتا ہے؟" یہ سنتے ہی ان لوگون نے کہا۔ آپ فرماتے ہین کلمۃ اللہ القاھا الی مریم البتول اس معقول جواب کو سنکر نجاشی نے کوئی انکار نہین کیا اور عبداللہ اور عمرو بن عاص کو بے نیل مرام واپس کیا۔ قبائل عرب مین جبکہ اسلام پہیل رہا تھا اسی زمانہ مین مشرکین نبی ہاشم اور نبی عبدالمطلب کے قبائل نے باہم اس امر کا عہد کرلیا تھا کہ وہ اسلام قبول کرنیوالون کے ہاتھہ نہ تو کوئی چیز فروخت کرینگے اور نہ ان سے رشتہ برادری اور عقد جاری رکھینگے۔ اسی مضمون کا ایک عہدنامہ لکھا گیا جو جوف کعبہ مین رکھا گیا۔ اس واقعہ کے بعد قبیلہ بنو ہاشم کے کفار اور مسلمانون نے شعب ابی طالب مین سکونت اختیار کی مگر ان ہاشمیون مین سے ابولہب اور اسکی عورت ام جمیل جو حرب کی بیٹی تہی اور ابوسفیان بن حرب کی بہن۔ جسکا نام اللہ تعالے نے حمالۃ الحطب رکھا ہے۔ اس لیئے کہ وہ کانٹے اٹھا اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ مین ڈالتی تہی ان لوگون سے علیحدہ ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین برس تک شعب مین قیام فرمایا ایکدن آپنے ابوطالب سے فرمایا "

اے چچا اللہ تعالے نے دیمک کو اس امر پر مسلط کردیا کہ عہدنامہ مین وہ بجز نام
خدا کے اور کچھہ نچھوڑے - آپ قریش کو اسواقعہ سے مطلع کردیجئے" ابوطالب
نے قریشیون سے کہا" اگر یہ خبر سچ ہو تو تم لوگونکو ہماری علیحدگی اور ایذادہی سے باز
رہنا چاہیئے اور اگر یہ خبر غلط نکلے تو مین محمدؐ کو تمہارے ہاتھون مین دیدونگا" اس
قول پر قریشی راضی ہوگئے اور عہدنامہ نکال کر دیکھا گیا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جیسا فرمایا تھا بعینہ عہدنامہ کے وہی حالت نکلی - اس حال کے دیکھتے
ہی قریشیونمین اختلاف پیدا ہوگیا اور انمین سے ایک گروہ نے عہدنامہ کیطرف
سے دستکشی کی - اسواقعہ سے ابوطالب مین اپنے بھائی کے بیٹے کو مدد دینے
کا جوش اور بھی ترقی کرگیا اور یہ اشعار انہون نے موزون کیئے ۵

دعوتنی وعلمت انک صادق ۔۔۔ فلقد صدقت وکنت ثم امینا
تونے ہمکو اسلام کی دعوت دی اور ہمنے جان لیا کہ تو راستگو ہے ۔۔۔ اس لیئے کہ تو نے ہمیشہ سچ بولا ہی اور تو امین ہی

ولقد علمت بان دین محمد ۔۔۔ من خیر ادیان البریۃ دینا
مین اچھی طرح سے اس امر کو جانتا ہون کہ دین محمدی ۔۔۔ روے زمین کے مذاہب سے اچھا دین ہے

واللہ لن یصلوا الیک بجمعھم ۔۔۔ حتی اوسد فی التراب دفینا
خدا کی قسم یہ سب لوگ تیری طرف متوجہ نہونگے ۔۔۔ یہانتک کہ دفن ہونیکے بعد مٹی انکے سرکا تکیہ بنے

یہین سے ابوطالب کے اسلام مین اختلاف پیدا ہوگیا ہے اور قول مرجح یہی ہے
کہ وہ اس دنیا سے کافر گئے - اس اختلاف کا ایک اور سبب بھی ہے اور وہ
یہ کہ سنہ ۱۰ نبوی مین جبکہ ابوطالب کے لیئے اسی برس اور کچھہ زیادہ عمر مین موت کا
آخری وقت آیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے کہا کہ کلمہ لا الہ
الا اللہ کہو تاکہ تم میری شفاعت مین آسکو اور مین تمہاری شفاعت کرسکون"
ابوطالب نے کہا" اے میرے بھتیجے اگر مجھکو سرزنش کا خوف نہوتا اور یہ خیال کہ قریش

کہنیکے کہ اسموقع پر میرا یہ کہنا موت کے اندیشہ سے تہا تو مین تمہارا کلمہ پڑہلیتا۔"
جب ابو طالب کی نزع روح کا وقت آیا تو انکے ہونٹہ حرکت کرتے ہوئے نظر
آئے اور عباس نے کان لگاکر سنا تو ابو طالب یہ کہہ رہے تہے "اے
میرے بہتیجے جس کلمہ کے کہنے کا تو نے مجھکو حکم دیا تہا وہی کلمہ کہا" اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس خدا کا شکر ہے جسنے اے میرے چچا
تجھکو ہدایت کی" ابن عباس سے اسیطرح روایت کیگئی ہے۔

ابو طالب کے واقعہ کے بعد خدیجہؓ نے انتقال فرمایا۔ اس سانحہ کے ہوتے ہی
مشرکین عرب کے حوصلے بے انتہا بڑہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اسقدر اذیتین پہونچائین کہ آپ طائف کی طرف تشریف لیگئے پہر مکہ
مین واپس آکر قبائل عرب پر اسلام کو پیش فرمانے لگے اور مشرکین عرب
کی طرف سے سختیان اور اذیتین بڑہتی ہی چلی جاتی تہین یہانتک کہ یہ مشہور دعا آپکو مانگنی پڑی

اللهم اليك اشكو اضعف قوتی وقلة حيلتی وهوانی علی الناس

الی اخره۔

جب خداوند تعالی کو اپنے دین کا اعزاز دینا منظور ہوا اور اپنے نبی کی اظہار شان تو جبکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے ایک ایک قبیلہ پر تبلیغ اسلام فرماتے ہوئے موسم حج
مین عقبہ کے پاس پہونچکر چند آدمیوں سے ملے جو قبیلہ خزرج سے تہے آپنے انپر اسلام کو
پیش فرمایا اور قرآن شریف کی چند آیتین انکے سامنے پڑہین جن سے متاثر ہوکر وہ
آپ پر ایمان لائے۔ یہ کل چہ آدمی تہے۔ جب یہ مدینہ پہونچے اور اپنی قوم کو حضرت کے
حالات سے باخبر کیا تو غائبانہ چند شخص ایمان لائے اور انمین اسلام پہیل چلا۔ دوسری
سال موسم حج مین انہین مدنی لوگون سے ۱۲ شخصون نے آپکے دست مبارک پر بیعت کی اور
ابکی مرتبہ ان مسلمونکو شرائع اسلام سکہانے کے لئے مصعب بن عمیر کو مدینہ بہیجا

مصعب بن عمیر مدینہ پہونچکر اسعد بن زرارہ سے ملے۔ یہ اسعد ان چھ لوگون مین
سے ایک تھے جو عقبہ کے مقام پر پہلی سال مشرف باسلام ہوئے تھے۔ یہان
قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ جو کہ اسعد کی خالہ کے بیٹے تھے اور نیز سردار
اسید بن حضیر ان دونون کو مصعب کے آنے اور اسعد کے پاس ٹھہرنے کی
خبر پہونچی۔ اس خبر کو سنکر اسید ابن حضیر اپنی چھڑی ہاتھہ مین لیئے اسعد اور
مصعب کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے "تمکو کیا ہو گیا ہے جو کمزورون سے
مذاق کرتے ہو اور انکو احمق بناتے ہو؟ ہمسے تمنے ملنا کیون چھوڑ دیا ہے۔ اگر
تمکو کوئی حاجت ہو تو بیان کرو" مصعب نے اسکے جواب مین کہا "بیٹھیے اور سنیئے"
اسید بن حضیر بیٹھہ گیا اور مصعب نے اسکو قرآنی چند آیات پڑھکر سنائے اور اسلام
کے کچھہ محامد بیان کیئے اور اسید نے یہ سنکر کہا "کسقدر اچھا کلام ہے اور کیسا اچھا مذہب
ہے" اور مشرف باسلام ہو گیا۔ اسید نے یہ بھی کہا کہ میرے علاوہ یہان اور ایک ایسا شخص
ہے کہ اگر وہ اسلام کا مطیع ہو گیا تو پھر کوئی بھی یہان تمسے منکر نہوگا یعنی سعد بن
معاذ۔ اسید اسقدر کہنے کے بعد سعد بن معاذ کے پاس گیئے اور انکو ہمراہ
لیکر مصعب اور اسعد بن زرارہ کے پاس پہونچے۔ اسید نے اسعد سے کہا
مجھسے اگر تمہاری قرابت نہوتی تو مین اس امر پر کبھی صبر نکرتا کہ تم ہمارے گھرون
مین چھپکر وہ باتین کرو جسکو ہم برا جانتے ہین۔ جسکے جواب مین مصعب نے کہا
اور سن بھی نہ سکتے۔ اگر تم ایک بات پر راضی ہو جاؤ تو مین اسکو بھی قبول کرتا ہون
ورنہ جس امر کو تم مکروہ سمجھتے ہو اسکی وجہ سے ہم تمسے علیحدگی اختیار کرلین"
سعد بن معاذ نے کہا "تم نے انصاف کیا۔ کہو" مصعب نے اسلام اسپر پیش کیا
قرآن مجید کی آیتین پڑھکر سنائین اور فوراً معاذ نے اسلام کو قبول کیا۔ سعد بن
معاذ جب یہان سے واپس ہوئے اور انکی قوم نے انکو آتے دیکھا

تو آپسمین کہنے لگے "خدا کی قسم سعد جس ارادہ سے گئے تھے اسکے برخلاف واپس آتے ہین" سعد نے اپنی قوم مین آتے ہی اسطرح کہا "اے بنی اشہل! تم اپنی قوم مین مجھکو کیسا خیال کرتے ہو؟" جسکے جواب مین سب بول اٹھے کہ تو ہم سب سے افضل ہے اور ہمارا سردار ہے" سعد نے کیسا۔ تو تمہاری عورتون اور مردون پر مجھسے آدہی بات بہی کرنا اسوقت تک حرام ہے جبتک کہ تم ایک خدا اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاؤ" ایکدن بہی نہ گذرنے پایا تھا کہ ال بنی اشہل مین کوئی بہی ایسا نہ تھا کہ جو مسلمان نہو گیا ہو۔ اور ان دعوت اسلام کرنیوالون سعد بن معاذ اور مصعب بن عمیر نے اسعد بن زرارہ کے گھر یہانتک قیام کیا کہ انصاریون مین بجز امیہ بن زیاد کے اور کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ جو مسلمانون سے بہرا نہو۔

مصعب بن عمیر قبیلہ اوس اور خزرج مین سے تہتر مرد اور عورتون کو جو مشرف باسلام ہوئے تھے ہمراہ لئے مدینہ سے پلٹے اور اوسط ایام تشریق مین رات کے وقت موضع عقبہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ آپکے چچا عباسؓ جو ابہی مشرف باسلام نہوئے تھے اسوقت آپکے ہمراہ تھے اور جو مدینہ کے اس آنیوالی اسلامی گروہ سے مخاطب ہو کر اسطرح کہنے لگے" اے قبیلہ خزرج کے اکابر! تم جانتے ہو کہ محمدؐ ہم مین سے ہین اور وہ اپنے شہر اور قوم مین بہت عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہین خ وہ چاہتے ہین کہ ہمکو چھوڑ کر تمسے ملین اور تم مین رہین۔ جن وعدون کے ساتھہ تم انکو بلانا چاہتے ہو اگر تم یقین کے ساتھہ جانتے ہو کہ ان وعدون کو تم پورا کر سکو گے اور دشمنون سے انکو بچا سکو گے تو خیر ورنہ اگر مسلمان ہو کر تم انکو دہوکا دینا چاہتے ہو تو انکو یہین انکے حال پر چھوڑ دو" اور مدنی

وگ اسکے جواب مین کہنے لگے "یہ تو ہمنے سن لیا۔ یا رسول اللہ آپ اپنی زبان مبارک سے کچھ اسپنے اور اپنے خدا کے باب مین فرمانا چاہتے ہین فرمائیے"۔ آپنے قرآن شریف کی چند آتین پڑہین اور پہر فرمایا "مین اس شرط پر تم لوگونکو اپنے ہاتھ پر بیعت کراتا ہون کہ تم مجکو ان مضرتون سے محفوظ رکھو جن سے کہ تم اپنی عورتون اور اولادون کو بچاتے ہو"

اس معاملہ مین تقریر نے طول کھینچا اور بالآخر باہم عہد و پیمان ہوگیا۔ اہل مدینہ نے یہ بہی کہا کہ اگر اس راہ مین ہم قتل کیئے گیئے تو ہمکو کیا فائدہ ملیگا ؟ جسکے جواب مین جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ الجنۃ یعنی جنت۔ یہ سنکر انہون نے کہا کہ اپنا دست مبارک بیعت کے لیئے کہولیئے۔ آپنے اپنا ہاتہہ پہیلا دیا اور انہون نے آپکے ہاتہہ پر بیعت کی اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا آپنے حکم دیدیا۔ گروہ گروہ ہوکر یہانسے مدینہ کیطرف لوگون نے کوچ کیا۔ اور مکہ مین آپکے ساتہہ ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما اسوقت تک قیام پذیر رہے جبتک کہ آپنے انکو حکم نہین دیا۔ اہل قریش کو جب یہ خیال پیدا ہوا کہ حضرت یہانسے جانیوالے ہین تو انہون نے بالاتفاق اس امر کو طے کیا کہ ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی ملکر ایک ہی وقت واحد مین آپ کو شہید کرین تاکہ یہ نہ معلوم ہو کہ قبائل مین سے کسنے آپکو شہید کیا ہے اور آپکی قیمتی جان اسطرح لی جاسے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ وہ آپکے بستر پر آرام کرین آپکی رداسے مبارک کا تکیہ لگائین اور امانتین جن جنکی آپکے پاس تہین انکو دیدین۔ اسی شب مین آپکے دروازہ پر کفار جمع ہوتے اور سیڈہی کے ذریعہ سے چڑہکر اپنے قول و قرار کے موافق آپ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشت خاک ہاتہہ مین لیئے نکلے مٹی پر سورہ یٰسین کی ابتدائی چند آیتین پڑہکر

کفار کے سر پر پاری کسینے آپکو نہین دیکہا اور آپ چلے گئے۔ کفار کے کانو نمین ایک طرف سے آواز آئی "محمد نکل گئے اور تمہارے اور تمہاری آنکھو نمین خاک ڈال گئے" اور یہ لوگ حضرت علی کو جناب سرور کائنات کی چادر اوڑہے لیٹے دیکہہ دیکہکر ایسا گمان کرتے تہے کہ حضرت سو رہے ہین۔ صبح ہم جب حضرت علیؑ بستر خواب سے اونٹہے اور لوگون نے آپکو پہچانا تو وہ اپنا سا منہہ لیئے بے نیل مرام چلے گئے اور جناب امیر علیہ السلام نے وہ امانتین لوگونکو دین جو جناب رسالتمآب آپکے سپرد فرما گئے تہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گہر سے نکلے تو سیدہے حضرت ابوبکرؓ کے گہر گئے۔ اور انسے فرمایا کہ میرے لیئے خدا کا حکم یہان سے اب ہجرت کرجانیکا ہے حضرت ابوبکرؓ ایک جوش اور سرور کی حالت مین رودیئے اور کہا آپکی ہمرہی کا فخر حاصل ہوگا۔ عبداللہ بن ارلیقط کو جو کافر تہا راہبری کی خدمت انجام دینے کے لیئے کچہہ اجرت دیکر ساتہہ لیا اور مکہ کے چہوڑنیوالے پیغمبر اور حضرت ابوبکرؓ دونون غار ثور مین پہونچے جو مکہ کے نشیبی حصہ کے ایک پہاڑ مین تہا۔ اس غار سے تین دن کے بعد چلے۔ ان دونون کے ہمراہ ایک تو وہی راہبر عبداللہ تہا اور دوسرا حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ تہا۔ کفار قریش نے آپکی تلاش مین بہت کوشش کی یہانتک کہ سراقہ ابن مالک جو آپکے تجسس کے لیئے بہیجا گیا تہا آپ تک پہونچ گیا جسکو دیکہکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفیق طریق ابوبکرؓ سے فرمایا "کچہہ خوف نکرو خدا ہمارے ساتہہ ہے" اور سراقہ بن مالک کے حق مین آپنے بددعا کی۔ اس دعا کے فرماتے ہی سراقہ کا گہوڑا پیٹ کے بل سخت زمین پر ایسا گرا کہ بے اختیار اسکی زبان سے نکلا یا محمد خلصنی ولک ان ادعو عنک اے محمد مجہکو اس مصیبت سے نجات دلانے مین آپ

پلٹ جاؤن گا- آپنے اسکے حق مین دعاے نیک کی - اسنے نجات بہی پائی اور عہد شکن ہو کر پہر آپکے پکڑنے کے لیئے آپ کی طرف بڑہا پہر آپنے دعاے بد کی اور دوبارہ پہر اسکا گہوڑا اسیطرح زمین پر گرا- پہر سراقہ نے آنپ سے نجات کی خواہش کی- آپنے نے دعا فرمائی اسکو نجات بہی ملی اور اب وہ اپنی راہ جسطرف سے آیا تہا چلدیا اور جو کوئی راہ مین اسکا ہمخیال ملتا جاتا تہا اس سے وہ کہتا جاتا تہا "باز آو- وہ آب یہان نہین" جسقدر لوگ آپکے پکڑنے کے لیئے چارونطرف گیئے ہوئے تہے وہ سب اپنا اپنا سامنہ لیئے واپس چلے آئے-

سلہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے روز ظہر کے وقت بارہوین ربیع الاول سلہ ہجری مین مدینہ پہونچے- اور یہین سے اسلامی تاریخ کا آغاز ہوا- عربی لٹریچر مین لفظ تاریخ الفاظ جدیدمین سے شمار کیگئی ہے اور ماہ روز کا معرب ہے میمون بن مہران نے روایت کی ہے کہ انہون نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو انکے عہد خلافت مین لکہا "صاف محلۃ شعبان" حضرت عمر نے کہا اتی شعبان یعنی کونسا شعبان؟ معززین صحابہ مین سے اکثر مجمع ہوئے اور سب کی راے اس امر پر قرار پائی کہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے کہ جس کے ذریعہ سے تاریخ کا پتہ چلے- اس کام کے لیئے عجم کے مشہور عالم ہرمزان کو بلایا اور اسنے کہا کہ ہمارے ہان عجم مین اس حساب کو ماہ روز کہتے ہین جسکے معنی مہینون کا حساب" ہے- اس ماہ روز کی جگہہ پر لفظ تاریخ استعمال گئی- اور اب اہل عرب کو ایسے وقت کے معین کرنیکی ضرورت محسوس ہوئی کہ جس سے اسلامی دولت کی ابتدا کیجاسے- اور پہر بالاتفاق یہ امر قرار پایا کہ اسلامی دولت کی تاریخ کی ابتدا ہجرت کی پہلی سال سے کیجاہئے-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین پہونچکر قبا مین فروکش ہوئے۔ اور دوشنبہ کا جسقدر دن باقی رہگیا تہا اتنا اور سہ شنبہ چہار شنبہ اور پنجشنبہ کے دن تک آپنے یہان قیام فرمایا۔ اور مسجد قبا کا بنیادی پتھر رکھا۔ یہ وہی مسجد ہے کہ جسکی شان مین آیہ کریمہ لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم وارد ہوئی ہے۔ شہر مدینہ مین تشریف لیجانے کے لیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن قبا سے ناقہ پر سوار ہو کر چلے۔ اسموقع پر انصاریون مین سے کوئی گھر ایسا نہ تہا جہانسے آپ کا گذر ہوتا ہوا اور انصار اپنے گھر آپکو ٹھیرانے کے لیئے آپکی ناقہ کو روکتے نہون۔ اور آپ ارشاد فرماتے تہے کہ جسطرف خدا اسکو لیجائے اسکو جانے دو" یہانتک کہ یہ اٹنی جاتے جاتے اسجگہہ پر پہونچکر خوبخود رک گئی جہان پر اب **مسجد نبوی** ہے۔ آپنے یہان ابو ایوب انصاری کے گھر پر اسوقت تک قیام فرمایا کہ مسجد نبوی اور آپ کا مکان تیار ہو گیا۔ حضرت عائیشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پیشتر عقد فرمایا تہا اور ہجرت سے آٹھ مہینہ بعد جبکہ حضرت عائیشہ نو برس کی تہین آپکو خلوت صحیحہ کا اتفاق ہوا۔ اسی سال مین **عقد مواخات** (بہیا چارہ) کی ابتدا جناب رسالتماب نے حضرت علی کو اپنا بھائی بنایا اور مہاجرین اور انصار کے مابین مین اسطرح عقد مواخات باندہا کہ ابو بکر کا خارجہ بن زید کے ساتہہ۔ عمر کا حسان بن مالک کے ساتہہ۔ ابو عبیدہ کا سعد ابن معاذ کے ساتہہ۔ عبد الرحمن بن عوف کا سعد بن ربیع کے ساتہہ عثمان بن عفان کا اوس بن ثابت کے ساتہہ۔ طلحہ کا کعب کے ساتہہ سعید بن زید کا ابی بن کعب کے ساتہہ برادری کا نیا رشتہ قائم کر دیا۔

ہجرت کے بعد مہاجرین مین سب سے پہلے عبد اللہ بن زبیر کی ولادت ہوئی اور انصار مین نعمان بن بشیر کی۔

سنہ ۲ھ

ہجرت سے دوسری برس قبلہ کی تحویل ہوئی۔ پہلے نماز مکہ مین اور ہجرت کے بعد مدینہ مین بہی ۸ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف پڑہی جاتی تہی مگر نصف شعبان روز سہ شنبہ قبلہ کا رخ بدل دیا گیا اور اسی روز مسلمانون نے ظہر کی نماز کعبہ کی جانب پڑہی۔ اور مسجد قبا مین جسقدر مسلمان نماز پڑہ رہے تہے خود بخود انکے سجدہ مین جہکنے والے سر کعبہ کی سمت پہر گئے اسی سال مین ماہ صیام کے روزے فرض ہوئے۔ اسی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن حجش کو آٹھہ آدمیون کی جماعت سے نخلہ کی طرف جو کہ درمیان مکہ اور طائف کے واقع ہے اس غرض سے روانہ کیا تاکہ وہان سے اہل قریش کے خبر لائین۔ یہ لوگ نخلہ سے ایک اونٹ اور دو قیدی پکڑ کر لائے اور یہ اونٹ کی غنیمت پہلی غنیمت تہی جو اسلامیون کے ہاتھہ آئی۔ اسی سال مین عبد اللہ بن زید ابن عبد ربہ انصاری نے اذان کا طریقہ خواب مین دیکہا اور وحی آسمانی نے اسکی تائید کی۔

اسی سال غزوہ بدر کبری کا بہی واقعہ پیش آیا۔ قریش کا وہ تیس آدمیون کا قافلہ جو ابو سفیان بن حرب کے ہمراہ تجارت کو گیا تہا جب شام سے واپس ہوا ہے اور یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپنے چند مسلمانون کو اس قافلہ کیطرف بہیجا۔ اس خبر کے سنتے ہی ابو سفیان نے قریش مکہ کو مطلع کیا اور بجز ابولہب کے کہ جسکو عاص بن ہشام نے اپنے مکان پر بہیجا تہا اور کل مشرکین بہت عجلت کے ساتھہ ابو سفیان

کی مدد کے لیئے پہونچے - ان مشرکین کی تعداد اس موقع پر ساڑھے نو سو تھی
جنمین ایک سو سوار تھے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رمضان
کو تین سو تیرہ جوانون کے ساتھہ کوچ کیا جنمین سے ستّر مہاجرین مین سے
تھے اور باقی انصار مین سے تھے - آپکی اس فوج مین کل دو گھوڑے تھے
جنمین سے ایک پر مقداد بن عمر وکندی سوار تھے اور دوسرے پر زبیر سوار
تھے اور بعض کہتے ہین کہ نہین کوئی اور تھا - کل ستر اونٹ تھے جنپر باری
باری سے مسلمان سوار ہوتے تھے صفراء کے مقام پر پہونچکر آپنے قیام
فرمایا اور اس امر کی خبر آپکو پہونچی کہ قافلہ بدر کے قریب آگیا ہے - اس خبر
کے سنتے ہی آپنے کوچ فرماکر بدر مین اس جگہہ پر قیام فرمایا کہ
جہان قوم نے تھوڑے سے پانی کا انتظام اپنی حکمت عملی سے کرلیا تھا -
سعد کی تحریک پر ایک عریش بنایا گیا جسپر آنحضرت رونق افروز ہوئے
اور آپکے ساتھہ ابوبکرؓ بھی بیٹھے - اور جب قریشی لوگ آپ کی طرف
متوجہ ہوئے تو آپ کی زبان مبارک سے یہ دعا نکلی " اے میرے
اللہ یہ قریشی جو اپنے بزرگان قوم اور سربرآوردہ لوگون کی فوج کے ساتھہ بغرض
جنگ میری طرف آرہے ہین یہ وہی ہین جو تیرے رسول کو جھوٹلاتے
ہین اے میرے اللہ اب تیری وہی مدد ہو جسکا تو نے وعدہ کیا ہے "
سب سے پہلے مشرکین کے لشکر سے ربیعہ کے دونون بیٹے عتبہ اور شیبہ
اور ولید بن عتبہ نکلے عتبہ کے مقابلہ کے لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے عبیدہ بن حرث بن عبدالمطلب کو جانے کا حکم دیا شیبہ کے
مقابلہ کے لیئے حمزہ کو اور ولید سے گرم پیکار ہونے کے لیئے حضرت
علی کرم اللہ وجہ کو - اس حملہ مین حمزہ نے شیبہ کو قتل کیا اور حضرت

علی نے ولید کو۔ اور پھر دوبارہ ان دونون نے عتبہ پر حملہ کر کے قتل کیا۔ اور
حمزہؓ اور علیؓ دونون عبیدہ کو میدان کارزار سے اٹھا کر لے آئے۔ عبیدہ
کا ایک پاؤن لڑائی مین بالکل کٹ گیا تھا اور بالآخر وہ جان بحق تسلیم
ہو گئے۔ ان کی شہید ہوتے ہی قوم مین ہلچل پڑ گئی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عریش پر اسطرح دعا مانگ رہے تھے "اللھم وعدك
وعدك یعنی اے میرے اللہ تیرا وعدہ او وعدہ!" یہانتک کہ کسی
قدر بیہوشی آپکو ہو گئی اور جب اسمین افاقہ ہوا تو آپنے فرمایا "اے ابوبکرؓ قوم کو
بشارت دو کہ خداوند تعالے اپنے اسس وعدے کو پورا کیا چاہتا ہے
جو اسنے کیا تھا!" یہ فرماکر آپ مسلمانون کو لڑائی پر ابھارتے ہوئے
عریش سے باہر تشریف لائے اور ایک مٹی کنکریان لیکر مشرکین کیطرف
پھینکین۔ اور فرمایا۔ شاھت الوجوہ× اور مسلمانون کو حکم دیا کہ وہ مشرکین
کو زیر کرین۔ اور مسلمانون نے ایک سخت حملہ سے انکو پسپا کر دیا۔ یہ
واقعہ جمعہ کی صبح کو ۱۷ رمضان المبارک مین ہوا۔ اس لڑائی مین عبداللہ
بن مسعود نے ابوجہل کا سر لاکر آپکے سامنے پیش کیا جسکے اداے
سجدہ شکر کے لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر بارگاہ صمدیت
مین جھکا دیا۔ ابوجہل کی عمر ستر برس کی تھی اور اسکا نام عمرو بن ہشام
تھا۔ ابوجہل کا بھائی عاص بن ہشام بھی قتل کیا گیا۔ اور ملایکہ مقربین کے
ذریعہ سے اللہ تعالے نے مومنون کو فتح عطا کی یہ خبر جب مکہ مین پہونچی
ہے تو ابولہب کو اسقدر صدمہ گذرا کہ وہ مرگیا۔ بدر کی لڑائی مین مشرکون
مین سے مقتولین کی تعداد ۷۰ مرد تھی اور اسیقدر تعداد اسیرون کی بھی جنہین

× پھر گئے منہہ ۱۲

سے قلیب تک سرداران قریش مین سے چوبیس نفر آدمی قید سے آزاد کردئے گئے۔ بدر کے میدان مین جناب رسالتمآب نے تین دن تک قیام فرمایا مسلمانون مین سے جسقدر شہید ہوئے تھے انکی تعداد چودہ تھی منجملہ انکے چھہ تو مہاجرین مین سے تھے اور آٹھہ انصار مین سے واپسی کے وقت جب آپ صفرا تک پہونچے تو نضر بن حرث اور عتبہ بن معیط کی گردن ماری گئی۔ ۷ روز تک اس لڑائی کی وجہ سے آپ مدینہ سے باہر رہے۔ جب یہ لڑائی ہو رہی تھی تو حضرت عثمان بوجہ علالت اپنی بیوی رقیہ کے مدینہ ہی مین رہگئے تھے۔

غزوہ بنی قینقاع

کا واقعہ بھی اسی سنہ ہجری مین ہوا۔ قینقاع یہودیون کے گروہ مین سے وہ گروہ ہے کہ جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کئے ہوئے عہد کو توڑا۔ آپ نے نصف شوال مین مدینہ سے نکلکر انسے مقابلہ کیا پندرہ دن محصور رہنے کے بعد بالآخر وہ یہودی محاصرہ سے بحکم جناب رسالتمآب نکلے اور انکی مشکین قتل کے لیئے باندہی گئین۔ جب کہ وہ جلاوطن ہو جانے کے لیئے قسم کہا رہے تھے عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق کی بہت منت اور سفارش پر آپنے ان یہودیون کو چھوڑ دیا اور ان کا مال و متاع لے لینے کے بعد یہان سے مسلمانون نے کوچ کردیا۔ اسی سال

+ یہ بڑے سنگدل مشرک تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت سخت تکلیفین دیتے تھے تھین ایک دن نماز مین جب آپ مصروف تھے تو انھون نے آکر اونٹ کا اوجھ آپ کی گردن مین ڈالدیا ۱۲

غزوہ سویق

کا واقعہ بہی ہوا۔ جنگ بدر مین چونکہ بہت سرداران قریش مارے گئے تھے اسوجہ سے ابوسفیان نے قسم کہائی تہی کہ جبتک وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ نہ کرلیگا اسوقت تک نہ وہ کسی قسم کی خوشبو لگائے گا اور نہ عورت کو مس کرے گا۔ دوسو ناقہ سوارون کی جمعیت سے نکلکر مدینہ کی طرف چلا۔ جب یہ عریض کے مقام پر پہونچا ہے تو انصارین سے اس نے ایک شخص کو قتل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر سُنکر ان کی تلاش مین مدینہ سے نکلے۔ آپ کی آمد کی خبر سُنکر ابوسفیان اپنی فوج کو ہمراہ لیئے وہان سے بہاگا اور اسکے ساتہیون نے بوجہ کے خیال سے ستو کی تہیلیان بہی پہینک دین۔ اسی لیئے اس غزوہ کا نام غزوہ سویق (ستو) ہوا۔ اسی سال

غزوہ قرقرۃ الکدر

بہی ہوا۔ قرقرۃ الکدر زمین کے اس حصہ کا نام ہے جسنے عراق کی سرحد کو مکہ کی سرحد سے ملا دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی کہ قرقرۃ الکدر کے مقام پر بنی سلیم اور غطفان کی جماعت مخفی طور پر اسطرف کی تیاریان کر رہے ہین تو وہان تشریف لیگئے مگر وہان کسی کو نہ پایا ہان انکا مال و اسباب دیکہکر آپکے ہمراہیونکا شوق بڑہا۔ اور آپ اسطرف سے پلٹ آئے۔ اسی سال عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ اسی سال مین حضرت علی کا عقد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ اسی سن مین جنگ ذی قار کا واقعہ بہی ہوا جسکا تذکرہ پہلے ہوچکا ہے اسی سال امیہ بن ابو الصلت کو بہی موت آئی جسنے مقتولین قلیب بدر پر مرثیہ

لکھا تھا جسکا مطلع یہ ہے ؎

⁺هلا بكيت على الكرام	نبي الكرام اولي الممادح
كبكي الحمام على فروع	الايك في الغصن الجوانح

سنہ ۳ ھ

رمضان المبارک مین حسن بن علی رضی اللہ تعالے عنہا پیدا ہوئے۔ اسی سال کعب ابن اشرف یہودی کے قتل کا واقعہ ہوا جسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے قتل کیا تہا اور۔

غزوہ اُحد

بہی اسی سال مین واقع ہوا۔ قریش کے لشکر مین سات سو زرہ پوش تہے۔ دو سو عربی گہوڑے تہے اور اس لشکر کا سردار ابوسفیان تہا۔ اسکی بیوی ہند جو عتبہ کی بیٹی تہی ہمراہی پندرہ عورتون نے دف بجا بجا کر او رمقتولین بدر کی یاد دلا دلا کر او بہار رہی تہین۔ اس لشکر نے چار شنبہ کی صبح کو بتاریخ چوتہی شوال ذوالحلیفہ مین پہونچکر کیمپ ڈالا۔ اسموقع پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راے تو یہ ہوئی کہ شہر مدینہ کے اندر ہی سے لڑین مگر صحابہ کی یہی راے قرار پائی کہ شہر سے نکلکر باہر گرم پیکار ہون۔ چنانچہ عام راے کے موافق انحضرت ایک ہزار اصحابہ کی جماعت کے ساتھہ مدینہ سے نکلے۔ ابہی آپ مدینہ اور اُحد کے مابین ہی مین تہے کہ عبد اللہ بن اُبی ابن سلول آپکا ساتھہ چہوڑکر

+ آہ کیا مین ان لوگون پر جو کریم ابن کریم اور ممدوح زمانہ تہے اسطرح نہ روون جسطرح کہ درختون کی کشادہ شاخون پر کبوتر بیٹھکر رویا کرتے ہین ۱۲

اہل نفاق مین سے تہائی جماعت کے ہمراہ واپس گیا اور کہا ‘‘ہم قریش مکہ کی اطاعت کرینگے۔ ہم اپنی جانین معرض ہلاک مین نہ ڈالینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی گھاٹیون مین خیمہ زن ہوئے اُحد کا پہاڑ آپکی پشت پر تہا۔ شنبہ کا روز تہا صبح کا وقت مسلمانون کی تعداد سات سو تہی۔ جنمین سے کل ایک سو زرہ پوش تہے۔ دو گھوڑے تہے جنمین سے ایک پر جناب رسالتمآب سوار تہے اور دوسرے پر ابو بردہ لواء محمدی مصعب ابن عمیر کے ہاتہہ مین تہا مشرکین کے میمنہ پر خالد ابن ولید تہے اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل۔ اور عبدالدار کے ہاتہہ مین مشرکین کا جہنڈا تہا۔ دونون لشکرون کے ملتے ہی حضرت حمزہؓ بہت سخت لڑے اور مشرکین کے جہنڈے والے ارطات کو اور نیز ایک جماعت کو قتل کیا۔ حضرت حمزہؓ کو جبکہ قتل کفار مین مشغول تہے دہوکہ دے کر اور مصعب بن عمیر کو قتل کیا اور جناب سرور کائنات نے لواء محمدی حضرت علی کے ہاتہہ مین دیا مشرکین کو شکست ہوئی۔ اس شکست کے ہوتے ہی مسلمانون کی وہ جماعت جنکی تعداد پچاس تہی اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی جانب ایک گہاٹی کی محافظت پر مامور تہے۔ حرص وطمع کی وجہ سے مال غنیمت پر جہک پڑے اور اس گہاٹی کو چہوڑ دیا جسکے بابت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ممانعت فرمادی تہی کہ یہان سے ہر گز نہ ہٹنا اس لئے یہان کی گہاٹیون کے واقفکار خالد بن ولید مشرکین کے گروہ مین موجود تہے۔ اور کسی منادی نے چیخ کر کہا ‘‘محمد قتل ہوئے’’ یہ سنتے ہی مسلمانون کو سخت صدمہ ہوا اور مشرکون کو خوشی۔ ستر آدمی مسلمانوئین سے شہید ہوئے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر صدمہ پہونچایا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح فرمانے لگے ‘‘بہلا وہ قوم کسطرح فلاح پا سکتی ہے جو اپنے اس نبی کے مُنہہ کو زخمی کردے جو انکو خدا کے راستہ پر بلاتا ہو۔ ہندہ نے مسلمان شہیدون کے ناک اور کان کاٹے اور ان کانون اور ناکون کے ہار بنا کر

پہنچے۔ حضرت حمزہ کا جگر چیر کر دانتون سے چبایا اور مشرکین مین سے بائیس آدمی قتل ہوئے۔ ابو سفیان بہی اپنی جماعت کو ہمراہ لیئے یہ کہکر واپس گیا۔ بدر کے دن کا آج عوض تہا۔ لڑائی ہمارا فخر ہے اور آئیندہ سال پر دیکہہ لینگے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی نعش لانے کا حکم دیا انکی نعش انہین کی چادر مین لپیٹ کر لائی گئی۔ آپ نے اسپر نماز پڑہی اور سات مرتبہ آپنے تکبیر کہی اسموقع پر جسقدر نعشین شہدائی بغرض نماز جنازہ پڑہنے کے لیے بعد دیگرے آپکے سامنے آئین آپنے ہر ایک کے ساتہہ حمزہ کی میت پر بہی نماز پڑہی حتی کہ ۷۲ مرتبہ آپ نے نماز جنازہ پڑہی پہر حضرت حمزہ اسی جگہہ دفن کر دئے گیے اور ہر ایک شہید اس جگہہ پر دفن کر دیا گیا جہان پر وہ پڑا تہا۔ مگر انمین سے بعض کی نعشین مدینہ مین لائی گئین۔

۴ ھ

اس سال مین غزوہ بنی نضیر ہوا۔ یہ یہودیون کا ایک قبیلہ تہا جنکا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول کے مہینہ مین محاصرہ کیا تہا۔ شراب کی حرمت

† اس محاصرہ کی یہ وجہ تہی کہ اولاً بنی نضیر نے جو مدینہ مین رہتے تہے اُحد کی لڑائی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود سابق کے معاہدے کے دغا دی اور آپکو چہوڑ کر چلے آئے تہے اور ثانیاً قبیلہ بنی عامر کے ان دو شخصون کے خونبہا کے لیئے (جنکو عمرو بن ضمریؓ نے غلطی سے اُنہین قتل کر ڈالا تہا) جنہین کے رہنے والون سے موافق شرایط معاہدے کے چندہ طلب کیا اور بنی نضیر نے دینے سے انکار کیا تو آپ خود انکے محلہ مین تشریف لیگیے اسموقع پر بنی نضیر مین سے ایک ظالم نے ایک بہاری پتہر آپکے مار ڈالنے کی غرض سے لڑکایا اور حافظ حقیقی نے فوراً آپکو ہوشیار کر دیا اور بچا لیا۔ اس وجہ سے یہ محاصرہ کیا گیا تہا۔ اڈیٹر مرقع عالم

کی آیت اسی محاصرہ کے اوقات مین نازل ہوئی۔ چہ روز کے محاصرہ کے بعد بنی نضیر اس امر پر راضی ہوئے کہ جسقدر اپنا مال واسباب اونٹون پر لاد کر لیجا سکین لیجائین اور مابقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرار پائے آپنے یہ مابقی مال واسباب مہاجرین پر تقسیم فرما دیا اور انصار مین سے بجز اسہل بن حنیف اور ابادجانہ کے جنہون نے اپنی غربت اور فقر کی شکایت کی تہی اورکسیکو نہین دیا۔ اسی سال مین۔

غزوہ ذات الرقاع

بہی ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغرض غزا نجد کی طرف تشریف لیگئے۔ یہان غطفان کی ایک جماعت سے مقابلہ ہوا۔ دونون طرف سے فوج بڑہی مگر جنگ کی نوبت نہین پہونچی۔ یہ واقعہ جمادی الاولی کے مہینہ مین ہوا۔ اس کو ذات الرقاع اسوجہ سے کہتے ہین کہ اسمین مسلمانون نے اپنی جہنڈون مین پیوند لگائے تھے۔ اسی سال شعبان کے مہینہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اور غزوات کے لیئے بہی مدینہ سے تشریف لیگئے اور واپس بہی آئے اور حسین بن علی رضی اللہ تعالے عنہما بہی اسی سال پیدا ہوئے۔

سنہ ۵ ھ

مین غزوہ احزاب جسکو غزوہ خندق بہی کہتے ہین واقع ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر لگی کہ عرب کے قبائل گروہ بندی حملہ کی غرض سے کررہے ہین تو آپ نے خندق کہودنے کا حکم دیا۔ اور بعض کہتے ہین کہ سلیمان فارسی کے مشورہ سے

* عرب کے قبائل مین جوش کی آگ انہین بنی نضیر یہودیون کی لگائی ہوئی تہی جو اپنی شرارتون سے مدینہ سے جلاوطن ہوکر خیبر مین آباد ہوگئے تھے ۱۲ مترجم

مدینہ کے شرقی سمت کو یہ خندق کہودی گئی تہی۔ یہ پہلا نظارہ تہا کہ جسکو سلمان فارسی نے آنحضرت کی خدمت مین حاضر رہکر دیکہا تہا اور جسمین چند معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ ہوئے پہلا معجزہ وہ ہے کہ جسکی روایت جابر بن عبداللہ نے کی ہے کہ خندق کہودنے مین انکو ایک پتہر نے نہبت پریشان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہوڑا سا پانی منگایا اور اس پانی کو دہن مبارک مین لینے کے بعد اسکی کلی اُس پتہر پر ڈالی جسکی برکت سے وہ پتہر بالکل نرم ہوگیا۔ انہین معجزات مین سے یہ معجزہ بہی ہے کہ نعمان بن بشیر کی بہن کو اسکی مان نے اپنے بیٹے بشیر مذکور اور اسکے ماموں عبداللہ بن رواحہ کے لیئے کہانے کی کوئی چیز لیکر بہیجا اور وہ تہوڑی سی کہجورین تہین۔ یہ لڑکی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گذری تو آپنے اس سے فرمایا "تیرے پاس کیا ہے یہان لاؤ" اس لڑکی نے آپکے دونون دست مبارک مین وہ کہجورین ڈالدین تو وہ اسقدر بہی نہ تہین کہ آپکے دونون ہاتہہ بہر جاتے۔ آپنے ایک کپڑا مانگ کر اُن کہجورون کو اسمین رکہا اور ایک آدمی کو حکم دیا کہ تم چلاکر خندق کہودنیوالونسے کہدو کہ سب آکر کہالین۔ سب لوگ آگئے اور کہانے لگے۔ ان کہجورون مین اسقدر افزائش ہوئی کہ سب سیر ہوگئے اور وہ کہجورین اس کپڑے مین نہ سما اِدہر اُدہر کنارون سے گرنے لگین۔

انہین معجزات مین سے وہ معجزہ بہی ہے جسکو جابر نے روایت کی ہے کہ ایک روٹی نے جسکو انہون نے پکایا تہا آپ کی برکت سے تمام خندق کہودنے والون کے لشکر کو سیر کردیا۔

اونہین معجزات مین سے یہ معجزہ بہی ہے جسکو سلمان فارسی نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پتہر کی ایک چٹان پر جو کو مارا۔ جسکی یہ ضرب

سے ایک چمک پیدا ہوئی اور آپنے فرمایا کہ اللہ تعالے نے ہمپر پہلے ضرب سے یمن کو فتح کیا۔ دوسرے سے شام کو اور غرب کو اور تیسرے ضرب سے شرق کو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کے کھودنے سے فارغ ہوئے اور قریش اپنے گروہون اور نیز کنانہ مین سے جنہون نے کہ قریش کی اتباع کی تہی دس ہزار کی جماعت سے سامنے آئے اور قبیلہ غطفان اور انکے تابعین اہل نجد بہی۔ بنو قریظہ بہی اپنا عہد توڑنے کے بعد اپنے گروہون مین ملگئے مشکلون پر مشکلین پڑگئین اور منافقین نے اپنے نفاق کو ظاہر کردیا۔ مشرکین نے بیس راتون سے بہی کچھہ زیادہ محاصرہ قایم رکہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پیش نظر تہے بجز تیر اندازی کے اور جنگ کا اتفاق ابتک نہین ہوا تہا۔ اس تیر اندازی کے بعد مشرکین کی صف مین سے عمرو ابن عبدود جو کہ لوی بن غالب کی اولاد سے تہا بقصد جنگ نکلا جسکے مقابلہ کے لیئے حضرت علیؓ نکلے اور عمرو نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا "اے میرے بہتیجے خدا کی قسم مین نہین چاہتا کہ تمکو قتل کرون" جسکے جواب مین آپ نے فرمایا "خدا کی قسم لیکن میری خواہش ہے کہ مین تمکو قتل کرون" یہ سنتے ہی عمرو کے مزاج مین حرارت آگئی اور دونون گرم پیکار ہوگئے۔ اور پہر اٹہتے ہوئے گرد و غبار مین سے مسلمانون نے تکبیر کی آواز سنی جس سے انکو معلوم ہوگیا کہ حضرت علیؓ نے اپنے حریف کو قتل کیا۔ جب یہ غبار ہٹا تو یہ دیکہا گیا کہ حضرت علی عمرو کے سینہ پر بیٹھے ہوئے اسکو ذبح کر رہے ہین۔ اسکے بعد خدا کے حکم سے چلنے والی طوفانی ہوا نے کفار قریش کو پریشان کردیا۔ انکی ہانڈیان پکانے کی گرپڑین۔ انکے خیمہ اوکھڑ گئے۔ اور اللہ تعالے نے ان سب مین اختلاف پیدا کردیا جسکی وجہ سے انمین تفرقہ پڑگیا اور کفار قریش نے وہان سے کوچ کردیا۔ قریش کے چلے جانے کی خبر جب قبیلہ غطفان کو ملی تو وہ بہی وہان سے چل دئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صبح ہوتے ہی اپنے آپکو فتحمند اور خدا کیطرف سے تائید یافتہ پاکر خندق کے مقام سے
شہر مدینہ کیطرف چلے - ظہر کی نماز کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل امین
بنی قریظہ کیطرف جانے کا پیغام لیکر آئے رب العالمین کے اس حکم کے آتے ہی ندائے
عام اس امر کی دیگئی - کہ جو اسلام کے مطیع ہین انپر فرض ہے کہ عصر کا وقت نہ آنے
پائے اور وہ بنی قریظہ کو گھیر لین - حضرت علیؓ جھنڈا لیکر آگے بڑھے اور جناب رسالتمآب
نے قریظہ کے کنوونمین سے ایک کنوئین پر پہونچکر لشکر ڈالدیا - اور پچیس روز تک
انکا محاصرہ کیا - اسقدر محاصرہ کے بعد وہ اس امر پر راضی ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جو کچھہ چاہین انکی قسمتون کا فیصلہ کردین - اوس نے اس امید پر کہ جسطرح
بنی قینقاع عبداللہ منافق کے سفارش پر چھوٹ گئے تھے اسیطرح شاید
یہ بھی چھوٹ جائین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ منافق کے
فیصلہ کے لئے پوچھا جسکے جواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "
کیا تم سعد بن معاذ کے فیصلہ سے راضی نہین ہو" بنی قریظہ نے کہا " ہان
وہ بھی ہمارے سردار ہین" انکی اس التجا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد
کو فیصلہ کا حکم دیا - غزوہ خندق مین سعد کی ہفت اندام مجروح ہوگئی تھی اور یہ ایک فربہ
اندام شخص تھے انکو ایک گدھے پر سوار کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین
لائے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آتے دیکھکر فرمایا " اپنے سردار کی
تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ " اسموقع پر بعض کا خیال ہے کہ عام آدمیون کے
لئے حکم تھا اور بعض کہتے ہین کہ خاص انصار کے لئے یہ ارشاد تھا - سب سعد
کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے اور سب حاضرین نے سعد سے کہا " کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کی قسمت کے فیصلہ کے لئے حکم آپکو مقرر فرمایا ہے "
سعد نے یہ سنتے ہی کہا " ان کل مردون کے قتل کا حکم دیدو - مال تقسیم کرلیا

جائے۔ اور لڑکے اور عورتین غلام بنائی جائین"۔ سعد کا یہ فیصلہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے سعد تمنے یہ وہ فیصلہ کیا ہے کہ جسکا حکم خدا نے سات آسمانون کے اوپر سے کیا تھا"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لے آئے بنی قریظہ کے لیئے خندقین کہدنے لگین اور انکی گردنین ماردی گئین۔ ان گردن زدنی لوگون کی تعداد کچھہ کم وبیش سات سو تھی۔ آپ نے غلام تقسیم کر دیئے خمس نکالا اور ریحانہ بنت عمرو کو اپنے لیئے رکھنے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ اور تاحیات آپکے وہ آپ کی خدمت مین رہین۔

سنہ ۶ ھ

اس سال **غزوہ ذی قرد** کا واقعہ پیش آیا۔ عُنیہ ابن حصن نے غابہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیون پر ڈاکہ ڈالا اور اونٹنیون کو بھی پکڑ لیگئے۔ یہ خبر پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے اور بنی قرد کے چشمہ پر مقیم ہوئے۔ یہ مقام مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھا بعض اونٹنیان مخالفونسے چھین لین اور پانچ دن کے بعد آپ نے معاودت فرمائی۔

اسی سال کے ماہ شعبان مین **غزوہ بنی مصطلق** بھی ہوا۔ بنی مصطلق کا سردار اور اس لشکر کفار کا سپہسالار حرث بن ابی ضرار تھا۔ اس لشکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسجگہہ پر ملے جو مریسیع کے نام سے مشہور ہے۔ ان دونون لشکرون کے ملتے ہی لڑائی چھڑ گئی اور بنو مصطلق نے شکست کھائی۔ دشمن قتل بھی ہوئے اسیر بھی کئے گئے۔ اس گروہ کے سردار (حرث) کی بیٹی جویرہ ثابت بن قیس کے حصہ مین آئی تھین جنکی آزادی کچھہ نقد قیمت دینے پر ٹھیری اور اس قیمت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرماکر جویرہ رضؓ کو بعد عقد اپنے سلسلہ ازواج مین شامل کیا۔ اور اس نسبت کیوجہ سے اس غزوہ کے قیدیون کو عوام الناس نے اصہار (سسرال والے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب سے تعبیر کینا ان نیک بیوی جویرہ رضی اللہ عنہا کی بدولت ان قیدیون مین سے بہت لوگ آزاد کردئے گئے اور اس اعتبار سے یہ بیوی اپنی قوم کے لئے بہت ہی باعث برکت تہین۔

اس غزوہ مین عبداللہ بن اُبی ابن سلول نے کہا کہ مدینہ ہم پہونچ لین تو پہر ذی عزت ذلیل کو نکال دیگا۔" یہ خبر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک تک پہونچی تو آپکو طیش آیا اسپر عبداللہ بن اُبی کے بیٹے عبداللہ نے جو ایک نیک اور با ایمان شخص تہا اسطرح کہا" یارسول اللہ آپ مجکو اجازت دیجئے کہ مین اپنے باپکا سر لاکر حاضر کرون" اسپر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" تم اسکے ساتہہ احسان ہی کرو" اسی سال بعض دروغگوؤن نے جو جی مین آیا کہا۔ یہ جہوٹے مسطح۔ حسان۔ عبداللہ ابی بن سلول کا بیٹا اور جحش کی بیٹی جنہ تہی جنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کے ساتہہ تہمت لگائی اور وحی آسمانی ہے نے نازل ہوکر اس تہمت سے انکی بریت کردی اور اسکی سزا مین سالت مآب نے بجز عبداللہ کے اور سب دروغگوؤں کو درّے لگوائے۔ اسی سال تیمم کی آیت بہی نازل ہوئی۔ اسی سال ذیقعدہ کے مہینہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بغرض پیکار بلکہ عمرہ کے ارادہ سے مہاجرین اور انصار کی

؎ ایک کنوین سے ڈول کے نکالنے پر ایک مہاجر اور ایک انصاری مین باہم تکرار ہوگئی تہی اور قریب تہا کہ یہ جہگڑا طول کہینچ جاتا مگر مہاجرین نے اپنے بامروت انصاری بہائیون سے معافی مانگ کہ دفع شر کردیا لیکن جب یہ خبر عبداللہ بن اُبی منافق کو ملی تو وہ بہت طیش مین آیا اور کہا کہ ہماری بدولت تو مہاجرین کو یہ عظمت نصیب ہوئی اور ہمارے ہی ساتہہ یہ سلوک۔ اچہا مدینہ پہونچ لین تو ذی عزت ذلیل کو نکال دیگا۔ اس آخری فقرہ سے اسکا منشا یہ تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ سے نکال دونگا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو اسکا یہ مغرورانہ کلام آپکو ناگوار گذرا۔ اسموقع پر بعض صحابہ کی یہ رائے ہوئی کہ عبداللہ بن اُبی منافق مدینہ سے جلاوطن کردیا جائے۔ جب یہ خبر اسکو ملی تو اسنے جہوٹی قسم کہاکر اس قول سے انکار کیا ۱۲ مترجم

ایکہزار چارسو کی جماعت سے روانہ ہوئے۔ جب حدیبیہ مین پہونچے جوکہ مکہ کے نیچے ہی واقع ہی تو آپکے ہمراہیون نے اس امر کی شکایت کی کہ ہم ایسے مقام پر ٹہیرے جہان پانی نہین۔ آپنے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالکر ایک شخص کو حکم دیا کہ اس تیر کو قلب لشکر مین کہین پر گاڑدے۔ تیر کے گڑتے ہی پانی نے اسقدر اندر سے جوش کہایا کہ سارا لشکر سیراب ہوگیا یہان پہونچکر عروہ بن مسعود ثقفی جو طایف کا ایک سردار تہا سفارت کے طور پر قریش کی طرف سے آیا اور آکر یہ بیان کیا کہ اہل قریش شیر کی پوستینین پہنے ہوئے ہین اور اونہون نے خدا سے اس امر کا عہد کر لیا ہے کہ کبہی وہ مکہ مین آنے نہ دینگے" آپنے عثمان ابن عفان کو قریش کیطرف بہیجا جنہون نے قریش اس امر سے باخبر کیا کہ وہ لڑائی کے غرض سے نہین آئے ہین بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے لئیے اسکے جواب مین قریش نے عثمان سے کہ اگر تم طواف کرنا چاہتے ہو تو کر لو۔ عثمانؓ نے کہا جبتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف خانہ کعبہ کا نہ کرین گے مین بہی طواف نکرونگا۔ اسپر قریش نے آپکو پکڑکر قید کر لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمان کے قتل کی خبر ملی جسکو سُنکر آپنے فرمایا" نہ چین آئیگی ہمکو جبتک کہ ہم انسے اس کا بدلہ نہ لے لین اور اسکے لئیے ایک درخت کے نیچے آپنے بیعۃ الرضوان کی سب مسلمانون نے بجز جد بن قیس کے جو اپنی سواری پر چہپ رہے تہے اس باب مین بیعت کی۔ اسکے بعد جب یہ خبر ملی کہ عثمان قتل نہین ہوئے ہین تو صلح کا معاملہ پیش ہوا حضرت نے ان شرائط پر صلح قبول فرمائی کہ دس برس تک آپسمین لڑائی نہوگی اور جو شخص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پناہ اور جماعت مین جانا چاہئیے اسکو اختیار ہو اور جو قریش کی حفاظت اور گروہ مین رہنا چاہئیے اسکو اپنے فعل کا اختیار ہے"

اس صلحنامہ پر مسلمانون اور مشرکون کے گروہون مین سے اکثر لوگونکی شہادت لکھی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے کل ہمراہیون نے بہی وہان ساتھہ قربانی اور حلق راس اسیجگہہ فرمائی اور فرمایا یرحم اللہ المحلقین (رحم کرے اللہ سر منڈانے والون پر) اور تین بار یہ فرمانیکے بعد ارشاد کیا والمقصرین یعنی قصر کرانے والون پر بہی اللہ رحم کرے اور پہر مدینہ کیطرف آپ واپس آئے۔

سنہ ۷ ھ

نصف محرم مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کیطرف کوچ فرمایا۔ یہان کا ایک ایک قلعہ آپنے فتح کیا اور اپنی ذات مبارک کے واسطے یہان کے قیدیون مین سے حی ابن اخطب کی بیٹی صفیہ کو ازواج مطہرات مین شامل فرمایا اور صفیہ رضی اللہ عنہا کی ایمانی تصدیق انکی آزادی کی ذریعہ مین اور یہ خصوصیت صرف آپ ہی کی ذات کے لئے تہی۔ اسی سال جنگ خیبر مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مرتبہ کا اظہار ہوا کہ خدا انکو کسقدر دوست رکہتا ہے۔ آپنے مرحب کو قتل کیا۔ اور خیبر کی فتح آپکے دست مبارک پر ہوئی۔ اور جس پہاٹک کے الٹنے پلٹنے مین آٹھہ آدمی عاجز تھے اسکو آپ ڈہال کیطرح ہاتہہ مین لئے ہوئے تہے اس فتح کے بعد وادی القرے کو فتح کیا۔ جب آپ مدینہ مین تشریف لائے تو مہاجرین حبشہ مین سے بقیہ لوگ آئے جنمین سے جعفر بن ابی طالب بہی تہے۔ انکو دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مین حیران ہون کہ مین کس چیز سے خوش ہون خیبر کی فتح سے یا جعفر کے آنے کی وجہ سے۔ ابو سفیان کی بیٹی ام حبیبہ بہی آئین جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ وہ حبشہ مین تہین اور انکا وہ خاوند جسکے ساتھہ انہون نے حبشہ کو

ہجرت کی تھی جنکا نام عبد اللہ ابن جحش تھا اسلام چھوڑکر نصرانی ہوگیا تھا اپنے سلسلہ ازدواج مین داخل فرمانے کا پیام بھیجدیا تھا۔ اس عقد کا معاملہ نجاشی کے ذریعہ سے اور ام حبیبہ کے چچازاد بھائی خالد بن سعید بن عاص کی ولایت سے طے پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے چار سو دینار مہر کے نجاشی نے خود ادا کئے جب یہ خبر ابوسفیان کو ملی ہے تو اسنے کہا "کہ یہ وہ نر ہے کہ جو کسیطرح اپنی خواہشون کو روک نہین سکتا۔ غزوہ خیبر مین ایک یہودیہ عورت زینب نامی نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ایک بکری پکاکر بھیجی جسمین زہر بھی ملادیا تھا۔ آپنے اسمین سے ایک بوٹی اوٹھاکر چبائی اور دہن مبارک سے نکالکر پھینکدی اور فرمایا کہ یہ بکری مجھسے کہتی ہے کہ اسمین زہر ملایا گیا ہے" اسی سال جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف سلاطین کیطرف اپنے سفیر اور خطوط بھیجے اور اسلام کیطرف انکو بلایا۔ کسریٰ پرویز کے پاس عبد اللہ بن حذافہ کو بھیجا جسنے آپکے نامہ کو چاک کرڈالا پرویز کے گورنر یمن باذان کے پاس بھیجا۔ اسنے آپکے حضور مین دو داڑھی منڈے شخص بھیجے جنھون نے آپکے حضور مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ باذان کا اس سے اس جانب اشارہ ہے کہ آپ کو کسریٰ کے پاس جانا چاہیئے ورنہ باذان درپے آپ کی قتل کے ہوگا۔ آپنے ان دونون آنیوالون کے لیئے دوسرے روز پیش کرنے کا حکم دیا۔ دوسرے روز جب صبح ہوئی تو آپنے انکے حاضر ہونے کا حکم دیا اور اسطرح ارشاد فرمایا "میرے پروردگار نے مجھکو خبر دی ہے کہ کسریٰ ابرویز کو اس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کیا اور عنقریب کسریٰ اور قیصر کی سلطنت اسلامی سلطنت حدود مین داخل ہوجائیگی وہ دونو شخص جب واپس کئے گئے اور ان دونو کو یہ ناگوار تھا کہ باذان اسلام قبول کرے یہ دونو شخص جب واپس ہوکر باذان کے پاس آئے

ہ بعض مورخ لکھتے ہین کہ ام حبیبہ کا پہلا شوہر نصرانی نہین ہوا تھا بلکہ اسلام ارتدادی سے انتقال کرگیا تھا۔ ۱۲ اڈیٹر

اور کل حالات بیان کئے اسی مابین مین شیرویہ کی ایک تحریر اس مضمون کی آئی
کہ اسنے اپنے باپ کو قتل کیا۔ اس واقعہ کے دیکھتے ہی باذان نے اسلام قبول کیا اور
اسکیے ساتھہ فارس کی بہت سی خلقت مشرف باسلام ہوئی۔
قیصر روم کے پاس دحیہ بطور سفارت بہیجے گئے جو بہت تعظیم و تکریم کے ساتھہ لئے
گئے اور بہت اکرام کے ساتھہ رخصت بہی کئے گئے۔
مصر کے بادشاہ مقوقس کے پاس سفیر کے طور پر حاطب بن ابی بلتعہ روانہ کئے گئے۔ مصر
مین بہت آؤبہگت کے ساتھہ لئے گئے اور مقوقس نے تحفۃً چار کنیزین اور بعض
روایات مین دو بہیجین جنمین سے ایک ماریہ تہین۔ ایک گھوڑا تہا جسکا نام دلدل
تہا اور ایک خچر تہا جسکا نام یعفور تہا۔
نجاشی کے پاس عمرو بن امیہ بہیجے گئے تہے۔ نجاشی نے آپکے نامہ کو چوما اور جعفر
رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ پر مشرف باسلام ہوا۔
حرب بن ابی شمر غسانی کیطرف شجاع بن وہب اسدی بہیجے گئے جب
اسنے آپ کا نامہ پڑہا تو اسنے کہا "ہوشیار ہو جاؤ مین انکی خبر لینے کے
لئے آتا ہون جسکو سنکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ملک کے برباد ہی
کی پیشنگوئی فرمائی۔
ہوذہ شاہ یمامہ کے پاس جو ایک نصرانی بادشاہ تہا سلیط بن عمیرو بہیجے گئے ہوذہ
نے کہا کہ اگر اہرمن نے مجھکو اجازت دی تو اسکے بعد مین خود انکے پاس آؤن گا
اور اسلام قبول کرونگا انکی مدد کرونگا اور اگر اہرمن نے اجازت ندی تو من السیے
گرم پیکار ہونگا اسکو سنکر آپنے فرمایا "نہین ہرگز نہین اسکے مقدر مین یہ شرف
نہین ہے اے میرے اللہ اسکا خاتمہ کر دے" اور وہ مرگیا۔
بحرین کے بادشاہ منذر بن ساوی کیطرف علاء بن حضرمی روانہ کئے گئے

اور وہ اور بحرین کے سب عرب مشرف باسلام ہوئے۔

ان واقعات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیقعدہ کے مہینہ مین عمرۃ القضا کے ادا کرنیکے لیئے مدینہ سے کوچ فرمایا اور سنتر قربانیان آپکے ہمراہ مدینہ سے تہیں۔ اب مسجد حرام مین داخل ہوئے خانہ کعبہ کا چار مرتبہ طواف کیا۔ صفا مروہ مین دوڑے اس سفر مین آپنے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کے ذریعہ سے انکی سالی اور حرث کی صاحبزادی میمونہ سے نکاح فرمایا۔

سنہ ۸ھ

خالد بن ولید۔ عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور مشرف باسلام ہوئے۔ اسی سال جمادی الاولے کے مہینہ مین۔

غزوہ موتہ

کا واقعہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہزار کی جمعیت سے ایک لشکر بسرداری زید بن حارثہ روانہ کیا۔ اور اسطرح ارشاد فرمایا کہ اگر زید بن حارثہ شہید ہون تو بجاے انکے جعفر بن ابی طالب سپہ سالار فوج بنین اور اگر وہ بھی شہید کئے جائین تو عبداللہ بن رواحہ لشکر کے امیر بنین" اس اسلامی لشکر پر روم اور عرب کے عیسائی سو ہزار کی جماعت سے اُمنڈ آئے لڑائی چھڑ گئی اور زید بن حارثہ شہید ہوئے۔ انکے شہید ہوتے ہی فوجی جھنڈا جعفر نے اپنے ہاتہ مین لیا اور انکے شہید ہونے پر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا اپنے ہاتہ مین لیا۔ جب یہ بھی شہید ہوئے تو اسلامی لشکر کے متفقہ رائے سے خالد بن ولید لشکر کے سپہسالار بنائے گئے۔ اُنہون نے

اسنے ہاتھہ مین جھنڈا لیا اور مدینہ کیطرف پلٹے۔ اس غزوہ کی بنا اسطور پر ہوئی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سفیر کو جسے انہون نے قیصر کے پاس بھیجا تہا اسکو عمرو بن شرجیل نے قتل کر ڈالا تہا۔ انکے سوا آپکے سفیرون مین سے اور کوئی سفیر قتل نہین کیا گیا تہا۔

اسی سال قریش کا معاہدہ صلح ٹوٹ گیا اور اسکی بنا اسطرح پر ہوئی کہ بنی بکر کے قبیلہ نے جو قریش کی حمایت مین تہا بنی خزاعہ کے ایک گروہ کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت مین تہا قتل کر ڈالا اور قریش نے اس مین بنی بکر کو مدد بہی دی اور اس سبب سے وہ عہد ٹوٹ گیا جو قریش اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین مین تہا۔ تجدید عہد کے غرض سے ابوسفیان اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک بیوی کے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک بستر پر بیٹھنا چاہا جبکہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے لپیٹ دیا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے اور تو مشرک ہے۔ اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ابوسفیان نے تجدید عہد کی گفتگو کی مگر آپنے اسکا کچھہ جواب نہین دیا۔ پہر وہ دیگر صحابہ عظام کی خدمت مین حاضر ہوا اور انسے اس معاملہ مین گفتگو کی مگر انہون نے بہی اسکو کوئی جواب نہین دیا اور اپنا سا منہ لیئے ہوئے آکر قریش سے اُسنے یہ سب حال کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے جنگ کا عزم کیا اور حاطب بن ابی بلتعہ نے خفیہ اسی مضمون کا ایک خط لکھکر سارہ آزاد شدہ لونڈی کو بنی ہاشم کے ہاتھہ اطلاع کے لیئے قریش کے پاس بہیجا۔ خدا کی جانب سے فوراً اس معاملہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع مل گئی اور آپنے حضرت علی اور زبیر علیہما السلام کو سارہ کے پیچھے بہیجا۔ وہ خط پکڑا گیا۔ حاطب نے بہی حاضر ہوکر خطا کی معافی چاہی اور آپ نے اُن کے عذر کو قبول فرماکر حضرت عمر کو اسکی گردن مارنے سے منع کیا۔ اور کہا کیا تمکو نہین معلوم ہے کہ اہل بدر کو معاف کرنے کے لئے خدا نے اسطرح فرمایا ہے

کہ جو چاہو کرو تمہارے گناہ معاف کردئے گئے۔

دسوین رمضان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دس ہزار سوار کی جماعت سے کوچ فرمایا اور جب آپ مکہ کے قریب پہونچے تو عباس نے ابوسفیان بن حرب کو آپکے حضور مین حاضر کیا جسکو جناب رسالتمآب نے امان دی اور اسطرح اس سے فرمایا "کیا اب بہی تو نہین سمجھہ سکتا ہے کہ بجز ایک اللہ کے اور کوئی معبود نہین ہے" اسنے کہا "ہان" آپنے فرمایا "ہا افسوس اکیا تجہہ اب تک یہ بہی ظاہر نہین ہوا کہ مین خدا کا رسول ہون" اسنے کہا "آپ پر میری مان باپ فدا ہون یہ بات تو کسیقدر مین دل مین پاتا ہون" یہ سنکر عباس نے کہا "افسوس افسوس آپکی رسالت کی شہادت اس سے پہلے دے کہ تیری گردن ماری جائے" اسکے بعد اسنے کلمہ تشہد پڑہا اور مشرف باسلام ہوا۔ اور اسکے ساتھ حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا نے بہی اسلام قبول کیا۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن عوام کو حکم دیا کہ وہ کچھہ تھوڑی فوج لیکر مکہ مین درون کی راہ سے جامین اور قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو بہی حکم دیا کہ وہ دوسرے پہاڑی راستون سے گذر کر مکہ مین پہونچین۔ جناب امیر علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ سعد سے جہنڈا لے لین اور مکہ مین اسوقت داخل ہون جبکہ انکو یہ خبر ملجائے کہ سعد نے یہ شعر پڑہا۔

الیوم یوم الملحمة	الیوم تستحل الحرمة

خالد بن ولید کے لیئے یہ حکم دیا گیا کہ وہ نشیبی مکہ کیطرف سے داخل ہون۔ قتل وخون سے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تہی اور نہ اسکی نوبت آئی مگر قریش کے ایک گروہ سے اثنائے راہ مین خالد کا سامنا ہوگیا۔ قریشی گروہ نے انکی فوج پر تیر مارے اور اس معذوری سے خالد کو انسے جنگ کرنی پڑی۔ اس لڑائی مین قریشیون سے (۲۸) اور مسلمانون مین سے دو آدمی کام آئے

آج کا دن دن جنگ عظیم کا ہے	آج کے روز حرمت روا ہے

مکہ کی فتح جمعہ کے روز رمضان کے عشرہ اخیرہ مین ہوئی۔ اسموقع پر ابو حنیفہ کہتے ہین کہ فتح مکہ صلح کے ساتھ ہوئی اور شافعی کہتے ہین نہین بلکہ تلوار کے زور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو سفیان کے گھر مین جو شخص داخل ہوا اسنے امن پائی۔ جو مسجد مین داخل ہوا اسکو امن۔ حکیم بن حزام کے گھر مین جو داخل ہوا اسکو امن اور جسنے اسکے دروازہ کو بند کر لیا اسکو امن۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین داخل ہوئے تو آپنے قریش سے مخاطب ہو کر فرمایا "میری نسبت تمہارا کیسا خیال ہے کہ مین تمہارے ساتھ کیا کرنیوالا ہون" قریش نے کہا "ہم لوگ آپکو اپنا بہتر اور بزرگ بھائی خیال کرتے ہین" آپنے فرمایا "جاے آپ سب آزاد ہین" آپنے سوار رہنے کی حالت مین سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کیا حجر اسود کا استیلام ایک چوگان سے کیا جو آپکے ہاتھ مین تھا۔ پھر آپ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور جسقدر صورتین اور مورتین اسمین تھین وہ سب ناپدید کر دین اور ان کامون سے فارغ ہونے کے بعد اسمین نماز پڑھی۔ اسموقع پر چھہ آدمیون کا خون بہانا مباح کیا گیا تھا ایک عکرمہ بن ابی جہل کا جسکے لئے اسکی بیوی ام حکیم نے آپ سے امن طلب کی اور آپنے اسکو امن دی اور عکرمہ نے آپکے سامنے حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ دوسرا ہبار بن اسود تیسرا عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عثمان بن عفان رض کا رضاعی بھائی۔ اسکو حضرت عثمان لیکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی بابت پوچھا تو آپ بہت دیر تک خاموش رہے۔ آپنے اسکو بھی امن دی اور پھر وہ ایمان لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مین تو دیر تک اسی لئے خاموش رہا تھا کہ تم مین سے کوئی اوٹھ کھڑا ہو اور اسکو قتل کر ڈالے جسپر آپکے اصحاب نے کہا آپنے اسکا اشارہ کیون نفرما دیا" جسکے جواب مین آپنے ارشاد فرمایا"

انبیا آنکہ کے چور نہین ہوتے۔ یہ عبداللہ فتح سے پیشتر ایمان لایا تہا۔ وحی آسمانی کی کتابت
بہی کرتا تہا اور اس تحریر مین تحریف بہی کرتا پہر یہ مرتد ہو گیا تہا اور حضرت عثمان رضی کے زمانہ خلافت
تک زندہ رہا چوتھا ابن صبابہ جو غنیمت مین اُس نصاری کو ملا تہا جسکا بہائی غلطی سے
شہید کیا گیا۔ اور وہ مرتد ہو گیا تہا پانچوان عبداللہ بن خطل تہا جسنے اسلام قبول
کرنیکے بعد ایک مسلمان کو قتل کیا اور پہر اسلام سے مرتد ہو گیا۔ چھٹا حویرث
بن نفیل تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت اور تکلیف پہونچانیکے ساتہہ آپکی
ہجو کیا کرتا تہا۔ حضرت علی بن ابیطالب رض سے اسکا سامنا ہو گیا اور آپنے اسکو قتل کیا
چار عورتون کی خونریزی بہی سابقا مباح کیگئی تہی جنمین سے پہلی ابوسفیان کی
بیوی اور معاویہ کی مان وہ ہند تہی جسنے حضرت حمزہ رض کا جگر چبایا تہا۔ انجان بننے کے
لئے وہ قریش کی بعض عورتونمین ملگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔
اور اسکے بعد جب جناب نساالتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پہچانا تو اسنے کہا "
ہان مین ہند ہون۔ گزشتہ خطاؤنکو آپ معاف فرمائے" اور آپنے معاف بہی
فرمادیا۔ اسی فتح کے روز جب ظہر کا وقت آیا تو خانہ کعبہ کی چہت پر چڑہکر بلال رض نے اذان
دی۔ اور اس اذان کی آواز کو سنکر حرث ابن ہشام نے کہا " آہ امین کاش اس سے
پہلے مر گیا ہوتا" اور عتاب ابن اسید نے بہی اسیطرح کہا " اللہ نے میرے باپ پر بڑا
کرم کیا کہ اسنے یہ روز نہ دیکہا" اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون کی
طرف تشریف لیگئے اور جو انہون نے ابہی دم بہر پہلے کہا تہا وہ آپنے انکو یاد دلایا۔ اسپر
حرث ابن ہشام نے کہا " مین اب اس امر کی شہادت دیتا ہون کہ آپ بیشک اللہ
کے رسول ہین۔ اس لئے کہ خدا کی قسم اس بات کی کسی کو بہی اطلاع نہ تہی کہ مین یہ کہسکون
کہ اسنے آپ کو اس راز کی خبر دی ہوگی" انہین عورتون مین سے کہ جنکی خونریزی جائز
رکہی گئی تہی بنی ہاشم کی لونڈی سارہ بہی تہی یہ وہی عورت ہے کہ جو قریش کے پاس حاطب کا

خط لیکر چلی تہی - اسی سال مین -

غزوہ حنین

کا واقعہ پیش آیا ـ حنین ایک وادی ہے کہ جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہی اس غزوہ کی ابتدا اسطور پر ہوئی کہ جب مکہ فتح ہوگیا تو قبیلہ ہوازن کے لوگ مع اپنے اہل و عیال اور مال کے جمع ہوئے انکا سردار مالک بن عوف نصری تہا - اہل ثقیف - اہل طائف بنو سعد بن بکر مع قبیلہ جشم کے یہ سب متفق الراے ہو گئے ـ قبیلہ جشم مین ایک بہت سن رسیدہ شخص درید بن صمۃ تہا جسکی عمر سو برس سے تجاوز کر گئی تہی اور وہ اس شعر کی تکرار کر رہا تہا ؎

یالیتنی فیہا جذع	اخب فیہا واضع

جب ان قبایل کی بغاوت اور اتفاق کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپنے چہٹی شوال کو اسیطرف کوچ فرمایا - روانگی کے وقت تک آپنے مکہ مین قصر نماز پڑہی ہی اسوقت بارہ ہزار کی جماعت آپکے ہمراہ تہی ـ جنمین سے دو ہزار تو مکہ والے تہے اور باقی دس ہزار آپکے ہمراہی لوگ تہے ـ صفوان بن امیہ بہی جو ابتک مشرف باسلام نہین ہوا تہا آپکے ہمراہ رکاب تہا اسنے اپنے اسلام لانے کے لئے آپسے دو ماہ کی مہلت مانگی تہی اور جسکو آپنے قبول بہی فرمالیا تہا ـ صفوان سے آپنے ایک سو زرہین بہی مستعار لی تہین اور اسموقع پر آپکے ہمراہ مشرکین کی بہی ایک جماعت تہی - آپنے حنین کو اور مشرکین نے اطاس کو پسند کیا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بغلہ دلدل پر سوار ہوئے اسموقع پر مسلمانون کی کثرت کو دیکھکر ایک مسلمان شخص نے کہا کہ وہ لوگ جو اتنی کمی کے غالب نہو سکینگے " مگر جب دو نو فوجون کا مقابلہ ہوا تو حقیقت حال مسلمانونپر کہل گئی کہ ایک نے دوسرے کیطرف پلٹ کر بہی نہ دیکہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ایک قریشی

شخص ایک انصاری اور اہلبیت کے رہگئے۔ اسموقع پر اُن اہل مکہ نے جنکے دلونمین ابتک حسد اور کینہ کی آگ کچھہ کچھہ بہری ہوئی تہی اپنے دل کے خوب پہپوے توڑے ابوسفیان نے کہا" یہ بہاگے ہوئے دریا کے اسطرف نہ رکینگے۔ اسکے پاس اسکے کہ ترکش مین قرعہ ڈالنے کے تیر بہی ہتے۔ اور کلدہ چلاکر اسطرح کہنے لگا" آج جادو باطل ہوگیا" یہ صفوان بن امیہ کی مان کا بہائی تہا۔ اور صفوان گو اسوقت تک مشرک تہا مگر اسنے کلدہ سے جواب مین کہا" اللہ کرے ترا مُنہ پہوٹے۔ ہوازن کا کوئی متنفس ہمپر حکومت کرے اس سے تو مین ہی زیادہ پسند کرتا ہون کہ ایک قریشی ہمپر حکومت کرے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت استقلال کے ساتھہ اپنی جگہہ پر ثابت قدم رہے یہانتک کہ بہاگے ہوئے مسلمان پلٹے اور بہت سخت لڑائی لڑے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دُلدُل سے کہا" البدای البدای" اس ارشاد کے ہوتے ہی دُلدُل نے اپنا پیٹ زمین سے لگادیا اور ایک مُٹھی خاک آپنے زمین سے اوٹہاکر دشمنون کے مُنہ پر ماری۔ اس مُٹھی بہر خاک کا پڑنا تہا کہ دشمن بہاگے اور انمین بہت سخت قتل و خون برپا ہوگیا اور گرفتار ہونے لگے۔ ان قیدیون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی حلیمہ[1] اور اُنکی بیٹی شیما بہی تہی۔ آپنے شیما کو بوجہ اس نشان کے جو اسکی پشت پر آپکے کاٹنے کا موجود تہا دیکہکر شناخت کیا۔ آپنے فوراً ردائے مبارک اسکے لئے بچہادی اور اسکی خواہش کے موافق اسکو اسکی قوم مین بہیجدیا۔ اہل ثقیف شکست کہاکر طائف کو بہاگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا پیچہا کیا۔ انہون نے اپنے شہر کے دروازے بند کرلئے اور آپنے بیس روز سے کچھہ زیادہ انکا محاصرہ کیا۔ یہانتک کہ بنی ثقیف کے انگور کاٹ ڈالنے کے بعد آپنے وہان سے کوچ کیا اور جعرانہ مین آپکا کیمپ قایم ہوا۔ یہان اہل ہوازن کے بکریون کے گلے تہے۔ اہل ہوازن آپ کے

[1] بعض مورخین لکہتے ہین کہ دائی حلیمہ کا اس سے پہلے انتقال ہوگیا تہا ۱۲۔

حضور مین حاضر ہوئے۔ آپنے انکا حصہ انکو واپس کر دیا اور بنی مطلب کا بنی مطلب کو اور انکے بچے اور عورتین انکو واپس کر دین۔ اسکے بعد مالک بن عوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے۔ اور کیا ہی اچھا انکا اسلام لانا ہوا۔ آپنے مالک بن عوف کو انکی قوم برادر اون قبیلون پر جو انمین سے مشرف باسلام ہو چکے تھے حاکم کر دیا۔ ان قیدیون کی تعداد جنکو آپنے اسموقع پر چہوڑ دیا چہ ہزار تہی۔ اور پہر مال غنیمت تقسیم کیا گیا۔ مال غنیمت مین چوبیس ہزار اونٹ تھے بکریان چالیس چالیس ہزار سے زیادہ اور چاندی چار ہزار اوقیہ۔ تالیف قلوب کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریشیون مین سے ابوسفیان۔ اسکے دونو بیٹون یزید اور معاویہ۔ اقرع ابن حابس تمیمی۔ سہیل ابن عمرو۔ عکرمہ بن ابی جہل۔ اسکا چچا حرث بن ہشام۔ صفوان بن امیہ اور روساے ہوازن مین سے عینیہ بن حصن الفزاری۔ مالک بن عوف اور انکے مثل اور سردارون کو بہی فی کس سو سو اونٹ اور ان سے کم رتبہ لوگون کو چالیس اونٹ عطا فرمائے۔ اور عباس ابن مرداس کو کچھ کم اونٹ دئے کہ وہ انکے لینے پر راضی نہین ہوا اور اسنے شکایتاً یہ شعر پڑہے ؎

فاصبح نہبی ونہب العبید	بین عینیۃ والاقرع
وما کنت دون امری منہما	ومن تضع الیوم لم یرفع
وما کان حصن ولا حابس	یفوقان مرداس فی مجمع

جنکو سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اسکی زبان میری طرف سے روکو" اور پہر اسکو اسکی خواہش کے موافق اسقدر اونٹ دئے گئے کہ وہ راضی ہو گیا

میری اور غلامون کی لوٹ نے صبح	عینیہ اور اقرع مین جا کر کی
حالانکہ مین ان دونون سے کسی بات مین کم نتہا	اور جسنے رکہا اوسنے اٹھایا نہین
نہ تو قلعہ تہا اور نہ قید تہی	وہی دونو آج مجمع مین مرداس پر فوقیت لیگئے

پہر آپنے عمرہ کیا اور مدینہ تشریف لیگئے۔ مکہ مین آپنے عتاب بن اسید کو کہ جنکی عمر بیس برس سے کچہہ کم تہی اپنا نائب چہوڑا اور انکے پاس مکہ مین معاذ بن جبل کو بہی اس غرض سے رہنے دیا کہ وہ اہل مکہ کو مذہبی تعلیم دین۔

اسی سال ذی الحجہ کے مہینہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور حاتم طائی کا بہی اسی سال انتقال ہوا۔

سنہ ۹ھ

مین عروہ بن مسعود ثقفی نے مشرف باسلام ہونیمین سبقت کی اور اس امر کی آپ سے اجازت چاہی کہ وہ اپنے قوم والون کے بہی مسلمان کرنے مین کوشش کرین۔ آپنے فرمایا وہ تمسے جنگ کرینگے لیکن عروہ بن مسعود طائف ہوکر اپنی قوم تین پہونچے اور انکو انکی قوم نے شہید کیا۔ اسی سال مین اس کعب بن زہیر نے جسکے خون کو جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجہ اسکے چند اشعار کہنے کے جنکو اسنے اپنے بہائی بجیر کے پاس بہیجا تہا حاضر ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین وہ مشہور قصیدہ کہا جسکا مطلع یہ ہے۔ ع

بانت سعاد قلبی الیوم متبول	میتم اثرها لم یفد مکبول

اور مشرف باسلام ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ردائے مبارک اسکو عطا فرمائی جسکو معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے خلافت کے زمانہ مین کعب کے خاندان سے چالیس ہزار کو خریدا اور خلفاے بنی امیہ اور بنی عباس مین بطور ارث کے وہ اسوقت تک رہی جبتک کہ تارتار ہوگئی۔ اسی سال رجب کے مہینہ مین۔

یار جدا ہوگیا ہی اور میرا دل آج بیتاب اور نزار ہی ۔ اسکے پیچھے دل بندھا ہوا ہی۔ بچہ زنجیر میں ہی اور وہ بیقرار ہے

غزوہ تبوک

کا واقعہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلاف معمول عام طور پر کل آدمیون کو اس امر سے آگاہ فرمادیا کہ تبوک کا قصد ہے حالانکہ اور غزوات مین ہمیشہ احتیاط کے خیال سے آپ اپنے ارادہ کو مخفی رکھا کرتے تھے اور پہلے سے کسی پر ظاہر نہین فرماتے تھے۔ یہ غزوہ سخت گرمی کے موسم مین پڑا اور اسیوجہ سے اسکا نام جیش العسرۃ رکھا گیا۔ آپنے مسلمانون کو صدقات کی تحریص فرمائی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنا کل مال خدا کی راہ مین دیدیا اور حضرت عثمانؓ نے بہی بہت بڑی مالی مدد دی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ہزار دینار اور تین سو اونٹ مکمل دئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا ما ضر عثمان ما صنع بعد هذا اليوم عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور انصار مین سے تین ان زیانکارون یعنی کعب بن مالک۔ مرارہ بن ربیع۔ اور ہلال ابن امیہ نے آپکے ارشاد سے مخالفت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنے اہل وعیال کے پاس چھوڑا جسپر منافقون نے کہا "علیؓ کو اس لئے چھوڑ گئے کہ انکا لیجانا انکو گران تہا" حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ ہی مین ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "منافق جہوٹے ہین۔ مین نے تمکو اپنا نائب چھوڑا ہے تم واپس جاؤ۔ کیا تم اس امر پر راضی نہین ہو کہ تمہارا مرتبہ میرے ساتھ اسیطرح کا ہو جسطرح ہارون کا موسیٰؑ سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہین ہوگا" آپ کی تیس ہزار فوج مین اسوقت دس ہزار سوار تھے۔ اس سفر مین پیاس کی سخت سخت تکلیفین ہمراہیون کو برداشت کرنا پڑین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریائے حجر (ارض ثمود) پر اترنے کی ممانعت فرمادی اور یہ حکم عام آپنے دیدیا کہ اگر اسکا پانی بہرا ہو تو پہینک دین اور اگر کسی نے اس پانی سے آٹا گوندہا ہو تو وہ آٹا

اونٹ کو کہلا دین۔ جب تبوک مین آپ پہونچے تو بیس شبین آپکے قیام کو وہان گذری تہین کہ ایلہ کا حاکم یوحنا آپسے ملا اور جزیہ دیکر صلح کی۔ جزیہ کی تعداد تین سو دینار تہی۔ اذرح کے باشندون سے ہر سال سو دینار جزیہ دینے پر صلح قرار پائی۔ خالد بن ولیدؓ دومتہ الجندل کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک قبیلہ کندہ مین سے ایک نصرانی شخص تہا بہیجے گئے۔ خالد نے اسکو گرفتار کرلیا اور اسکے بہائی کو قتل کیا۔ قباذ کے وہ دیبا جیسر سنہرا کام تہا لے لی جسکو سب مسلمان دیکہہ دیکہکر تعجب کرتے تہے اور خالد اکیدر کو ہمراہ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے اسکا خون نہین بہایا گیا اور اوسے جزیہ پر اس سے صلح کرلیگئی۔

شعبان کے مہینہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین معاودت فرمائی اور اہل ثقیف نے آپکے حضور مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہونے کی خواہش ظاہر کی مگر اسکے ساتہہ اونہون نے یہ درخواست بہی آپسے کی کہ تین برس تک وہ نماز سے معاف کئے جائین اور اسیقدر عرصہ تک انکے بت لات اور عزے بہی سلامت چہوڑے جائین۔ پہر بجائے تین برس کے ایک مہینہ کی مہلت مانگی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخواست کی منظوری سے انکار کیا اور فرمایا کہ جس دین مین نماز نہین اسمین خیر ہی نہین "آپکے اس صاف انکار کے بعد پہر وہ لوگ آپکے ارشاد پر راضی ہوگئے اور اسلام قبول کیا۔ انہین لوگون کے ہمراہ آپنے مغیرہ بن شعبہ اور ابوسفیان حرب کو اس غرض سے کردیا کہ وہ دونو لات کو توڑ ڈالین۔ مغیرہ نے وہان پہونچکر بتون کو توڑا اور وہان کی عورتین بہت حسرت سے ان بتون پر روتی ہوئی نکلین۔

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو مکہ کیطرف اسغرض سے بہیجا کہ وہ لوگون کو حج کرائین۔ ابوبکرؓ کے ساتہہ تین سو آدمی گئے اور بیس قربانیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی جانب سے اور نیز[5] حضرت علی کو بھیجا۔ حضرت علیؓ نے سورہ برأۃ کا اعلان کیا اور قربانی
کے دن اس امر کا حکم دیدیا کہ کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ طواف کرے
اسی سال عبداللہ منافق مرگیا۔

سنہ ۱۰ ھ

مین مشرکین جوق جوق خدا کے پاک دین مین داخل ہونے لگے یمن والے اور
سلاطین حمیر بھی مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی رضی کو یمن کیطرف بھیجا۔ آپنے وہان کے باشندون کے سامنے اسلام کو
پیش کیا۔ اہل نجران کے صدقے اور جزیے لیکر آپ پلٹے اور حجۃ الوداع
مین جناب رسالتمآب صلعم سے آملے۔ اسموقع پر علمار کی ظاہر راے یہ ہے کہ آپ
قارن[2] تھے۔ آپنے حج کے مناسک کی آدمیون کو تعلیم دی اور عرفہ کے دن آپنے
ایک خطبہ مین حاضرین کے روبرو مذہبی احکام بیان فرمائے۔ ان احکام مین سے
یہ باتین تھین۔ انما النسئی[*] زیادۃ فی الکفر۔ ان الزمان قد استدار کھیئتہ یوم
خلق السموات والارض۔ وان عدۃ[+] الشھور عند اللہ اثنا عشر
اسیدن خدا نے یہ آیت نازل فرمائی الیوم[ع5] اکملت لکم دینکم

---

[5] یہان سے اہل تشیع اس امر کا استدلال کرتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روانگی بلاوجہ نہ تھی حالانکہ یہ محض بدگمانی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق امیرالحاج بناکر روانہ کیے گئے تھے اور مذہبی نئے احکام سنانے کے لئے جناب امیر علیہ السلام ۱۲ مترجم

[2] یعنی حج اور عمرہ دونون کی آپنے نیت فرمائی۔ ۱۲

[*] بھولجانا کفر مین زیادتی ہے۔ ۱۲ [+] مہینون کی گنتی خدا کے نزدیک بارہ مہینے ہین ۱۲

[ع5] آج مینے پورا دیچکا تمکو دین تمہارا اور مینے پورا کیا تم پر اپنا احسان اور پسند کیا مینے تمہارے لئے دین مسلمانی ۱۲۔

تا تممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اور یہ آیت بھی خدا نے بھیجی الیوم یئس الذین کفرا من دینکم اس سال کا نام حجۃ الوداع اسلئے رکھا گیا کہ اس سال کے بعد رسول اللہ صلعم نے پھر حج نہین فرمایا اور جناب سالت مآب صلعم مدینہ واپس آئے۔ اسی سال مین حضرت کے صاحبزادے ابراہیم نے ایک برس دس مہینہ کی عمر مین انتقال فرمایا۔

سنہ ۱۱ھ

ماہ صفر کی دو راتین باقی رہ گئین تھین کہ رسول اللہ صلعم اوس مرض مین مبتلا ہوے جسمین بالآخر آپنے انتقال فرمایا۔ جب مرض کی شدت بہت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو حکم دو وہ آدمیون کے ساتھ نماز پڑہین۔ پہر آپنے فرمایا کہ لکہنے کا سامان لاؤ مین تمہارے واسطے ایک ایسی تحریر لکہدون کہ جسکے بعد تم راہ سے بہٹکو نہین اس مین ایک قسم کی نزاع پیدا ہوگئی اور پہر اس تحریر کے ہونے مین جو چیز حارج اور مانع خیال کی گئی وہ یہی آپس کی بڑہی ہوئی مخالفت تہی۔

آنحضرت صلعم نے اپنے انتقال فرمانے سے ایک رات پیشتر اسود عنسی کے قتل ہونیکی ساعت بتادی تہی۔ اس اسود کا نام عبہلہ بن کعب تہا اور ذوالخمار کے لقب سے مشہور تہا۔ یہ لقب اوسکو اس لئے دیا گیا تہا کہ وہ اکثر کہا کرتا تہا کہ میرے پاس دوپٹہ والی لاؤ۔ یہ بہت شعبدے کیا کرتا تہا عجیب تماشے جاہلون کو دکہایا کرتا تہا اور اپنی گفتگوون سے اونکی عقلین سلب کرلیا کرتا تہا۔ یہ مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہوگیا تہا۔ [illegible] بہی اسکے دام تذویر مین آگئے تہے۔ یہان سے وہ صنعا پہونچا وہان کا حاکم بن بیٹہا [illegible] وہان اسکی طاقت بہت ترقی کرگئی قبیلہ مذحج مین اسکا خلیفہ عمرو بن معدیکرب تہا رسول اللہ صلعم نے ابنارمین ایک شخص اس غرض سے بہیجدیا تہا کہ ابنارہ کے باشندے اسود کے قتل کیلئے اہل حمیر اور ہمدان سے امداد حاصل کرین یہ سب لوگ قیس ابن عبد یغوث

آج نا امید ہوئے کافر تمہارے دین سے ۱۲۔

کے پاس مجتمع ہوئی۔وہ اور اسود عنسی کی بیوی اسود کے قتل پر تیار ہو گئے۔ اسلئے کہ اوسنے اپنی بیوی کے باپ کو قتل کیا تہا۔ ان لوگون نے اوسکے گہر مین سرنگ لگایا اور ایک شخص فیروز نامی نے اِس سرنگ کی راہ سے گہس کر اوسکا سر کاٹا اور ایک شور اوٹہا۔ نگہبان جاگ اوٹہے اور اوسکی بیوی کی مان نے کہا کہ اسود پر وحی نازل ہوئی ہے جسکو سنکر سب خاموش ہو رہے۔ جب صبح ہوئی تو موذن نے اسطرح اذان دی کہ اشهد ان محمد الرسول الله وان عبهلة كذاب یعنے مین اس امر کی گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ صلعم رسول ہین اللہ کے اور عبہلہ جہوٹا ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع اللہ جل شانہ نے اپنے نبی کو اونکے مرض کیحالت مین دیدی۔ اسکے بعد رسول اللہ صلعم نے مسلمانون کو اپنی خبر مرگ سے مطلع کیا اور اون سے معافی چاہی۔ اور انصار کو اسطرح وصیت فرمائی کہ خدا نے اپنے بندہ کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ خواہ وہ دنیا مین رہے یا خدا کے پاس جائے۔ مین وہین جانا پسند کرتا ہون۔ انتقال کیوقت آپنے اپنی نظر آسمان کیطرف اوٹہائی اور اسطرح فرمایا اللهم الرفيق الاعلى یعنی اے میرے اللہ سب سے برتر تو ہی رفیق ہے۔ ربیع الاول کی جبکہ دس راتین گزر چکین تہین۔ دوشنبہ کے روز آپنے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو انتقال فرمایا۔ اسوقت آپکی عمر صحیح روایات کے اعتبار سے ترسٹھ برس کی تہی۔ چالیس برس مبعوث ہونے سے پیشتر گزرے تہے تیرہ برس ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے بعد دس برس آپ زندہ رہے تہے۔ چارشنبہ کی رات کو حضرت عائشہؓ کے گہر مین اوسی جگہہ پر جہان پر آپ آرام فرماتے تہے دفن کئے گئے۔ بغیر کرتہ اوتارے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہ نے آپکو غسل دیا۔ حضرت عباسؓ اور اونکے دونون بیٹے فضل اور قثم آپکو کروٹ دلاتے تہے اور اسامہ اور شقران دونون پانی ڈالتے تہے۔ مرنیکے بعد جو کیفیت عموماً نعش کی ہو جاتی ہے

وہ آپکے جسم مبارک کی نہ تھی جسکو دیکھکر حضرت علیؓ نے فرمایا۔ آپ پر سے میرے ماں باپ قربان آپکی زندگی وموت دونوں اچھی رپاکیزہ تھین۔ حضور اقدس دوسحولی کپڑون اور حبرہ کی ایک چادر مین جو خطوط دار تھی (دونون جہان کے بادشاہ) مدفون کئے گئے۔

سراپا وخصائل

رسول اکرم صلعم

آپ نہ تو لانبے تھے اور نہ پستہ قد۔ سر مبارک بڑا تھا۔ آپکی نورانی ڈاڑہی گھنی تھی دونون ہتھیلیان اور قدم شاندار تھے۔ ہڈیون کے جوڑ ابھرے ہوئے تھے چہرے کا رنگ گندم گون۔ سیاہ بڑی بڑی انکھین لٹکے ہوئے بال۔ نرم رخسارے اور آپکی گردن گویا چاندی کا آفتابہ تھی۔ آپکے ریش مبارک کے سامنے والے سمت مین بیس سپید بال تھے اور سر مبارک پر مانگ کی جگہہ چند سپید بال تھے جنکو آپ مہندی اور وسمہ† سے رنگتے تھے۔ آپ کے دونون شانون کے درمیان مین مہر نبوت تھی۔ کبوتر کے انڈے کے برابر اور آپکے تمام جسم کے رنگ سے ملتی ہوئی تھی بعض کہتے ہین کہ اوسکا رنگ سرخ تھا جسکے آس پاس چند سپید بال تھے۔ آپ بنی نوع انسان مین بہت عقیل تھے اور سب سے زیادہ آپکی راے صائب وافضل تھی۔ آپ خدا کی عبادت بہت کیا کرتے تھے اور فضول باتین کم۔ بشارت آپ ہمیشہ دیا کرتے تھے۔ خاموش بہت رہا کرتے تھے غیرون اور خلق خدا کیساتھہ عموماً آپکا برتاو بہت نرمی کیساتھہ تھا۔ آپ غربا کو بہت دوست رکھا کرتے تھے۔ سلاطین کی ہیبت سے آپ مطلقاً موثر نہوا کرتے تھے۔

† اس روایت مین اختلاف ہے۔ اور وسمہ سے خضاب کرنے پر آپنے چند احادیث مین سخت ممانعت فرمائی ہے ۱۲ مترجم

آپکی صحبتون اور آپکی ناصحانہ بیانات کے سننے کے لئے اوسوقت تک لوگ بطیب خاطر حاضر رہتے تے کہ آپ خود وہان سے تشریف لیجائین۔ اپنے ہمراہیون کے ساتھہ آپ بہت مہربانی کا برتاوا کرتے ستے اور براہ کرم ہر شخص سے یہ پوچھا کرتے ستے کہ تم کیسے ہو۔ آپ خود بکریون کا دودہ دوہتے تے۔ زمین پر بیٹھتے تے اپنی جوتیان سیتے تے۔ اور اپنے کپڑون مین خود پیوند لگاتے تہے۔

آپکے سلسلۂ ازدواج مین پندرہ بیبیان آئی تہین جنمین سے تیرہ ۱۳ کے ساتھ آپکو خلوت صحیحہ کا اتفاق ہوا مگر زمانۂ واحد مین گیارہ بیبیان تک رہین جب ایکا انتقال ہوا ہے تو آپکی نو بیبیان حسب تفصیل ذیل تہین (۱) عائشہؓ حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی (۲) حفصہؓ حضرت عمرؓ کی بیٹی (۳) سودہؓ زمعہ کی بیٹی (۴) زینب حیشس کی بیٹی (۵) میمونہؓ (۶) صفویہؓ (۷) جویرہؓ (۸) ام حبیبہؓ (۹) ام سلمہؓ۔ جو وحی آسمان سے آتی تہی اوسکی کتابت حضرت عثمانؓ ابن عفان کبھی حضرت علیؓ ابن ابیطالب کبھی خالد ابن سعید بن عاش اور آبان بن سعید اور علاء بن حضرمی کیا کرتے تے۔ آپکے میر منشی ہونیکا شرف جسکو پہلے حاصل ہوا وہ ابی بن کعب تے۔ زید بن ثابت اور عبداللہ سعد بن ابی سرح نے بھی آپکی کتابت کی۔ اسکے بعد یہ مرتد ہوگئے تے اور پہر فتح کے بعد اسلام لائے۔ فتح کے بعد معاویہ ابن سفیان کتابت کیا کرتے تے۔

اسلحہ مین سے آپکی ایک تلوار ذوالفقار تہی جسکو بدر کے دن منبہہ ابن حجاج سہمی سے آپکو غنیمت مین ملی تہی اور بعض کہتے ہین کہ اور کسی سے۔ بنی قینقاع سے تین تلوارین آپکو غنیمت مین ملی تہین جنمین سے دو آپکی ہمراہ مدینے مین گئین اور ایک بدر مین آپکے تین تیر تے۔ تین کمانین تہین آپکی دو زرہین تہین جو بنی قینقاع سے آپکو غنیمت مین ملین تہین ایک ڈہال تہی جسمین کوئی صوت بنی ہوئی تہی جسکو وہ صبح ہوتے تک خدا نے اس ڈہال سے مٹا دیا۔ آپکے اصحاب مین سے اہل صفا بھی تہے یہ لوگ فقیر تہے جنکے پاس مال تہا نہ عیال تے اور مسجد کی زمین اونکا ٹہکانا تہی۔ ان اہل صفا مین سے ابو ہریرہ۔ ابو ذرؓ اور واثلہ بن اسقع مشہور ہین

جب آنحضرت صلعم نے انتقال فرمایا تو خلق خدا مین ایک عجیب قسم کی بھینی پیدا ہوگئی۔ مکہ مین ہلچل پڑگئی اور قریب ہی تہا کہ کل اہالی اسلام سے مرتد ہوجائین کہ سہیل ابن عمرو نے خانہ کعبہ کے پہاٹک پر کہڑے ہوکر اسطرح کہا" اے اہل مکہ! تم سب کے بعد اسلام لائے ہو سب کے پہلے مرتد ہونیوالے نہ بنو قسم ہے خدا کی تم اوس بات کو پورا کرد کہاؤ گے جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تہا" عتاب بن اسید اپنے جان کے خوف سے چھپ رہا اور بجز اہل مکہ اہل مدینہ اور اہل طائف کے اکثر اہل عرب مین سے پہر گئے جسوقت کہ رسول اللہ صلعم کی روح مبارک قبض ہوئی ہے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا" جسنے اپنی زبان سے یہ نکالا کہ رسول اللہ صلعم مرگئے تو مین اوسکا سر اپنی تلوار سے اوڑا دونگا" اونکی یہ حالت دیکھکر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو پڑہا ٭ ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ افان مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر اللہ شیئاً وسیجزی اللہ الشاکرین۔ اونکی باتون کی طرف لوگ رجوع ہوگئے اور سقیفہ بنی ساعدہ کیطرف سب چلے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتہ پر بیعت کی اور آپکے دست مبارک پر بیعت کرنیکے لئے سب لوگ جہک پڑے بجز بنوہاشم کی ایک جماعت کے۔ اسمین زبیر۔ عتبہ بن ابی لہب۔ خالد بن سعید ابن عاص۔ مقداد ابن اسود۔ سلمان فارسی ابوذر عمان ابن یاسر براابن عاذب اور ابی بن کعب شامل تہے۔ ان لوگون کی راے حضرت علی ابن ابیطالب رضؓ

٭ ترجمہ۔ محمد (صلعم) اور کوئی نہ تہے ایک رسول تہے۔ اون سے پیشتر بہت سے رسول گزر گئے۔ اگر وہ مرگئے یا قتل ہوگئے پلٹ جاؤ گے تم اپنی پشتون کی طرف اور جو اپنی ایڑیون کی طرف پلٹ جائیگا وہ خدا کو کچہ ضرر نہین پہنچا سکتا۔ اور جو شکر کرنے والے ہین خدا اونکو جزا دیگا۔ ۱۲

کی خلافت کیجانب تہی۔ اسیطرح حضرت ابو بکرؓ کی خلافت سے ابو سفیان بن حرب نے بہی مخالفت کی۔ جب حضرت عمرؓ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے گہر مین ایک جماعت مخالفین کی شورش پیدا کرنے کے لئے جمع ہی تو آپ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے مکان پر اس غرض سے آئے کہ اوس گہر کو اون لوگون کے لئے جلادین جو شورش برپا کرنے کے لئے وہان جمع ہین۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپکو ملین اور حضرت ابو بکرؓ نے اون لوگون کی طرف مخاطب ہوکر کہا "اے لوگو! تم لوگ بہی اوس بیعت مین داخل ہو جسمین ساری امت داخل ہوگئی" اس موقع پر ابن واصل کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ اندر سے باہر آئے اور حضرت ابو بکرؓ کے ہاتہہ پر بیعت کی حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی زندگی مین حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتہہ پر بیعت نہین کی۔ جب حضرت فاطمہؓ کا انتقال ہوگیا تو حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو اپنے مکان پر بلایا اور اونکے ہاتہہ پر بیعت کی۔ حضرت ابو بکرؓ کے عہد مین سجاح بنت حرث بن سوید تمیمی نے نبوت کا دعوی کیا اور بنو تمیم اور سجاح کے چچاون نے جو بنی تغلب تہے اونکی اطاعت کی اور مسیلمہ کذاب نے اسی سجاح کیطرف رغبت کی اور تین شبین اسکے ساتہہ شب باش رہا۔ یہ مسیلمہ وہی ہی جو پہلے نبی صلعم کے حضور مین حاضر ہوکر اسلام لایا تہا مگر پہر مرتد ہوگیا۔ اسنے پہلے یمامہ مین بہت استقلال کیساتہہ نبوت کا دعوے کیا اور پہر نبی صلعم کی نبوت مین اپنی شرکت کی۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے عہد مین اس سے ایک بڑا لشکر لڑنے کے لئے بہیجا جو خالد ابن ولید کی زیر کمان تہا۔ اسمین بہت سخت لڑائی واقع ہوئی جسمین حضرت حمزہ کے قاتل وحشی نے مسیلمہ کو اپنے حربہ سے قتل کیا۔

سجاح ہمیشہ اپنے اونہین چچاؤن مین رہی جو بنی تغلب سے تہے۔ یہانتک

کہ وہ زمانہ آیا جسمین معاویہ کے ہاتہ پر بیعت کیجاسے۔ اوسی زمانہ مین سجاح مسلمان ہوئی اور اچھی طرح مسلمان ہوئی۔

حضرت ابو بکرؓ کے عہد مین وہ کہالین اور درختون کی چہالین جمع کی گئین جنپر قرآن پاک لکہا گیا تہا اور حضرت حفصہ کے پاس لکہا کر رکہا دیا گیا تہا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو آپنے اوسکی متعدد نقلین کرا کے شہرون شہرون روانہ کردین۔

حضرت ابو بکرؓ کے عہد مین بنو یربوع نے کہ جنکا بڑا سردار مالک ابن نویرہ تہا زکوٰۃ دینے کی ممانعت کردی تہی۔ مالک ابن نویرہ ایک بہت بڑا تیرانداز بہت گو یا شاعر تہا۔ یہ جب رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا تہا تو آپنے اسکی قوم کا صدقہ اسکے سپرد کردیا تہا۔ جب حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کا زمانہ آیا تو آپنے خالد ابن ولید کو اسکے پاس بہیجا۔ مالک نے اون سے کہا "ہم تو نماز پڑہتے ہین زکوٰۃ نہین دیتے" خالد ابن ولید نے اسکے جواب مین کہا "تجہکو نہین معلوم ہے کہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا ساتہ ہے۔ ان دونون مین سے کوئی۔ ایک بغیر دوسرے کے قبول نہ کیجاے گی۔ مالک نے کہا لیکن اگر تمہارے صاحب (آنحضرت صلعم کی طرف اشارہ ہی) نے ایسا ہی کہا ہو اور پہر دوبارہ اس کلمہ کی تکرار کی۔ خالد نے جواب مین کہا اور وہ تیرے صاحب نہ تہے۔ اسقدر کہنے کے بعد ضرار ابن ازور کیطرف آپ متوجہ ہوسے اور اونکو اوسکی گردن مارنے کا حکم دیا۔ یہ سنتے ہی مالک اپنی بی بی کیطرف متوجہ ہوکر حضرت خالد سے اسطرح کہنے لگا "یہی وہ عورت ہے جسنے مجہے قتل کرایا" یہ عورت نہایت جمیلہ تہی۔ خالد نے کہا تجہکو تیرے اسلام سے پہر جانے نے قتل کرایا" مالک نے کہا "مین مسلمان ہون" خالد نے ضرار سے کہا "اس کی گردن ماردو" اور اوسکی گردن ماردیگئی۔ اس باب مین ابو کبیر سعدی نے

یہ اشعار موزون کئے ہین ؎

الا قل لحی اوطؤا بالسنابك	تطاول هذا اللیل من بعد مالك
قضی خالد بغیا علیه بعرسه	وكان له فیها هوی قبل ذلك
فامضی هواه خالد غیر عاطف	عنان الهوی عنها ولا متمالك
واصبح ذا اهل واصبح مالك	الی غیر اهل هالكا فی الهوالك

اس واقعہ کی خبر جب حضرت ابو بکر و حضرت عمر کو پہنچی تو حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ خالد زنا کی ہے - اوسکے دُرّے لگانا چاہیئے حضرت ابو بکر نے کہا نہین اسلئے کہ انہون نے اجتہاد کیا تہا جسمین اونکی راے نے خطا کی - حضرت عمر نے کہا کہ اوسنے ایک مسلمان کو قتل کیا حضرت ابو بکر نے کہا نہین یہ بہی اوسکی اجتہادی غلطی تہی - پہر فرمایا - اے عمر! مین اوس تلوار کو نیام مین نہین کر سکتا جسکو خدا نے کافرون کے لئے کہنچا ہے - مالک کے قتل پر اوسکے بہائی متمم نے چند قصیدے لکہے ہین جنمین سے یہ عینیہ قصیدہ مشہور ہے ؎

*وكنا كندمانی جذیمة حقبة	من الدهر حتی قیل لن یتصدعا
وعشنا بخیر فی الحیاة وقبلنا	† اصاب المنایا رهط كسری وتبعا

† خبردار ہو کہ دے اس شخص کو بیل کے سمون کے سپرد کر یا ہی - اس رات نے تو مالک کے بعد بہت ہی دراز کی اسکی بیوی کی وجہ سے خالد نے اسپر ظلم روا رکہا - اور اسکو تو پہلے ہی سے اسکی بیوی کی خواہش تہی خالد نے جبکہ اسکی خواہش کی باگ اسکے اختیار سے باہر تہی مالک کی تمنا کا خاتمہ کر دیا - اسکی صبح تو بیوی کے ساتہ ہوئی مگر بہارے مالک کی صبح تو اپنی اہل و عیال مین نہین بلکہ ہلاکت ئی ہوا - اڈیٹر

* ایک عرصہ دراز تک ہم جذیمہ (ایک بادشاہ کا نام) ندیمون کی طرح ایسے ساتہ ساتہ رہی کہ لوگ یہ کہتے تہے کہ ابتو یہ کبہی جدا ہی نہونگے -

ہمنے اپنی زندگی مین خوب ہی عیش کی اور ہمسے پہلے کسری کی گروہ اور تبع کی قوم کو بہی موت پہونچی ہے - ۱۲

فلما تفرقنا کانی ومالکا | لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا*

حضرت ابو بکرؓ کے عہد خلافت مین حیرہ اسطرح پر فتح ہوا کہ وہان کے باشندون نے جزیہ دینا قبول کیا اور اون کو امان دی گئی۔

سنہ ۱۳ھ

مین یرموک کا واقعہ ہوا اور جب ہرقل کو حمص مین یرموک کے ایک بھاگے ہوئے شخص کے ذریعہ سے روم کے شکست کی خبر ملی تو وہ حمص سے رہا کی طرف چلدیا۔ جب یرموک کے واقعہ سے حضرت خالد اور ابو عبیدہ فارغ ہوئے تو ان دونون نے دمشق کا قصد کیا۔ جمادی الاخری سنہ ۱۳ھ کے مہینہ کے آٹھ دن باقی رہے تھے کہ چہار شنبہ کی شب کو حضرت ابو بکرؓ کا انتقال ہوگیا آپ کی خلافت تین برس۔ تین مہینے اور دس دن تک رہی اسوقت آپکی عمر تریسٹھ برس کی تھی۔ آپ کو اسماء بنت عمیس نے غسل دیا اور اوس تخت پر آپ کی نعش رکھی گئی جسپر جناب رسول اللہ صلعم کا جسم مبارک رکھا گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے رسالتماب کے مزار شریف اور منبر کے درمیان مین مسجد کے اندر آپکی نماز جنازہ پڑھائی اور آپکی وصیت کے موافق رسول اللہ صلعم کے پہلو مین ایک طرف دفن کئے گئے۔ آپنے لوگونسے حضرت عمرؓ کے خلیفہ ہونے کا عہد لیا تھا۔ آپکے سبب موت مین اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہین کہ آپ کی موت زہر سے واقع ہوئی۔ ایک یہودیہ عورت نے چاولون مین زہر ملاکر آپکو کھلادیا تھا۔ یہ بھی لوگ کہتے ہین کہ وہ زہر پہلے سے آپکے پیٹ مین باقی تھا جسکو کہ

* پھر جب ہم اور مالک دونو جدا جدا ہو گئے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم دونو نے ساتھ ساتھ کبھی ایک رات بھی بسر نہین کی ہے ۱۲ اڈیٹر

آپنے اور حرث بن کلدہ نے کہایا تہا اور اوسکے ایک سال کے بعد دونون کا انتقال ہوا۔ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ ایک روز آپنے سرد پانی سے ٹھنڈے دن مین غسل کیا تہا جسکی وجہ سے آپکو تپ آگئی۔ پندرہ روز تک آپ اسمین مبتلا رہے۔ اور بالآخر آپکا انتقال ہوگیا۔ آپکا قد مبارک خوبصورت تہا۔ رخساروں پر گوشت کم تہا۔ ستا ہوا چہرہ۔ گھسی ہوئی آنکھین۔

جس دن کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تہا۔ اوسیدن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی گئی آپنے خالد بن ولید کو امارت سے معزول کرکے۔ ابو عبیدہ بن جراح کو فوج کی سپہ سالاری اور شام کی گورنری پر جانشین اور ممتاز کیا۔ آپ پہلے شخص ہین جنکو امیر المومنین کے لقب سے لوگون نے پکارا۔ ابو عبیدہ یہان سے کوچ کرکے دمشق مین باب جابیہ پر خیمہ زن ہوے۔ خالد باب توما پر اور عمرو بن عاص دوسری طرف۔ قصہ مختصر اسیطرح ستر راتون تک دمشق کا محاصرہ کئے رہے۔ آس پاس جو مقام تہے اونکو خالد نے اپنی تلوار سے فتح کیا۔ اہل دمشق نے ایک طرف سے نکلکر ابو عبیدہ سے صلح کر لی اور آپ اونکو امن دیکر جب شہر کے اندر داخل ہوے ہین تو وسط شہر مین خالد بن ولید سے جو شہر کو فتح کرتے چلے آتے تہے ملاقات ہوئی۔ آپ ہی کے عہد خلافت مین عراق بہی فتح ہوا۔

سنہ ۱۴ و ۱۵ ھ

مین حضرت عمر رضی نے بصرہ کی بنیاد ڈالنے کا سکیم دیا اور آباد کیا بعض کہتے ہین کہ سنہ ۱۵ ھ مین بصرہ کی بنیاد پڑی تہی۔

اس سال مین حضرت ابو بکر کے والد قحافہ کا انتقال ہوا جنکی عمر ۹۷ برس کی تہی

سنہ ۱۶ ھ

مین حمص کی فتح ہوئی۔ یہان کے لوگونسے بہی حضرت ابو عبیدہؓ نے اونہین شرائط پر صلح کی جو اہل دمشق سے کی گئین تہین۔ یہانسے حماۃ پہنچے۔ یہان کے رومی باشندے پہلے مقابلہ کے لئے نکلے اور پہر انہون نے صلح کرلی۔ جزیہ انسے لیاگیا۔ خراج اونکی آراضیون پر لگایا گیا۔ اور اونکی بڑی کلیسا جامع مسجد بنائی گئی اور وہ وہی ہے جو کہ ابتک سوق اعلےٰ مین واقع ہے۔ ابن واصل کا بیان ہے کہ حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام اور یونانیون کے عہد مین حماۃ ایک بہت بڑا شہر تہا۔ مگر ان فتوحات کے زمانہ مین اور اس سے قبل بہی حماۃ اور شیرز مضافات حمص سے تہے۔ یہان سے حضرت ابو عبیدہ شیرز اور معرت مین پہنچے اور یہان کے لوگونسے بہی اونہین شرائط پر صلح کی جنپر حماۃ والون سے کی تہی۔ اسکو معرت حمص بہی کہتے تہے۔ اوس زمانہ تک کہ معاویہؓ کے خلافت کے زمانہ مین یہ مقام نعمان ابن بشیر کیطرف منسوب کیا گیا اور اوسوقت سے اوسکا نام معرت النعمان پڑگیا۔ پہر آپ وہان سے لاذقیہ تشریف لے گئے۔ اہل لاذقیہ کو بہی ذلیل بناکر زیر کیا اور جبلہ اور انطرسوس بہی ممالک مفتوحہ مین داخل ہوے۔ یہان سے حضرت ابو عبیدہؓ حضرت خالد کے ساتہ حلب کے اوس زمانہ کے پایہ تخت قنسرین مین داخل ہوے۔ حلب کا شہر اسی قنسرین کے صوبجات مین سے تہا اور یہان رومیون کی ایک بہت بڑی جماعت بود و باش رکہتی تہی۔ ان لوگونسے بہت سخت لڑائی ہوئی اور بالآخر مسلمانون نے رومیون پر فتح پائی۔ اور اون لوگون سے اس شرط پر صلح کی گئی کہ قنسرین برباد و تباہ کرڈالا جائیگا۔ اور آجتک

وہ اوسی بربادی کی حالت مین ہے۔ اوسکے بعد حضرت ابوعبیدہؓ نے حلب۔ انطاکیہ۔ منبج۔ دلوک۔ سرین۔ تیزین اور عزاز کو فتح کرتے ہوے اسیطرف سے شام پر چڑھائی کردی۔ حضرت خالدہ عش پہنچے۔ وہان کے باشندونکو وہان سے نکال دیا اور اوسکو بالکل تباہ کردیا اور حدث کو بھی فتح کرلیا۔ یہ کل فتوحات ۱۵ھ مین ہوے۔ ان فتوحات کو سُنکر ہرقل کو شام کی طرف سے ناامیدی ہوئی اور وہ رہا سے قسطنطنیہ چلا گیا۔ پھر قیساریہ فتح کیا گیا اور اوسکے بعد سبسطیہ فتح کیا گیا جسمین حضرت ذکریا علیہ السلام کے بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ نابلس۔ لد۔ یافا اور کل شہر اس ملک کے فتح ہو گئے بیت المقدس کا محاصرہ کرلیا گیا۔ اور جب اس محاصرہ نے بہت طول کھینچا اور وہان کے باشندے اس شرط سے صلح پر راضی ہوے کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ خود آئین تو ابوعبیدہ نے حضرت عمرؓ کے پاس قاصد اس غرض سے بھیجا کہ وہ تشریف لائین۔ چنانچہ حضرت عمرؓ مدینہ مین حضرت علیؓ کو اپنا جانشین بناکر یہان تشریف لاے اور بیت المقدس فتح ہوا۔

اسی سال مین حضرت عمرؓ نے مختلف محکمے قائم کئے اور مسلمانون کو انعام تقسیم کیا۔ اسکی ابتدا حضرت عباسؓ سے کی۔ آپ کو پچیس ۲۵ ہزار درم انعام دے پھر انکو جو حضرت رسالت مآب صلعم سے زیادہ تر قریب تھے اور اونکے بعد درجہ بدرجہ انکو جو اُن سے قریب تھے۔ اہل بدر کو پندرہ ۱۵ ہزار درم اور اونکے بعد جنگ حدیبیہ اور بیعۃ الرضوان تک مین جو حضرات شریک تھے اونکو تین ۳ ہزار درم دے۔ قادسیہ اور شام کی لڑائیون مین جو لوگ شریک تھے اونکو دو ۲ دو ہزار درم دئے اور قادسیہ اور یرموک کے بعد والون کو

ایک ایک ہزار - اور اوسکی بعد والونکو پانچ پانچسو انسے بہی بعد والونکو جو کچہ دیا اوسکی تعداد بہی دوسو درم اور پچاس درم تہی -

اسی سال مین قادسیہ کی جنگ ہوئی تہی - اس لڑائی مین مسلمانون کیطرف سے سعد ابن وقاص کمانڈر انچیف تہے اور فارس والونکی طرف سے رستم اس لڑائی نے دنون تک طول کہنچا - اس لڑائی کے معرکے ان نامونسے نامزد ہین - پہلا معرکہ یوم اغواث دوسرا معرکہ یوم اعماس تیسرا معرکہ لیلۃ الہریر اس لئے کہ اس رات مین دونون طرف سے بہادرون نے بات کرنے کی بہی مہلت نہین دی - اونکے دل ہلا دینے والے نعرونسے زمین دہلتی تہی اور رات بہر لڑتے رہے دوسرے دن دوپہر تک اس لڑائی نے طول کہنچا - اب تند ہوا چلنے لگی تہی اور زمین کے اوٹہتے ہوئے غبار کا رخ ہوا کیوجہ سے مشرکین کی جانب تہا کہ مشرکین کو ہزیمت ہوئی اور قعقاع رستم کے تخت تک پہنچ گیا اور وہ یہان سے بہاگا - ہلال بن علقمہ اسکے پیچہے پہنچ گئے - اور اسکی ٹانگ پکڑ کر کہینچ لی اسکو قتل کیا ہلال نے اسکے تخت پر چڑہکر ندا کی کہ خدا کی قسم مین نے رستم کو قتل کیا - اب عجمیون کی شکست کی انتہا ہو چکی تہی اور اس قدر وہ لوگ قتل کئے گئے کہ کوئی اونکا شمار نہ تہا -

سعد یہان سے کوچ کرنے بعد مدائن پہنچے اور دجلہ کی نہر شہرین پر اپنا کیمپ نصب کیا - مسلمان لوگ مدائن مین گہس پڑے - جسکو پایا تہ تیغ کیا اور یزدجرد یہانسے بہاگا - سعد ایوان کسرے مین داخل ہونے کے بعد یہان جسقدر مال سونے چاندی کا تہا اور جسقدر بیش قیمت ظروف و کپڑے تہے سعد سب پر قابض ہو گئے - اس مال غنیمت مین سے ایک

[1] یعنی دن فریاد کا - لیکن ہمارے زمانہ کے لائق مورخ مولانا شبلی صاحب نعمانی اپنی تاریخ الفاروق مین

فرش چمن کے طور کا تہا جو ساٹہ[۶] گز کے مربع مین تہا اور جسمین طرح طرح
کے پہول سونے اور جواہرات کے بنے تہے۔ اس مال غنیمت مین سے
جسقدر سعد نے مناسب سمجہا اپنے ہمراہیون کو دیا اور اس فرش کو
عمر بن الخطاب کے حضور مین بہیجدیا۔ حضرت عمرؓ نے اسکے ٹکڑی پارچے
کرکے مسلمانون کو تقسیم کردئے۔ حضرت علیؓ کے حصہ مین جو ٹکڑا اوس کا
آیا تہا جب وہ فروخت کیا گیا ہے تو بیس[۲۰] ہزار اوسکی قیمت ملی تہی سعد
چندے تو یہین مدائن مین مقیم رہے مگر آپنے ایک لشکر کو جلولا کیطرف روانہ
کیا جہان عجمیون کی ایک بہت بڑی جماعت تہی۔ مسلمانون نے انمین سے
بیشمار قتل کئے۔ یزدجرد آجکل حلوان مین تہا لیکن اس خبر کو سنکر وہ وہان
سے بہی بہاگا۔ مسلمانون نے شہر کا رخ کیا اور اوسپر غالب آگئے۔
اسلامی بہادرون کا مدائن مین پہنچنا اور اسکا لے لینا اوائل سنہ ۱۶ھ
مین تہا۔ اس فتح حاصل ہونے پر تکبیر کے پرجوش نعرے مسلمانون کی زبان
سے بلند ہوے اونہون نے نہایت ہی پرجوش لہجہ مین کہا "یہ وہ فتوحات
ہین کہ جنکا وعدہ ہمسے خدا نے اور اوسکے رسول نے کیا تہا" اس کے بعد
تکریت اور موصل کو بہی مسلمانون نے فتح کیا اور پہر ماسبذان اور قرقیسیا
کو بہی۔ اسی سال مین جبلہ بن ایہم نے حضرت عمر بن خطاب پر خروج کیا۔ وہ

ص بجاے اغواث کے اس معرکہ کا نام یوم الاثاث لکہا ہے۔ جو لغت سے مناسبت نرکہنے کے ساتہ اور
معتبر تاریخون کے بہی مخالف ہے۔ قعقاع جسنے اس جنگ مین اپنی بہادری کے جوہر دکہائے ہین اسی جنگ کے
متعلق حالات نظم کرتے ہوئے اغواث کی صحت کرتا ہے۔ جیوبۃ حباشۃ بالنفس + ھدلھرۃ
مثل شعاع الشمس + فی اغواث موقبل الفرس + انخس بالقوم اشد نخس
غالباً مطبع کی غلطی ہوگی ۱۲ اڈیٹر

ذی حسن مین داخل ہوا اور مسلمانون کی کچھ جماعت اس سے ملی۔ اسکے مجرم اسکی سامنے لائے گئے اسکے ہمراہیون نے دیبا کا لباس پہنا اور حج کے زمانہ مین اسکا حضرت عمرؓ کے ساتھ اتفاق ہوا۔ قبیلہ فزارہ مین سے ایک شخص نے اپنی چادر کی آڑ مین صحبت کی جسپر جبلہ نے اسکے زور سے طپانچہ اس کے مارا کہ اسکی ناک ٹوٹ گئی۔ حضرت عمرؓ نے جبلہ سے فرمایا کہ تو فدیہ دے ورنہ اسکو حکم دے کہ وہ بھی تیرے طپانچہ مارے جسپر جبلہ نے کہا "بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے مین ایک بادشاہ اور وہ ایک بازاری آدمی" جسکے جواب مین حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسلام کے نزدیک تم دونون کی ایک حالت ہے اور شرعی حدون مین ایک بادشاہ اور ایک بازاری آدمی دونون برابر ہین" جبلہ نے کہا اچھا آج شب بھر کی مجھکو مہلت دیجیے آپنے مہلت دی اور اُسی رات مین جبلہ اپنے ہمراہیون کیساتھ شام کی طرف چلا گیا۔ یہ وہان سے قسطنطنیہ پہنچا اور اپنی قوم کے پانچسو آدمیون کے ساتھ وہین عیسائی ہوگیا۔ اسکے بعد جبلہ اپنی اس حرکت پر بہت نادم ہوا اور اسی مضمون پر یہ چند اشعار بھی اسنے موزون کیے۔ ع

تنصرت الاشراف من اجل لطمة	وما کان فیها لو صبرت لك ضرر
تكنفني فيها لجاج و نخوة	و بعت بها العين الصحيحة بالعور
فياليت امی لم تلدنی ولیتنی	رجعت الی القول قاله عمر

جبلہ نے مسلمانونکے ایلچی کے ہمراہ کچھ ہدیہ بھی حسان بن ثابت کیلیے بھی بھیجا تھا

۱؎ شرفا ایک طپانچہ کے ماری نصرانی ہوگئے۔ اور اگر ایک طپانچہ پر توصبر کرلیتا تو کوئی ضرر کی بات نہتی عجز و پستی وغیرہ کے آنیوالی خیالون نے مجھکو طپانچہ کہانیسے باز رکھا۔ اور اس معاملہ مین میری اچھی آنکھ اندھی ہوگئی ہائے افسوس میری مان اس دن کیلیے مجھکو پیدا نہ کرتی۔ یا مین عمرؓ کے قول ہی سے نہ پھرتا۔

جسکو حضرت عمر رضؓ نے حسان بن ثابت کے پاس بھیجدیا اور حسان نے ان اشعار میں اسطرح اوسکی مدح کی ہے

ان ابن جفنۃ من بقیۃ معشر	لم یغرھم اباؤھم باللوم
لم ینسنی بالشام اذھو ربھا	کلا ولا متنصرا بالروم
یعطی الجزیل ولا یراہ عندہ	الا کبعض عطیۃ المذموم

۱۷ سنہ ھ

مین کوفہ کا بنیادی پتھر رکھا گیا اور سعد یہان بھیجے گئے۔ حضرت عمر رضؓ نے عمرہ کی نیت کی۔ مسجد حرام کے صحن کو وسعت دی اور اس صحن کے لئے جن جن لوگون نے اپنے مکانون کے فروخت کرنے سے انکار کیا اونکے مکانات ڈہا دیئے گئے اور اونکی قیمت بیت المال کی خزانہ مین داخل کردیگئی۔ اور حضرت فاطمہؓ کی صاحبزادی ام کلثوم رضؓ جو حضرت علیؓ سے تھین آپ کے عقد مین آئین اسی سال مین اہواز اور تستر مسلمانون کے ہاتھ پر مفتوح ہوئے۔ اسوقت مین تستر کا حاکم مجوسیون مین ایک سربرآوردہ شخص ہرمزان تھا۔ یہ قلعہ سے اس شرط پر اترا کہ اسکے باب مین خود حضرت عمر رضؓ جو حکم دین وہی اوسکی قسمت کا فیصلہ سمجھا جاوے ہرمزان ہمراہی انس بن مالک احنف بن قیس وغیرہ ایک جماعت کے روانہ کیئے گئے اور جب یہ لوگ مدینہ پہنچے تو ہرمزان کے سر پر اوسکا تاج رکھا گیا اور اوسکا دیبائی لباس جسمین زر دوزی کا کام تھا اور موتی اور یاقوت جڑے ہوئے تھے زیب تن کیا۔ اس شان کے ساتھ جب یہ داخل ہوئے ہین تو حضرت عمر رضؓ کو ایک مفلس اور غریب شخص کی ہیئت سے مسجد مین پڑا ہوا پایا۔ یہان پہنچکر ہرمزان نے پوچھا کہ عمرؓ کہان ہین؟ تو حضرت

عمرؓ اٹھکر بیٹھ گئے اور اسطرح کہنے لگے کہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ذلیل ترین
اور اوسی کے مثل اوروں کو اسلام کا باعث ننگ وعار بنایا۔ اسکے بعد
ہرمزان کا زرین تاج اور فاخرہ لباس اُتار کر اسکو موٹے کپڑے پہنائے گئے
اور حضرت عمرؓ اور ہرمزان سے گفتگو شروع ہوئی۔ اسی اثنا مین ہرمزان نے
پانی پینے کے لیئے مانگا اور جب پانی اوسکے سامنے لایا گیا تو اوسنے کہا مین
ڈرتا ہون کہ مین پانی پی رہا ہون اور آپ مجھے قتل کر ڈالین" تو حضرت عمرؓ نے
کہا "جبتک تم پانی نہ پی لوگے اوس وقت تک تمکو کسی قسم کا خوف نہ کرنا چاہیئے" ہرمزان نے
پانی نہین پیا اور اسطرح پر اسنے گویا حضرت عمرؓ سے اس امر کا عہد لے لیا
کہ جبتک وہ پانی نہ پیئے گا مارا ہی نہ جائیگا۔ اور پھر ہرمزان نے بطیب خاطر
اسلام قبول کیا اور اس طرح اوسنے جنت لی۔

سنہ ۱۸ ھ

مین بہت بڑا قحط مدینہ مین پڑا حضرت عمرؓ نے اپنی تمام ممالک محروسہ مین
حکم بھیجدیا کہ وہان کے عمال غلہ کے معاملہ مین انکی مدد کرین چنانچہ حضرت
ابو عبیدہ نے شام سے چار ہزار اونٹ غلے سے لدے ہوئے بھجوائے
اور جب قحط کی سختیان اور بڑھین تو مسلمانون اور حضرت عمرؓ نے حضرت
عباس کے ساتھ استسقا کی دعا مانگی۔ پانی برسا اور اسپر لوگ حضرت
عباس کے دامن پر تبرکاً مسح کرتے تھے۔ اسی سال کے اندر شام کے
ملک مین بمقام عمواس طاعون کا زور ہوا جسمین عشرہ مبشرہ مین کے ایک
صحابی حضرت ابو عبیدہ بن جراح فہری کا انتقال ہوگیا۔ معاذ بن جبل آپکے
جانشین بنائے گئے۔ آپکو بھی طاعون نے مار لیا تو آپکی جگہ پر عمرو بن عاص

مامور کیئے گئے۔ اس طاعون کے ڈیرے خیمے کئی مہینہ تک یہان پڑے رہے اور پچیس ہزار جانین اسکی شکار ہوئین۔ یہی دوردورہ طاعون کا اسی زمانہ مین بصرہ مین بھی تھا۔

سنہ ۱۹ و ۲۰ھ

ان دونون برسون مین عمرو بن عاص اور زبیر بن عوام کی قوت بازو سے مصر اور اسکندریہ مفتوح ہوئے۔ عمرو بن عاص نے ایک شہر کی بنیاد ڈالی ایک جامع مسجد بنائی جو اب تک فسطاط کے نام سے مشہور ہے۔ سنہ ۲۰ھ مین بلال بن حمامہ کا انتقال ہوا۔ حمامہ حبشی کنیز تھین۔ بلال کا انتقال شام مین ہوا اور باب الصغیر کے پاس دفن ہوئے۔

سنہ ۲۱ھ

مین آذربایجان۔ رے۔ قزوین۔ جرجان اور طبرستان مفتوح ہوئے۔ ان فتوحات کے بعد عمرو بن عاص نے برقہ کا رخ کیا۔ وہان کے باشندون نے جزیہ دیکر صلح کرلی۔ وہان سے غربی طرابلس مین آپ پہنچے اور اُسکو ذلیل کرکے فتح کیا۔ احنف بن قیس خراسان کیطرف بڑھے۔ ہرات کے باشندون کو ذلیل بناکر مفتوح کیا۔ وہان سے مرو پہنچے۔ یزدجرد خبر پاکر بلخ کیطرف بھاگا۔ اسلامی فوج نے اسکا پیچھا کیا۔ اب عجمی فوج مین بھاگڑ پڑگئی تھی اور انکا مال واسباب زیادہ تر اسلامی فوج کے ہاتھ آیا۔ اسی سال مین ابی بن کعب بن قیس نے جو مالک بن نجار کے بیٹے تھے اور جنکی کنیت ابوالمنذر تھی انتقال کیا۔

۲۳ سنہ

مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتقال فرمایا۔ آپ کی تہیگاہ مین عبد المغیرہ ابن شعبہ فیروز ابولولو نے جب کہ آپ نماز مین مشغول تھے خنجر مار دیا تھا۔ ذی الحجہ کے چھ دن باقی تھے کہ یہ واقعہ ہوا تھا۔ ذی الحجہ کے آخری دن مین جو سنیچر کا دن تھا آپ کا انتقال ہوا اور پہلی محرم ۲۴ھ کو اتوار کے روز آپ زیر زمین دفن کیے گئے آپ کی خلافت کا زمانہ دس برس چھ مہینہ اور آٹھ دن کا ہوا۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ دفن کیے گئے۔ آپ کا سن پچپن برس کا تھا اور بعض کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا۔ آپ کا گندم گون رنگ تھا۔ دانت نہایت خوش آب تھے۔ سر کے بال سامنے سے اڑے ہوئے تھے اور آپ کا قد لانبا تھا آپ وہ پہلے شخص ہین جنھون نے بچون اور ماؤن کے بیچنے کی ممانعت کی۔ نماز جنازہ مین جہان چار پانچ اور چھ تکبیرین کہی جاتی تھین چار تکبیرون پر اجماع کرایا۔ آپ وہ پہلے بزرگوار ہین جنھون نے اس امر پر اجماع امت کرایا کہ نماز تراویح ایک امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ ادا کیجائے آپ ایسے مستعد اور بیدار مغز خلیفہ تھے کہ خلق خدا کی چوکیداری کے لئے راتونکو کوتوال بنکر خود بنفس نفیس نکلا کرتے تھے ھ تیسری محرم کو مغرب کے بعد حضرت عثمان خلیفہ بنائے گئے۔ سب سے پہلے عبد الرحمن عوف نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی اور اسکے بعد اور لوگون نے۔ آپ منبر پر تشریف لیگئے خدا کی تعریف بیان کی۔ خدا کی وحدانیت اور رسول اللہ صلعم کی رسالت کی شہادت دی۔ اسکے بعد ایک قسم کی اضطرابی کیفیت آپ پر پیدا ہوگئی۔ آپ نے کہا اولاً اولاً ہر کام مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن مین اگر زندہ رہا تو خطبے دونگا" اسقدر کہنے کے بعد آپ منبر سے اتر آئے اور

پھر حضرت عمرؓ کی وصیت کے موافق چھ گورنروں کا تقرر فرمایا اور اسکے بعد آپنے کوفہ کی عمارت سے مغیرہ بن شعبہ کو معزول کرکے سعد بن وقاص کو کوفہ کا گورنر کیا۔ پھر انکو بھی معزول کرکے عبداللہ ابن عقبہ ابن ابو معیط کو ممتاز کیا یہ انکی ماں اروی کے سلسلے سے آپکے بھائی ہوتے تھے۔

۲۵ سنہ ھ

مین ابوذر غفاری جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ نے زبدہ کے مقام پر جہان وہ شام سے ہٹا کر بھیجے گئے تھے انتقال کیا۔ امیر معاویہ نے حضرت عثمان سے انکے متعلق اس امر کی شکایت کی تھی کہ ابوذر غفاری کے لئے یہ نامناسب ہے کہ وہ سونا چاندی تو جمع کرین اور آیۃ شریف پڑھتے ہون والذین یکنزون الذھب والفضۃ

۲۶ و ۲۷ و ۲۸ سنہ ھ

مین عمرو بن عاص مصر کی گورنری سے معزول کئے گئے اور بجائے انکے حضرت عثمانؓ کے رضاعی بھائی عبداللہ ابن ابی سرح وہان کی حکومت پر سرفراز کئے گئے۔ عبداللہ نے افریقہ کو فتح کیا اور پھر آپ معاویہ کی طرف سے ایک بڑے لشکر کے ساتھ بحری لڑائی کے لئے بھیجے گئے۔ اس لشکر نے جزیرہ قبرس کا محاصرہ کیا اور اس شرط پر وہان کے لوگون سے صلح کیگئی کہ اہل قبرس ہر سال ہزار دینار دیا کرینگے۔ اسلامی لشکر نے یہان کے بہت سے لوگون کو قتل کیا اور اکثر کو غلام بنایا۔

۲۹ سنہ ھ

مین ابوموسیٰ اشعری بصرہ کی حکومت سے معزول ہوئے اور بجائے انکے بصرہ کی حکومت کے باگ حضرت عثمانؓ کے خالہ زاد بھائی عبداللہ بن عامر بن کرز کے ہاتھ مین آئی۔ پھر عبداللہ بن عقبہ کوفہ کی امارت سے اس بنا پر معزول کیے گئے کہ انھون نے رات کو تو شراب پی اور صبح کو نمازیون کے ساتھ فجر کی نماز مین چار رکعتین پڑھنے کے بعد کہنے لگے کیا اس سے بھی زیادہ رکعتین پڑھون جس پر ابن مسعود نے کہا کہ ہم نے آپکو آج تک کبھی فجر کی نماز مین چار رکعتون سے زیادہ پڑھتے نہین دیکھا۔

سنہ ۳۰ھ

مین نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر مبارک عثمانؓ سے بیر اریس مین گر گئی۔

سنہ ۳۱ھ

مین عجم کا آخری بادشاہ یزدجرد مر گیا اور اسی سال امیر معاویہ کا باپ ابوسفیان بن حرب کا بھی انتقال ہوا۔

سنہ ۳۲ھ

مین عبداللہ بن مسعود کا انتقال ہوا۔ بعض روایات مین آیا ہے کہ عشرہ مبشرہ مین جنکے لیے جنت کی بشارت دیگئی ایک یہ عبداللہ بھی ہین۔ اس روایت کے راوی ابوعبیدہ بن جراح کا نام عشرہ مبشرہ کی فہرست مین سے کم کر دیتے ہین۔

سنہ ۳۳ھ

کوفیون کے ایک گروہ نے حضرت عثمانؓ کے باب مین طرح طرح کی گفتگو شروع کی اور آپکے اوس انتظام پر نکتہ چینی ہونے لگی جس سے آپکے اعزا اقارب مین سے جو لوگ حاکم بنا دیئے گئے تھے اور وہ عوام کے خیال مین اس منصب کے لایق نہ تھے اور اسی قسم کی اور گفتگوئین آپکے باب مین ہوئین۔

سنہ ۳۴ھ

مین حضرت عثمانؓ نے فدک صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شاخین تراشنے کا مروان بن حکم کو حکم دیا اور جبتک عمر بن عبدالعزیز نے اوسکو واپس نہین لے لیا وہ مروان اور اوسکی اولاد کے قبضہ مین رہا۔ اسی سال مین مقداد بن اسود کا انتقال ہوا۔ اسود نے اونکو متبنی کیا تھا لیکن جب حکم خدا کے موافق ہر شخص اپنے باپ کے نام سے پکارا گیا تو اونکا نام مقداد بن عمرو رکھا گیا۔ اسکی عمر ستر برس کی تھی اور

سنہ ۳۵ھ

مین مصر سے ایک گروہ ہزار آدمیون سے کم کا مدینہ مین آیا۔ اوسی طرح کوفہ وبصرہ سے بھی لوگ آئے۔ جب جمعہ کا دن آیا تو حضرت عثمانؓ منبر پر گئے اور سب کو مخاطب کرکے اسطرح کہا۔ "اے لوگو! خدا اور مدینہ کے رہنے والے جانتے ہین کہ تم حضرت محمد صلعم کی زبان مبارک پر ملعون ہو" جسکو سنکر محمد بن مسلم کھڑے ہوکر کہنے لگے۔ "کہ مین اسکی شہادت دیتا ہون" کل قوم مین ایک جوش سا پیدا ہوگیا۔ انھون نے کنکریان اور پتھر حضرت عثمانؓ پر اسقدر مارے کہ حضرت عثمانؓ بیہوش ہوکر منبر سے گر پڑے اور گھر مین اوٹھا لیجائے گئے۔

اسی دن حضرت عثمانؓ سے سعد بن وقاص حسن بن علی - زید بن ثابت
اور ابو ہریرہ نے یہانتک کہ حضرت عثمانؓ نے آنے والے باغیون کے
واپس جانے کی تحریک کی اور وہ لوگ واپس بھی ہو گئے - اس واقعہ کے
تیس۳۰ روز بعد تک عثمانؓ نے اہل مدینہ کے ساتھ نماز پڑھی تھی کہ باغی گروہ اس سے
بھی مانع ہوئے - مدینہ کے باشندے اپنے اپنے گھرون مین بیٹھ رہے
اور عثمانؓ کو اپنے گھر مین چالیس یا پچاس روز تک محصور رہنا پڑا پھر اس امر پر
لوگ متفق ہوئے کہ محمد ابن ابی بکر کو مصر کی حکومت دیجائے اور عبداللہ
ابن ابی سرح معزول کئے جائین - محمد ابن ابی بکر کو جب عثمان نے مصر کا
حاکم بنا کر روانہ کیا تو وہ ایک جماعت مہاجرین و انصار کی اپنے ہمراہ لیکر
مصر کی طرف چلے - اثناے راہ مین اونہون نے ایک غلام کو ایک
اونٹنی پر سوار جاتے ہوئے دیکھا اور اوس سے جب پوچھا کہ کہان جاتا ہے
تو اوسنے جواب دیا کہ مصر کے حاکم کے پاس - ان لوگون نے کہا کہ
مصر کے حاکم تو یہی ہین اوسنے کہا کہ دوسرے حاکم کے پاس جاتا ہون
اسپر ان لوگون نے اوسکو پکڑا اور تلاشی لینے پر اوسکے پاس ایک
خط ملا جسپر حضرت عثمانؓ کی مُہر بھی تھی اسمین لکھا تھا کہ جب محمد ابن
ابی بکر اور اونکے ہمراہی تمسے کہین کہ تم معزول کیے گئے تو تم اونکا کہنا
نہ ماننا اور اونکو کسی حیلے سے قتل کر ڈالنا اور اپنی جگہہ پر قایم رہنا"
اس خط کو دیکھکر محمد ابن ابی بکر اور اونکے سب ہمراہی مہاجرین اور
انصار مدینے کی طرف پلٹ پڑے یہان پہونچکر صحابہ کو مجتمع کیا اور اس
خط کا حال کہا - عثمانؓ نے اپنی مُہر کا اقرار کیا لیکن اس امر کی قسم کھائی کہ
ایسا کرنے کا اونہون نے حکم نہین دیا - صحابہ نے مروان کو آپ سے اسلیے

طلب کیا کہ وہ اسکو اُن لوگون کے حوالے کردین۔ لیکن حضرت عثمانؓ مانع ہوئے
بس وہ بلوائی قتل پر آمادہ ہوگئے۔ حضرت علیؓ نے اپنے صاحبزادہ حسن کو حضرت
عثمان کی حفاظت اور نگرانی کے لئے مقرر کیا۔ اسیطرح زبیر نے اپنے بیٹے عبداللہ
کو طلحہ نے اپنے بیٹے محمد کو حضرت عثمان کی حفاظت کے لئے وہان کھڑا کردیا۔
مگر فسادی لوگ حضرت عثمان کی جان کے پیچھے پڑ گئے تھے۔ کچھ لوگون نے گھر کے اندر
اُتر کر آپ کو شہید کیا۔ جسوقت حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے ہین تو آپ روزہ سے
تھے اور کلام مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ ۱۸۔ ذالحجہ ۳۵ھ مین یہ واقعہ ہوا آپنے بارہ برس اور
بارہ روز تک خلافت کا کام کیا۔ عمر آپ کی بچہتر برس کی تھی بعض کہتے ہین بیاسی برس
کی۔ اور بعض کہتے ہین کہ نوّے برس کی۔ تین روز تک آپ دفن نہین کئے گئے۔
اس کے بعد پھر حضرت علیؓ کے حکم پر دفن ہوئے۔ آپ میانہ قد تھے۔ خوبصورت
چہرہ تھا جسپر چیچک کے داغ تھے۔ بڑی داڑھی تھی۔ رنگ گندمی تھا۔ آپ اصلع تھے
اور اپنی داڑھی کو زرد خضاب سے رنگا کرتے تھے۔ آپ کا میر منشی آپکے چچا کا بیٹا مروان
ابن حکم تھا اور قضا کے عہدہ پر زید بن ثابت تھے۔ حضرت علیؓ کے دست مبارک
پر اُسی روز بیعت کی گئی جس روز کہ حضرت عثمان کی شہادت ہوئی تھی۔ اُسیدن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جنمین کہ طلحہ اور زبیر بھی تھے حضرت علی کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کے لئے کہا۔ آپنے انکو کئی بار رد کیا لیکن جب حضرت علی مسجد
مین گئے تو آپکے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ سب سے پہلے جس شخص نے بیعت کیلئے ہاتھ بڑھایا
وہ طلحہ بن عبداللہ تھے۔ آپ کا ایک ہاتھ اُحد کی لڑائی مین کام آگیا تھا اُسپر بعضون نے
کہا کہ اس کام کا انجام بخیر ہوتا نظر نہین آتا اس لئے کہ جو ہاتھ سب سے پہلے بیعت کے
لئے بڑھا ہے وہ ازکار رفتہ ہے۔

سعد ابن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر نے بیعت کرنے مین تاخیر کی۔ انصار مین سے

کل نے بیعت کی مگر بعض نے نہین کی جنمین سے حسان بن ثابت۔ ابن مالک۔ مسلمہ بن مخلد۔ ابو سعید خدری۔ نعمان بن بشیر۔ محمد بن مسلمہ۔ فضالہ بن عبید۔ کعب بن عجرہ اور زید بن ثابت تھے۔ لیکن سعید بن زید۔ عبداللہ بن سلام۔ صہیب اور اسامہ بن مرید۔ قدامہ بن مظعون اور مغیرہ بن شعبہ حضرت علیؓ کی بیعت سے روپوش ہوگئے۔ ان لوگون نے حضرت علیؓ کی بیعت سے چونکہ روپوشی اختیار کی تھی اسلئے اس گروہ کا نام معتزلہ رکھا گیا۔ طلحہ اور زبیر یہان سے چلدئے مکہ پہونچکر حضرت عائشہ سے ملے اور حضرت علی سے لڑائی کی ٹھہرگئی۔

جب حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے ہین تو عبداللہ ابن عباس مکہ مین تھے اس واقعہ کے بعد جب وہ مدینہ مین آئے تو اُن سے حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ مغیرہ ابن شعبہ نے کہا تھا کہ معاویہ کو اور نیز حضرت عثمان کے اور گورنرون کو اُسوقت تک اُن کے عہدون پر برقرار رکھئے کہ وہ سب بیعت کرلین اور بخوبی تسلط ہوجائے مگر مین نے اس سے انکار کیا تھا۔ پھر ابھی وہ آئے تھے اور مجھ سے کہتے تھے کہ جو آپکے نزدیک مناسب ہو وہ کیجئے۔ اسپر عبداللہ نے کہا کہ پہلی مرتبہ تو اُنھون نے آپکو نصیحت کی تھی مگر دوسری مرتبہ آپکو دھوکا دیا۔ ملا مین آپکو یہی رائے دونگا کہ معاویہ کو ہمیشہ اُن کے عہدہ پر قائم رکھئے۔ جسکو سنکر حضرت علی نے کہا خدا کی قسم مین اُسکو کچھ نہ دونگا مگر تلوار اور مثال آیہ شعر پڑھا ؎

وما میتۃ ان متہا غیر عاجز	بعار اذا ما غالت النفس غولہا

عبداللہ نے کہا اے امیرالمومنین آپ بہادر ہین اور مین ایک رائے دینے والا شخص۔ حضرت علی نے فرمایا کہ اگر مین آپ کی رائے کے خلاف عمل کرون تو آپ میرے معاون ہوجائینگے؟ عبداللہ نے کہا آپ کو اختیار ہو میرے لئے تو یہی سہل ہو کہ مین آپکی اطاعت ہی کرون۔ اور مغیرہ یہان سے نکلکر مکہ مین جا پہونچا۔

سنہ ۳۶ھ

مین حضرت علی ابن طالب نے مختلف مقامات پر خاص اپنی طرف سے حاکم بھیجے۔ عمارہ بن شہاب کو جو مہاجرین مین سے تھے کوفہ کو بھیجا۔ عثمان ابن احنف انصاری کو بصرہ کی طرف۔ عبداللہ بن عباس کو یمن۔ قیس ابن سعد انصاری کو مصر اور سہل بن حنیف انصاری کو شام کا گورنر بنا کر بھیجا۔

سہل کو جب یہ معلوم ہوا کہ معاویہ بگاڑ پر ہین تو وہ راستہ ہی سے پلٹے۔ اسیطرح عمارہ کو جب وہ طلحہ بن خویلد جس نے حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت مین نبوت کا دعوی کیا تھا اور اُس نے عمارہ سے کہا کہ کوفہ والے ابوموسٰی اشعری کو کبھی تم سے نہ بدلین گے تو وہ بھی واپس ہوئے۔ عبداللہ جب یمن مین پہونچے تو یعلی ابن منبہ جو وہان حضرت عثمان کے عہد خلافت سے بھی پیشتر گورنر تھا اپنا مال دولت جو کچھ تھا سب لیکر مکہ کی طرف چلدیا اور حضرت عائشہ۔ طلحہ۔ اور زبیر سے جا ملا۔ مکہ مین اب ان لوگون کی بڑی جماعت ہو گئی تھی۔ اُنھون نے پہلے بصرہ کا رُخ کیا لیکن عبداللہ بن عمر اس راے سے متفق نہ تھے۔

یعلی بن عبداللہ نے اپنا وہ اونٹ جو سو دینار کو خریدا تھا اور جسکا نام عسکر تھا حضرت عائشہ کی نذر کر دیا۔ ان لوگون نے بصرہ پہونچکر عثمان بن حنیف سے ایک سخت لڑائی لڑنے کے بعد وہان قیام کیا۔ عثمان بن حنیف کے چالیس ساتھی مارے گئے اور حضرت عایشہ کے حکم کے موافق عثمان بن حنیف کو داڑھی اور بھوین نوچکر چھوڑ دیا۔

عثمان بن حنیف اسی صورت سے علی کے پاس پہونچا اور حضرت علی اہالیان مدینہ میں سے چار ہزار آدمی اپنے ہمراہ لیکر اسطرف کو متوجہ ہوئے۔ انمین چار سو وہ لوگ تھے جنھون نے

درخت کے نیچے بیعت کی تھی - محمد بن حنفیہ حضرت علی کا رایت اوٹھائے ہوئے تھے میمنہ پر حسن اور میسرہ پر حسین تھے - سواروں پر عمار بن یاسر اور پیادون پر محمد ابن بکر افسر تھے - اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مقدمۃ الجیش تھے - کوفیون مین سے کچھ لوگ حضرت علیؓ کی طرف کچھ حضرت عایشہ کی طرف ہو گئے اور دونو طرف فوجین چلین وسط جمادی الاخری کو خریبہ کے مقام پر دونون لشکر ملے -

اس جنگ جمل مین حضرت علی کی فتح رہی - حضرت عایشہ کے اونٹ کا ہودہ تیرون کی بوچھار کے مارے کچھوے کی طرح ہو گیا تھا - مروان بن حکم نے طلحہ کے ایک ایسا تیر مارا کہ وہ جان بحق تسلیم ہو گئے باوجودیکہ یہ دونون حضرت عائشہ ہی کی گروہ مین سے تھے اسکی وجہ یہ بھی بیان کیجاتی ہو کہ طلحہ کا یہ خیال تھا کہ مروان نے خود حضرت عثمان کو شہید کرایا ہو -

اس جنگ جمل مین دونو طرف سے خدا کی بہت سی مخلوق قتل ہوئی - حضرت عائشہ کے اونٹ کی مہار ملنے کے لئے بہت آدمیون کے ہاتھ کاٹے گئے اور زبیر مدینہ کی طرف بھاگے - احنف ابن قیس نے اس خبر کو سنکر کہا کہ بندۂ خدا نے مجکو دو قسم کے ننگ و عار مین ڈالدیا یعنی حضرت علی کا بر سر جنگ ہونا یا انکا شکست کھانا - اس خبر کے پاتے ہی ایک شخص عمرو بن جرموز مجاشعی نامی زبیر کے پیچھے چلا اور اسکو وادی سباع مین سوتا ہوا پاکر قتل کر ڈالا - حضرت عائشہ کے اونٹ کی کوچین کاٹ دی گئین مگر حضرت عائشہ اپنے ہودج ہی مین رہین اور اسی رات مین اُن کے بھائی محمد ابن ابی بکر نے ان کو بصرہ کے اندر پہونچا دیا -

حضرت علی مقتولین کے ملاحظہ کے لئے نکلے اور نماز جنازہ پڑھ کر اُن کو دفن کر دیا - جسوقت طلحہ کی نعش کے پاس پہونچے آپ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون

مجلو یہ نہایت ہی مذموم معلوم ہوتا ہو کہ ایک قریشی النسل آدمی اسقدر متلون مزاج ہو۔ خدا کی قسم تیری حالت اس شعر سے ملتی ہوئی ہو ؎

فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ	اذا ما ھوا ستغنے ویبعدہ الفقر

اور انکی نماز جنازہ پڑھی۔

حضرت عایشہ کو آپنے مدینہ جانے کی راے دی اور حضرت عایشہ رجب مین مدینہ تشریف لے گئین حضرت علی نے آپ کا سامان سفر بہت اچھی طرح درست کر دیا اور نہایت اچھی طرح اُن سے پیش آئے یہانتک کہ حضرت علی کی اولاد بھی حضرت عایشہ کے ہمراہ رہی۔ عایشۃ پہلے مکہ پہونچین اور حج سے فارغ ہونے کے بعد وہان سے مدینہ تشریف لیگئین۔

بیان کیا جاتا ہو کہ جنگ جمل مین مقتولین کی تعداد جانبین سے دس ہزار تھی۔ حضرت علی کی طرف سے بصرہ کے عامل (گورنر) عبداللہ ابن عباس مقرر ہوئے۔ اب عراق۔ مصر۔ یمن اور خراسان مین حضرت علی کا انتظام پورے طور پر ہو گیا تھا۔ صرف شام کا ملک علحدہ تھا۔ آپنے خود تو کوفہ مین قیام کیا اور جریر ابن عبداللہ بجلی کو شام کیطرف اس غرض سے روانہ کیا کہ وہ معاویہ سے علی کے لئے بیعت لین لیکن معاویہ نے نمانا یہان تک کہ عمرو بن العاص فلسطین سے آکر معاویہ سے ملے اور دونو حضرت علی سے لڑنے کے لئے تیاریان کرنے لگے۔

جریر نے واپس ہوکر علیؓ کو ان واقعات سے مطلع کیا اور پھر حضرت علی ادھر اور معاویہ اُدھر سے چلے اور یہی لڑائی

جنگ صفین

کے نام سے مشہور ہوئی اور اسی کے ساتھ ہی ساتھ

سنہ ۳۷ھ

کا آغاز ہوگیا۔ دونو طرف کے لشکر سال کے شروع ہی سے اپنے اپنے میدان مین پہونچ گئے۔ صفر کے مہینہ سے میدان کارزار گرم ہوگیا۔ حملون کی تعداد نوے تک بیان کیجاتی ہی۔ اس لڑائی مین پینتالیس ہزار شامی لوگ اور اہل عراق مین سے پچیس ہزار آدمی قتل ہوئے جنین سے ایک عمار بن یاسر بھی تھے۔ آپکی عمر اسوقت نوے برس کی تھی۔ ایک روز لڑائی نے اسقدر طول کھینچا کہ ساری رات جنگ ہوتی رہی اس رات کا نام قادسیہ کی لڑائی کی مشابہت سے لیلۃ الھریر رکھا گیا۔ یہ جمعہ کی رات تھی جسمین صبح تک لڑائی ہوتی رہی۔

بیان کیا جاتا ہی کہ حضرت علی نے اس شب مین چار سو مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کیا اور آپ جبتک کسی شخص کو قتل نہین کر لیتے تھے تکبیر نہین کہتے تھے۔

جب معاویہ عاجز آگئے تو کلام مجید بلند کئے گئے اور یہ کہا گیا کہ ہمارے اور تمھارے درمیان مین خدا کی کتاب ہی۔ ایک گروہ نے اس موقع پر حضرت علی کے ساتھ مخالفت کی جو خوارج کے لقب سے مشہور ہوئے۔ حضرت علی نے لڑائی سے ہاتھ روک لیا اور جانبین سے ایک معاہدہ لکھا گیا کہ رمضان مین اس قصہ کا فیصلہ دو شخص کر دین۔

علی کی طرف سے ابو موسی اشعری عبداللہ ابن قیس حکم مقرر ہوئے اور معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص۔ علیؑ یہان سے عراق کی طرف چلے اور معتزلہ لوگ آپ سے روپوشی اختیار کی۔

حسب قرارداد سابق علیؑ نے چار سو آدمیون کے ہمراہ ابو موسی اشعری کو مقرر مقام کیطرف روانہ کیا اور اسیطرح معاویہ نے چار سو آدمیونکے ساتھ عمرو بن عاص

اس فیصلہ مین عمرو بن عاص نے ابو موسٰی اشعری کو دھوکا دیا۔ دونون نے اتفاق
تو اس امر پر کیا کہ علی اور معاویہ مین سے کوئی بھی خلیفہ نہ رکھا جائے بلکہ وہ سب آئے
ہوئے آٹھ سو آدمی اور جسکو چاہین خلیفہ مقرر کردین۔ ابو موسٰی اشعری نے اُس کو
پسند کیا اور سب حاضرین کو مخاطب فرما کر کہا "ہم اِس اُمت کی بہتری بجز اس کے
اور کچھ نہین دیکھتے کہ علی اور معاویہ دونون خلافت سے دست بردار ہون"
عمر ابن عاص نے کھڑے ہو کر ابو موسٰی اشعری کی تقریر کی تصدیق کی اور کہا میرے
ساتھی نے جو کچھ کہا وہ آپ لوگون نے سُنا مین حضرت علی کی ترک خلافت
کا تو اقرار کرتا ہون مگر معاویہ کو خلیفہ بناتا ہون۔ اس لئے کہ معاویہ عثمانؓ کے
ولی ہین ان کے خون کے طالب اور اُن کے جانشین بننے کے سب سے زیادہ مستحق"
ابو موسٰی اشعری نے کہا "کیا تم کو ہو گیا ہے خدا تم کو توفیق دے۔ تم نے مجکو دھوکا دیا"
اور پھر ابو موسٰی اشعری یہان سے چلے گئے۔ بس اَب یہین سے علی کی قوت کم
ہونی شروع ہوگئی اور معاویہ کی طاقت روبترقی۔ حضرت علی معتزلہ سے جنکی جماعت
چار ہزار تھی صف آرا ہوئے اور سب کو قتل کر ڈالا صرف سات جانین اُنمین سے بچ گئین۔

۳۸ھ

مین معاویہ نے عمرو بن عاص کو محمد ابن ابو بکر سے لڑنے کے لئے مصر کی طرف
روانہ کیا۔ اور علیؓ نے اپنے لشکر کے ساتھ اشتر کو۔ لیکن مخالفین نے راہ ہی مین
شہد مین زہر ملا کر پلا دیا اور اس طرح اُنکو شہید کیا۔ مصر اب عمر بن عاص کے قبضہ
مین آگیا۔ محمد ابن ابو بکر مصر سے بھاگے اور معاویہ ابن خدیج نے اُن کو مار کر گدھے
کی کھال مین بھرا اور آگ مین پھونک دیا۔ پھر معاویہ نے اپنی فوجی جماعتون
کو علیؓ کے عمال کے لئے منتشر کردیا۔ فریقین مین سے ہر ایک دوسرے کو اپنا

تابع فرمان بنانا چاہتا تھا اور یہی علانیہ تحریک تھی۔

پھر خوارج مین سے عبدالرحمن بن ملجم مرادی۔ عمرو بن بکر تمیمی اور حجاج بن عبداللہ تمیمی تینون ایک موقع پر مجتمع ہوئے۔ عبدالرحمن نے کہا "مین علیؓ کا کام تمام کرنے کے لئے کافی ہون۔ حجاج نے کہا کہ مین معاویہ کی جان لینے کے لئے اور عمرو نے کہا کہ مین عمرو بن عاص کا خاتمہ کرنے کے لئے" ان لوگون نے زہر کی بجھی ہوئی تلوارین اپنے ہمراہ لین اور اُنیسوین رمضان کی شب مین اس کام کو انجام پہچانے کا باہمی طور پر قول و قرار ہوا۔

معینہ شب مین حجاج نے معاویہ پر خنجر کا وار کیا مگر وہ اُس کے سرین پر اوچھا پڑا۔ معاویہ بچ گیا اور حجاج پکڑ لیا گیا۔ حجاج نے کہا مجکو چھوڑ دو مین تمکو اس امر کی بشارت دیتا ہون کہ علی قتل کر دئے گئے۔ معاویہ نے یہ کہکر "ممکن ہو کہ وہ بچ گئے ہون" اُس کو قتل کر ڈالا۔ عمرو بن عاص کا یہ واقعہ ہوا کہ اُس شب کو اُنھون نے بجاے اپنے گورنر خارجہ کو نماز پڑھانے کے لئے بھیجا تھا۔ عمرو بن بکر نے خارجہ کو قتل کر ڈالا اور جب قتل کر چکا تو کہا کہ "مین نے تو عمرو بن عاص کے قتل کا ارادہ کیا تھا مگر خدا کا ارادہ خارجہ کے لئے تھا" اور عبدالرحمن نے علیؓ کے چہرۂ مبارک پر وار کیا اُسوقت آپ نماز کے لئے مکان سے جا رہے تھے عبدالرحمن ابن ملجم پکڑ لیا گیا اور مشکین کسا ہوا آپ کے سامنے لایا گیا۔ آپنے اپنے دونون صاحبزادون حسن اور حسین کو طلب فرمایا اور کہا "مین تم دونونکو وصیت کرتا ہون کہ خدا سے ڈرتے رہنا۔ دنیا مین منہمک نہ ہو جانا۔ اور نہ تم دونون دنیا کی کسی چیز کے فوت ہو جانے پر رونا" اس کے بعد پھر بجز لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے اور کوئی بات آپ کی زبان سے نہ نکلی۔ یہانتک کہ سترھوین رمضان سنہ ۴۰ ھجری کو جمعہ کے دن آپ نے انتقال فرمایا آپکی عمر ترسٹھ برس کی تھی اور خلافت کی پانچوین برس پوری ہونے مین ابھی

تین مہینے باقی تھے۔ آپ کے مزار کی بابت اختلاف ہے۔ مگر صحیح یہی ہے کہ نجف ہی مین ہے جہان ابتک زیارت کے لئے لوگ جاتے ہین۔ عبدالرحمن بن ملجم مارا گیا۔ اور عبداللہ ابن جعفر نے اس کے ہاتھ پاؤن کاٹے۔ اس کی دونو آنکھین نکالی گئین اور آگ مین وہ جلادیا گیا۔ اسپر خدا کی لعنت۔

علی رضی اللہ عنہ نہایت ہی گندم گون تھے بہت ہی خوبصورت چہرہ تھا۔ قدمیانہ داڑھی بڑی اور پیٹ بھی بڑا تھا۔ آپ کے قاضی کا نام شریح تھا جو حجاج بن یوسف کے عہد تک کوفہ مین قاضی رہے۔ علی رض کی نرینہ اولاد کی تعداد چودہ تھی اور صاحبزادیان بنت۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حسن حسین محسن زینب اور ام کلثوم تھین۔ فاطمہ رض کے تاحین حیات علی نے کسی عورت سے عقد نہین کیا۔ آپ نے اپنی مذکورہ بالا اولاد مین سے بجز حسن حسین۔ محمد بن خولہ جو جعفر حنفیہ کی بیٹی تھین اور عباس جو ام بنین کے بطن سے تھے جو حزام کلابہ کی بیٹی تھین اور عمر کو جو صہبا بنت جعفر سے تھے اور کسیکو اپنی نسل نہین چھوڑا۔ ان عمر نے تو نوے برس کی عمر پائی تھی اور انھون نے علی رض کے ترکہ مین سے نصف پر اپنا تصرف کرلیا تھا۔

علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بیعت کی گئی۔ چھ مہینے گذرنے کے بعد آپ کے اور معاویہ کے مابین مین اس شرط پر صلح ٹھہری کہ حسن رض خلافت سے دست بردار ہون اور معاویہ رض حضرت علی رض کو برا نہ کہین۔ کوفہ کے بیت المال مین جسقدر ہے وہ حسن رض کو دیدیا جائے اور دارابجرد کا خراج ہمیشہ انکو ملتا رہے۔ معاویہ کوفہ مین آئے اور آپکی خلافت پر بیعت کی گئی۔ حسن رضی اللہ عنہ نے مدینہ مین قیام اختیار فرمایا یہان تک کہ آپنے ربیع الاول ۴۹ھ مین انتقال کیا۔

معاویہ نے حسن رض عنہ سے جن باتون کا وعدہ کیا تھا ان مین سے ایک کا بھی ایفا نکیا۔

حسن رضی اللہ عنہ مین فیاضی کی صفت بڑہی ہوئی تھی۔ آپ کی اولاد مین جنس ذکور سے پندرہ تھے اور اُناث سے آٹھ۔ آپ کی شہادت زہر کے سبب سے ہوئی جس کو آپ کی بیوی جعدہ اشعث کی بیٹی نے پلایا۔ کوئی کہتا ہو کہ معاویہ کے حکم سے یہ زہر دیا گیا تھا اور کوئی کہتا ہو کہ یزید کے حکم سے۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ آپکے جد بزرگوار صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے قریب آپ دفن کئے جاوین لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا کی ممانعت* کیوجہ سے ایسا ہونے نہ پایا۔ اب معاویہ کی حکومت مستقل ہوگئی تھی۔

معاویہ کے بعد بنی امیہ مین سے تیرہ بادشاہون نے حکومت کی۔ بنوامیہ کے عہد حکومت کا کُل زمانہ ایک ہزار مہینہ کی تعداد تک پہونچتا ہو جسمین سے اونیس برس اور تیرہ مہینے معاویہ کی سلطنت کا زمانہ ہو۔ اس سے پہلے بیس برس تک اس نے شام کی گورنری بھی کی۔ چار برس تو حضرت عمر کے عہد خلافت مین۔ کُل زمانہ خلافت عثمان رضی اللہ مین تقریباً بارہ برس۔ اور تغلباً چار برس کی۔

۴۴ ھ

مین معاویہ نے جب زیاد کو اپنا ولیعہد بنانا چاہا تو اپنے خاندان سے اس کے سلسلہ نسب کو ابو مریم خمار کی گواہی دینے پر اسطرح ملایا کہ ابو سفیان نے سمیۃ البغی کے ساتھ شب باشی کی اور اُس سے یہ حمل رہگیا جس سے زیاد بنکر رحم مادر سے نکلا۔ حالانکہ اسکا نسب عبید رومی سے تھا۔ یہ ولیعہدی بنوامیہ پر بہت شاق گزری۔ معاویہ نے زیاد کو پھر بصرہ۔ کوفہ۔ خراسان۔ بنوسمنان۔ ہند۔ بحرین اور عمّان کا گورنر کیا۔ اس نے بہت مظالم کئے اور بے انتہا معصیت۔ لیکن معاویہ کی شاہی عظمت کو اس کی

* اسمین اختلاف ہو۔ یہ کہا جاتا ہو کہ معاویہ کی طرف سے جو عامل تھا اس کے حکم سے آپکے یہان دفن ہونے کے بابت ممانعت ہوئی تھی ۱۲ مترجم۔

وجہ سے بہت تقویت ہوگئی۔

معاویہ اور معاویہ کے عمال سر منبر علی کو دشنام دیتے تھے۔ حجر بن عدی کی عادت سے تھا کہ جب وہ لوگ علیؓ کو بُرا کہتے تو یہ اُن سے اُلجھ پڑتے تھے اور علیؓ کی تعریف کرتے تھے۔ اسیطرح ایک مرتبہ کوفہ کے مقام پر زیاد کی عہد حکومت مین بھی انھون نے ایسا ہی کیا جسپر زیاد نے انکو اور انکے ساتھیون کے ایک گروہ کو باندھکر معاویہ کے پاس بھیجدیا۔ معاویہ نے انکو اور انکے ساتھیون مین سے آٹھ آدمیون کے قتل کئے جانے کا حکم دیا چنانچہ موضع عذرا مین یہ سب قتل کئے گئے۔ خدا انپر رحمت کرے مسلمانون پر یہ نہایت شاق گذرا۔ سلطان عماد الدین کہتے ہین کہ شافعی رحمہ* سے روایت ہے کہ انھون نے راز کے طور پر ربیع سے کہا کہ صحابہ مین سے ان چار صحابیون کی شہادت (گواہی) قابل اعتبار نہ سمجھی جائے۔ معاویہ۔ عمرو بن عاص۔ مغیرہ اور زیاد

سنہ ۴۵ھ

مین عبدالرحمن بن خالد بن ولید کی وفات زہر دئے جانے کی وجہ سے ہوئی جسکو معاویہ کی تحریک سے ایک نصرانی نے دیا تھا۔

سنہ ۵۳ھ

مین زیاد آکلہ کے مرض کی وجہ سے جو اس کے ہاتھ مین ہوگیا تھا ہلاک ہوا۔

سنہ ۵۶ھ

مین معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کے لئے بیعت لی اور حسین بن علی۔ عبداللہ ابن عمر

* شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر افترا ہے اس لئے کہ کل صحابہ قابل الشہادت ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲۔ ابن شمس

عبدالرحمن ابن ابوبکر اور عبداللہ بن زبیر اس بیعت سے مانع ہوئے۔

سنہ ۶۰ھ

مین معاویہ کا انتقال ہوا۔ اور اسوقت اسکی عمر پچہتر برس کی تھی۔ اس کا حلم اس کے ظلم پر غالب تھا اور ملکی حسن سیاست مین نہایت زیرک تھا۔ ایک روز حرث بن عبدالمطلب کی بیٹی اروی اس کے پاس آئی جسکو دیکھکر اس نے کہا "خالہ مرحبا۔ آپ خوب آئین۔ مزاج کیسا ہی؟" خالہ نے کہا "اچھی ہون۔ ای میری بہن کے بیٹے تو نے کفران نعمت کی۔ تو اپنے چچا صحابی کے بیٹے کا گنہگار بنا۔ اپنے نام کے برعکس کیا اور غیرونکا حق تو نے چھین لیا۔ ہم اہلبیت اس دین مین سب سے بڑھکر آزمایش مین تھے یہانتک کہ خدا نے اپنے اس نبی کو جسکی کوشش مشکور تھی اور جسکا مرتبہ بہت برتر تھا دنیا سے اُٹھالیا اور پھر تو تیم۔ عدی اور امیہ کو د پڑے اُسوقت مین ہم اہلبیت تم مین اسطرح تھے جسطرح بنی اسرائیل آل فرعون مین ہمارے نبی کے بعد علی بن ابی طالب اسیطرح تھے جس طرح موسیٰ کے بعد ہارون" عمرو بن عاص یہ باتین سُنکر کہنے لگے "ای مکار بڈھیا چپ ہو تو سٹھیا گئی ہے" اروی نے کہا "ای فاحشہ کے لونڈے تو باتین بناتا ہی۔ تیری ماں مکہ کی مشہور ترین بدکار عورتون مین سے تھی اور اجرتاً سب سے ارزان تھی۔ پانچ قریشی آدمی تیرے دعویدار بنے تھے جنمین سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ تو اُسکا بیٹا ہی۔ اس معاملہ مین جب تیری ماں سے پوچھا گیا تو اُس نے کہا "کہ یہ سب لوگ میرے پاس آتے تھے۔ تب ان پانچون آدمیون نے اس امر پر غور کیا کہ کس سے اسکی مشابہت ملتی ہی۔ اسوقت تو چونکہ زیادہ تر مشابہ عاص ابن وائل سے پایا گیا تب تو عاص کی طرف منسوب کیا گیا" معاویہ نے اروی سے کہا "پہلے جہالت کے زمانے مین

جو کچھ ہو گیا - ہو گیا - خدا اس کو معاف کرنے والا ہی - تمھاری جو حاجت ہو وہ تم بیان کرو" اروی نے کہا " دو ہزار دینار چاہتی ہون تاکہ مین اُس سے غربائے بنی عبدالمطلب کے لئے خوارہ کی سرزمین پر ایک پانی دینے والا چشمہ خرید کرون - اور دو ہزار دینار اور چاہتی ہون جنکو مین فقرائے بنی حرث کے عقد نکاح مین خرچ کرون - اور دو ہزار دینار مین اسلئے چاہتی ہون کہ شدت تکلیف کے وقت وہ کام آئین " معاویہ نے چھ ہزار دینار اروی کو عطا کردئے اور وہ واپس گئی -

معاویہ پہلا خلیفہ ہو کہ جس نے اپنے بیٹے کے لئے بیعت کی - پہلا شخص ہے کہ جس نے ڈاک کا انتظام کیا - اور پہلا خلیفہ ہی کہ جس نے مسجد مین مقصورہ (محراب) بنوایا -

خلفائے بنی امیہ کا دوسرا خلیفہ

معاویہ کا بیٹا یزید تھا - رجب ۶۰ھ مین یزید کی خلافت کے لئے مستقل طور پر بیعت ہوگئی کوفیون نے حسین رض کے پاس پیغامبر اس لئے بھیجا کہ وہ لوگ انکے لئے بیعت کرین - آپ نے اپنے چچا کے بیٹے مسلم ابن عقیل کو لوگون کی استدعا کے موافق بھیجا - جنکے ہاتھ پر کوفیون مین سے تیئیس ہزار شخصون نے بیعت کی - نعمان ابن بشیر اسوقت کوفہ کا گورنر تھا جسکو یزید نے موقوف کردیا تھا اور اب بجائے اس کے عبیداللہ ابن زیاد (اُسپر خدا کی لعنت) جو بصرہ کا حاکم تھا گورنر مقرر کیا - جب عبیداللہ کوفے مین آیا تو اس نے ان لوگون کو جمع کیا جنھون نے حسین کی بیعت کی تھی - ان سب کو اُس نے اپنے قصر مین محصور کیا عبیداللہ کے پاس اسوقت تیس ہی آدمی تھے اس وجہ سے اُس نے ایک حیلہ کیا اُس نے لوگون کے خیالات پلٹ دئے اور مسلم سے اُنکو منحرف کردیا -

مسلم سامنے حاضر کئے گئے جنکو اُن نے شہید کیا اور اُنکا اور ہانی ابن عروہ کا سر

جس نے حسینؑ کے لئے بیعت لی تھی یزید کے پاس بھیجدیا۔
حسین بن علی کوفہ کی روانہ ہو چکے تھے۔ جب آپ کو مسلم کے قتل ہونے کی خبر ملی تو آپ کی جماعت مین سے اکثر نے مخالفت کی راہ سے آپ کو چھوڑ دیا۔ حسینؑ جب اس مقام پر پہونچے جسکو سراف کہتے ہین تو آپکو عبیداللہ ابن زیاد کا سرہنگ حُر دو ہزار تیر اندازون کے ساتھ ملا۔ حسین نے اس سے کہا "مین بلا طلب تمہارے نہین آیا ہون۔ تم اگر اپنے قول سے پھر گئے ہو تو مین بھی واپس جاتا ہون۔" حُر نے انکار کیا اور ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ آپ ہمراہ ہو لئے۔ حُر کے پاس عبیداللہ ابن زیاد کیطرف سے ایک تحریر اس مضمون کی پہونچی کہ حسین ایسے مقام پر ٹھیرائے جائین جہان پانی نہ ہو۔ دوسری محرم

۶۱ ھ

کو جمعرات کے دن حُر نے حسین کو کربلا مین ٹھرایا۔ اس کے دوسرے دن عمر بن سعد ابن ابی وقاص چار ہزار تیر اندازون کی فوج لیکر حسین سے لڑنے کے لئے کوفہ سے آپہنچا۔ حسینؑ نے ان سے اس امر کی خواہش ظاہر کی کہ یا تو انھین وطن جانے کی اجازت دی جائے یا وہ یزید کے پاس بھیجدئے جائین عمر نے ابن زیاد کو اس کے متعلق لکھا جس پر وہ بہت غضبناک ہوا اور شمر ابن ذی الجوشن کے ذریعہ سے عمر ابن سعد کو کہلا بھیجا "کہ یا تو وہ حسینؑ سے مقابلہ کرے۔ انکو قتل کرے اور اُن کی نعش کو گھوڑون سے روندا دے۔ یا خود معزول ہو اور کُل فوج کی سپہ سالاری اب شمر کرے۔" عمر ابن سعد نے کہا "مین لڑونگا۔" نوین محرم شب جمعہ کو حسینؑ کی طرف سے صبح تک کی مہلت مانگی گئی جو منظور کی گئی۔ اس مہلت پر حسینؑ نے اپنے ہمراہیون کو عام اجازت دیدی کہ جہان جو

کوئی جانا چاہتا ہو چلا جائے۔ آپکے بھائی عباس نے کہا کہ ہم تمھارے بعد زندہ رہنا نہین چاہتے۔ خدا ہمکو وہ دن بھی نہ دکھائے۔ ایسا ہی آپ کے بھائیون بھتیجون اور عبداللہ ابن جعفر کے بیٹون نے بھی کہا۔ حسینؑ اور آپکے ساتھی ساری رات نمازین پڑھتے اور یزید کے جور سے بچنے کی دعائین مانگتے رہے۔ جمعہ کے روز جبکہ عاشورہ کا سپیدہ صبح نمودار ہوا تو عمر ابن سعد اپنے لشکر سے سوار ہوا اور حسینؑ اور اُنکے ساتھی بھی جو شمار مین کُل بتیس سوار اور چالیس پیادے تھے اپنی اپنی جگہ پر ثابت قدم نظر آئے۔ ظہر کے وقت تک معرکہ کارزار قائم رہا۔ حسینؑ پر تشنگی کا جب بہت غلبہ ہوا اور پانی پینے کے لئے جب وہ آگے بڑھتے ہی تھے کہ ایک آنے والا تیر آپکے مُنھ مین پہونچا اور شمر علیہ اللعن نے اپنے لشکریون کو آواز دی کہ" افسوس تم لوگون کو کیا ہو گیا ہے حسین کو قتل کرو۔ ذرعہ بن شریک نے ایک وار آپ کی ہتیلی پر کیا۔ دوسرا آپ کی گردن پر اور سنان بن انس نخعی نے آپکے نیزہ مارا اور آپ گر پڑے اُس نے اترکر آپ کو ذبح کیا اور سر کو تن سے جدا۔ یہ بھی کہا جاتا ہی کہ شمر نے آپکے سر کو جدا کیا تھا۔ شمر آپ کا سر لیکر عمر ابن سعد کے پاس آیا۔ عمر ابن سعد نے ایک گروہ کو حکم دیا جنھون نے اپنے گھوڑون کی ٹاپون سے آپکے سینہ اور پیٹھ کو روندا۔ شہدا کے سر۔ اُنکی عورتین اور بچے عبیداللہ ابن زیاد کے پاس بھیجے گئے۔ عبیداللہ نے اُن کو یزید کے پاس بھیجدیا اور وہان سے وہ سب مدینہ روانہ کردئے گئے۔ اس افسوناک منظر کو بنی ہاشم کی عورتون نے بہت حسرت بھری نظر سے دیکھا ان عورتون مین عقیل کی بیٹی بھی تھی جو روتی جاتی تھی اور یہ کہتی جاتی تھی ؎

*ماذا تقولون ان قال النبی لکم	ماذا فعلتم وانتم اٰخر الامم

* تم کیا کہو گے جب نبی (صلعم) تم سے پوچھینگے ٭ یہ تمنے کیا کیا تم تو آخر الامم مین سے تھے

*بعترتی وباهلی بعد مفتقدی	منهم اساری وصرعی ضرجوا بدم
ماکان هذا جزائی اذ نصحت لکم	ان تخلفونی بسوء فی ذوی رحم

حسینؓ کے ساتھ علیؓ کے خاندان مین سے عباس - جعفر - محمد اور ابوبکر چار صاحب شہید ہوئے - اسیطرح حسینؓ کی اولاد مین سے اور چند جعفر اور عقیل کی اولاد مین سے شہید ہوئے - سرِ حسینؓ کے مدفن کے باب مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ مدینہ مین تجہیز ہوئی اور آپ کی والدہ کے مزار کے پاس دفن کیا گیا - بعض کہتے ہین کہ دمشق مین باب الفرادیس کے پاس اور بعض کہتے ہین کہ خلفاے مصر نے اُس کو عسقلان سے منتقل کر کے قاہرہ مین دفن کیا - اور اسپر ایک روضہ بنایا جو مشہد حسین کے نام سے مشہور ہی - صحیح روایت کی رو سے آپ کا سن شریف پچپن برس کا تھا - یہ بیان کیا جاتا ہی کہ آپ نے ۲۵ حج کئے تھے اور راتدن مین آپ ایک ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے -

سنہ ۶۲ھ

مین مدینہ والون نے یزید کی بیعت توڑنے پر متفق ہو کر اُس کے گورنر عثمان ابن محمد بن ابوسفیان کو مدینہ سے نکالدیا - اسپر یزید نے بسرداری مسلم بن عقبہ دس ہزار سوار فوج اسطرف روانہ کی جنھون نے پہونچکر مدینہ کا محاصرہ کرلیا اور مدینہ والون نے ایک خندق کھود کر اُن کا مقابلہ کیا - سخت لڑائی ہوئی جسمین فضل بن عباس - ربیعہ بن حرث اور کچھ شرفاے انصار قتل ہوئے اور مدینہ والون کو ہزیمت ہوئی - مسلم نے تین روز تک یہان کی لوٹ اور قتل کو مباح کردیا - قتل عام

* میری اولاد کیساتھ میرے اہل کے ساتھ میرے اٹھجانیکے بعد * امین قیدی ہین مغلوب ہین جو خون مین لتھڑے ہوے ہین کیا بعوض کچھ مین نے تمکو نصیحت کی تھی اُسکی جزا میرے لئے یہ تھی کہ میرے خاندان کے ساتھ اسطرح کی بُری مخالفت کرتے ہو مترجم

ہو رہا تھا۔ لوٹ مار جاری تھی اور عورتون کی عصمت پر شرمناک حملے ہو رہے تھے۔ بالآخر مدینہ والون مین سے جسقدر بچ رہے تھے اُنھون نے مجبور ہوکر اس امر پر بیعت کرلی کہ وہ یزید کے غلام بنے رہین گے۔ اس فتح کے بعد مسلم معہ اپنی فوج کے مکہ کیطرف روانہ ہوگیا مگر ابھی راہ ہی مین تھا کہ مرگیا۔ محرم

سنہ ۶۴ ھ

مین مسلم کا قایمقام حصین ابن نمیر بنا۔ اس نے مکہ مین عبداللہ ابن زبیر کا محاصرہ چالیس روز تک رکھا۔ یہانتک کہ یزید کے مرنے کی خبر یہان پہونچی جسکے سنتے ہی حصین اپنا محاصرہ اُٹھاکر معہ اپنے لشکر کے شام کی طرف چلدیا۔ مگر گیا بھی تو خانہ کعبہ پر منجنیقون سے پتھر برسانے اور خانہ کعبہ مین آگ لگانے کے بعد گیا۔ یزید کی موت ربیع الاول سنہ ۶۴ ھ مین حوران کے مقام پر جو مضافات حمص سے ہے واقع ہوئی۔ اسوقت اسکی عمر ۳۲ برس کی تھی اور اسکی خلافت کا زمانہ کُل ساڑھے تین برس۔ چند لڑکے اور لڑکیان اس نے چھوڑین۔ عربی زبان کا یہ ایک فصیح شاعر تھا۔ قبیلہ بنی کلب مین اس نے اپنی مان میسون بنت بجدل کلبیہ کے ساتھ پرورش پائی تھی جسکو معاویہ نے یہ اشعار پڑھتے سنکر طلاق دیدی تھی

للبس عباءة وتقر عینی	احب الیّ من لبس الشفوف
وبیت تخفق الاریاح فیہ	احب الیّ من قصر منیف
وبکر یتبع الاظعان صعب	احب الی من بغل زفوف

کملی اوڑھے پہنے ہو اور آنکھین ٹھنڈی ہون + مجکو تو باریک باریک کپڑون کے پہننے سے بھی زیادہ محبوب ہے
اور وہ گھر جسمین ہوائین بلا روک ٹوک آتی ہون + مجکو تو بلند اور اونچے قصرون سے بھی زیادہ محبوب ہے
اور وہ اونٹ جسکو لیچلنا ہی مشکل ہو ÷ مجکو تو اُس بغلہ سے کہین زیادہ پسند ہے جو بہت تیزی کے ساتھ چلتا ہو

وکلبٌ ینبح الاضیاف دونی	احبُّ الیّ من ھزّ الدفوف
وخرقٌ من بنی عمی ثقیف	احبُّ الیّ من علجٍ عنیف

معاویہ نے اس سے بیاہ ابی بجدل کی بیٹی تو بیاہتا تھا جسے ناخوش ہوئی کہ مجکو بیدین بنایا۔ جا۔ اپنے خاندان مین بارہ رہ" وہ اپنے خاندان کلب مین چلی گئی اور یزید اس کے ساتھ ساتھ تھا۔

یزید کے اشعار مین سے یہ شعر بھی ہین ؎

دعوتٌ بماءٍ فی اناءٍ فجاءنی	غلامٌ بہ خمرٌ فوسعتہ ذجرا
فقال ھو الماء القراح وانما	تندّی بہ خدی فاوھمک خمرا

یزید کے مرنے کے بعد اسکے بیٹے معاویہ کی خلافت پر بیعت ہوئی۔ یہ ایک دیندار جوان تھا اسکی حکومت کو چالیس دن یا نوے دن سے زیادہ ابھی نہین ہوئے تھے کہ یہ اکیس برس کے سن مین مرگیا۔ اس نے اپنے بیمار ہونے سے پیشتر آدمیونکو مجتمع کرکے کہا" کہ مین اب بسبب ضعف کے سلطنت کا بار اٹھانے کے قابل نہین ہون جسکو تم لوگ چاہو سلطنت کے لئے منتخب کرلو" اور خانہ نشین ہوکر مرگیا۔ اس کے مرنے کے بعد عبداللہ بن زبیر کے لئے بیعت ہوئی۔ ادھر شام مین مروان بن حکم نے زور باندھا ایک خلقت اُمڈی اور اُسمین اور بنی امیہ مین چند لڑائیان ہوئین جنمین ابن زبیر کیطرف سے ضحاک بن قیس مارا گیا اور ان لڑائیون کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ حجاز۔ عراق اور یمن مین ابن زبیر کی حکومت رہی۔ اور شام اور مصر مین مروان بن حکم کی۔

† اور وہ کتا جو میرے ہان مہمانون کے آنے پر شور کرے + مجکو تو دفون کے بجنے کی آواز سے بھی زیادہ مرغوب ہے۔
اور میرے خاندان مین ثقیف مین کا ایک گروہ + مجکو تو ایک درشت بیدین سے کہین زیادہ محبوب ہے۔
* مین نے غلام سے پانی لانے کے لئے کہا + وہ شراب لے آیا اور مین نے اسکو خوب ہی جھڑکا
غلام نے کہا وہ تو فرحت کا پانی تھا + جس سے میرے رخسارہ پر ایک قسم کی نمی آگئی اور شراب کا دھوکا ہوگیا
مترجم

۶۴ سنہ ھ

مین عبداللہ ابن زبیر نے کعبہ کی اُن دیوارون کو جو سابق کی سنگباری مین جھک گئی تھین کھود کر پھر اصلی حالت پر بنوادیا اور حجر اسود کو اندر والے حصہ مین داخل کردیا۔

۶۵ سنہ ھ

مین مروان ابن حکم کی موت آئی۔اسکی ناک بیٹھ گئی تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسکی بیوی خالد بن یزید کی مان نے گلا گھونٹ کر اسکو مار ڈالا۔اور یہ شور برپا کردیا کہ وہ دفعتہً مرگیا۔یہ دمشق مین دفن کیا گیا۔اسکی عمر ترانوے برس کی تھی۔ اور اسکی خلافت کی مدت صرف چھ مہینہ آٹھ روز تھی۔

تیسری رمضان کو اس کے بیٹے عبدالملک کے نام پر بیعت ہوئی اور مصر و شام مین اسکی حکومت قائم رہی۔

۶۶ سنہ ھ

مین خون حسینؑ کا عوض لینے والا بنکر مختار نے کوفہ مین خروج کیا۔اور لوگون نے اسکی بیعت کرنی شروع کی۔اس نے شمر کو بلوا کر قتل کیا اور خولی بن یزید اصبحی کیطرف چڑھائی کی۔اسکو بھی قتل کیا اور آگ مین جلادیا۔عمر بن سعد اور اس کے بیٹے حفص کو بھی قتل کیا اور ان دونون کے سر محمد بن حنفیہ کے پاس حجاز مین بھیجدیے اور ایک لشکر کو ابراہیم بن اشتر نخعی کے زیر کمان عبیداللہ بن زیاد کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔اس لڑائی مین ابن زیاد کے لشکر کو شکست ہوئی اور ابراہیم نے عبیداللہ زیاد کو قتل کیا۔اسکا سر اور نیز اور چند سر مختار کے پاس بھیجدیے اور اللہ نے حسینؑ

انتقام لے لیا۔

سنہ ۶۷ھ

مین عبداللہ ابن زبیر نے اپنے بھائی مصعب کو بصرہ کا حاکم بناکر اور مہلب بن صفرہ کو خراسان سے بلاکر اس امر کا حکم دیا کہ وہ دونو کوفہ پہونچکر مختار سے نبرد آزما ہون آنے والے لشکرون نے مختار کو محصور کر لیا یہانتک کہ وہ مارا گیا اور اس کے ساتھی جب آئے تو مصعب نے ان سب کو بھی جنکی تعداد سات ہزار تھی تہ تیغ کیا۔

سنہ ۷۱ھ

مین عبدالملک مصعب کی طرف روانہ ہوا اور مصعب اسکی طرف چلا جب دونو فوجین ایک دوسرے سے ملی ہین تو مصعب کے ساتھی عین وقت پر اسکو دھوکا دیگئے مگر وہ لڑا اور اس نے اور اس کے دونو بیٹون نے لڑتے لڑتے جان دیدی۔ عبدالملک کوفہ مین داخل ہوا۔ وہان کی خلقت نے اسکی بیعت قبول کی اور اہل عراق کیوجہ سے اسکی حکومت کو وہان استحکام ہوگیا۔ اس نے حجاج بن یوسف کو ابن زبیر سے لڑنے کے لئے روانہ کیا۔ حجاج نے کعبہ کے اندر ابن زبیر کو محصور کیا۔ خانۂ خدا پر منجنیقون کے ذریعہ سے پتھر برسائے گئے لیکن ابن زبیر نے اس امر سے انکار کیا کہ وہ اپنے آپکو حجاج کے سپرد کردے۔ یہانتک کہ سات مہینے کے بعد اس نے لڑتے لڑتے اپنی جان دیدی اسکی عمر تہتر برس کی ہوئی جنمین سے نو برس اس نے خلافت کی۔

اس فتح کے بعد عبدالملک کی بیعت حجاز اور یمن مین ہوگئی اور اسکی اطاعت کرنی پر سب لوگ راضی ہوگئے۔

سنہ ۷۳ھ

مین ابن زبیر کے مرنے کے تین مہینے بعد عبداللہ بن عمر بن خطاب کا انتقال ستاسی برس کی عمر مین ہوا۔

سنہ ۷۴ھ

مین حجاج نے کعبہ کو ڈھاکر حجر اسود کو اندرونی حصہ سے نکالکر باہر اسمقام پر نصب کیا جہان پر رسول اللہ صلعم کے عہد مین تھا اور اسیطرح ابتک ہے۔ حجاج حجاز مین مستقل طور پر گورنری کرتا رہا۔ پھر عراق کا بھی حاکم کیا گیا۔ اسی کے زمانہ مین شبیب خارجی نے خروج کیا اسکی جماعت بہت زیادہ ہوگئی۔ حجاج کو اس کے ساتھ جنگ کرنے کی چند بار نوبت آئی اور بالآخر شبیب کی جماعت اس سے متنفر ہوگئی اور وہ گھوڑے سے پُل پر گرکر مرگیا۔ عبدالرحمن بن اشعث نے بھی حجاج پر حملہ کیا۔ عراق پر فتح پائی۔ پھر کوفہ پر۔ لیکن عبدالملک نے جب اپنی فوج سے حجاج کی مدد کی تو عبدالرحمن ہزیمت اُٹھاکر ترک مین پہونچا شاہ ترک نے اسکو پکڑکر وہان سے اپنے چالیس آدمیون کی حراست مین حجاج کے پاس بھیجا۔ مگر راستہ ہی مین عبدالرحمن نے ایک بلندی پر سے اپنے آپ کو نیچے گراکر اپنی جان دیدی۔

سنہ ۸۳ھ

مین حجاج نے واسط نامی ایک شہر آباد کیا۔ سنہ ۸۶ کے نصف شوال مین عبدالملک بن مروان کا انتقال ہوا۔ عبداللہ بن زبیر کے وفات کے زمانے سے لگاکر اسکی خلافت کا زمانہ تیرہ برس اور سات دن کم دس مہینے ہوتا ہی۔ اس کے منہ سے اسقدر سخت بدبو آتی تھی کہ جو مکھیان اس کے مُنہ کے سامنے سے بھی گزرتی تھین وہ مرجاتی تھین۔ اسیوجہ سے اسکا نام ابوزبان رکھا گیا تھا اور بہت بخیل ہونے کیوجہ سے شح الحجر بھی کہتے تھے۔

اس نے اپنے بیٹے ولید کی ولیعہدی کے لئے بیعت لی تھی۔
ولید کی خلافت کے زمانہ مین جزیرہ نما اندلس اور ماوراء النہر مفتوح ہوئے اور حجاج کے ممالک مین خراسان اور دونو عراق بھی اضافہ ہوگئے۔ ادھر ترکستان کے ممالک مین تو حجاج کا اور ادھر روم کے شہرون مین مسلم بن عبد الملک کی فتح اور غلام بنانے کا غلغلہ پھیلا ہوا تھا۔ محمد بن قاسم ثقفی نے ہندوستان کے شہرون کو فتح کرنا شروع کیا۔ اسی سال مین ولید بن عبد الملک نے مدینہ کا حاکم اپنے چچا عمر بن عبد العزیز کو بنایا اور اس امر کا حکم دیا کہ نبی صلعم کی مسجد کو وسعت دیجائے۔ عمر نے مدینہ کے ان دس فقیہون عروہ بن زبیر۔ عبید اللہ بن عتبہ۔ ابو بکر بن عبد الرحمن۔ ابو بکر بن سلیمان۔ سلیمان بن یسار۔ قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق۔ سالم ابن عبد اللہ بن عمر بن خطاب اور انکے بھائی عبد اللہ اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ وخارجہ ابن زید کو بلایا اور کہا کہ میرے اللہ بن بغیر مشورے آپ لوگون کے کسی امر کی نسبت کوئی قطعی فیصلہ نہین کرونگا۔

۸۷ سنہ ھ

مین عمر ابن عبد العزیز نے مسجد نبوی صلعم کو وسیع کیا۔ کئی نئی عمارتین اسکے متعلق بنوائین اور ازواج مطہرات کے مکانات کو بھی اسطرح پر مسجد نبوی مین داخل کردیا کہ وہ پیمائش مین دوسو گز ہوگئی اور وہ آرائش کی ان چیزون سے آراستہ کیگئی جنکو ولید نے بھیجا تھا۔

۸۸ سنہ ھ

مین ولید نے دمشق مین ایک بہت بڑی مسجد تعمیر کرائی جو جامع بنوامیہ دمشق کے نام سے مشہور ہوئی۔ اسکی تعمیر مین بے انتہا مصارف جو شمار مین نہین آسکتے خرچ کئے گئے۔

۹۴ سنہ ھ

مین حجاج نے سعید ابن جبیر کو قتل کیا۔ حجاج کو اس کام کے لئے مکّہ سے امیر خالد قسری نے ولید کے حکم سے بھیجا تھا۔ احمد بن حنبل کہتے ہین کہ حجاج نے سعید ابن جبیر کو قتل تو کیا مگر روئے زمین پر بہت اسکے اور اسکے علم کے محتاج تھے۔ اسی سال مین سعد ابن مسیب نے بھی وفات پائی یہ کبار تابعین مین سے تھے۔ اور تابعین مین سے بھی بہت بڑے فقیہہ۔ اسی برس مین زین العابدین ابن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے انتقال کیا۔ آپکے والد جب شہید ہوئے ہین آپ انکے ہمراہ تھے مگر بیماری کیوجہ سے چونکہ صاحب فراش تھے اسلئے زندہ چھوڑ دیے گئے اور بقیع مین آپ دفن ہوئے اور اُنکی عمر اٹھاون برس کی ہوئی۔

سنہ ۹۵ھ

مین حجاج لعنۃ اللہ تعالےٰ علیہ چوّن ۵۴ برس کی عمر مین مرا۔ ممالک عراق مین اسنے تقریباً بیس ۲۰ برس سلطنت کی۔ یہ روزکور تھا۔ اس کی آواز بارُعب تھی اس نے ایکسو بیس ہزار مسلمان قتل کئے۔

سنہ ۹۶ھ

مین ولید ابن عبد الملک ابن مروان نے انتقال کیا اور دمشق مین دفن ہوا۔ اس کی عمر ۴۲ برس کی تھی اور خلافت کا زمانہ نو برس اور سات مہینے۔ اسکی ناک سے پانی بہت بہتا تھا اور بہت خوش الحان تھا۔ سنہ مذکورہ بالا کے جمادی الاخری کے مہینہ مین جب اس نے انتقال کیا تو اسکے بھائی سلیمان بن عبد الملک کی خلافت کے لئے بیعت کی گئی۔ سلیمان اسوقت شہر رملہ مین تھا۔ وہان سے دمشق مین آیا اور اور اپنی اچھی سیرتون کا برتاوا کیا۔ عمر بن عبد العزیز کو اس نے اپنا وزیر بنایا۔

سنہ ۹۸ھ

مین یہ بہت سا لشکر لیکر قسطنطنیہ سے جنگ کرنے کے لئے نکلا۔ دابق کی چراگاہ کو اسنے اپنا خیمہ گاہ بنایا اور اپنے بھائی مسلمہ کو قسطنطنیہ کیطرف روانہ کیا۔ اس نے قسطنطنیہ مین اسقدر قیام کیا کہ آدمیون کے کھانے پینے کے لئے یہان کاشتکاری تک کی گئی اور کاشت بھی برائے نام نہین بلکہ اسکا غلہ تک کھایا گیا۔

مسلمہ قسطنطنیہ کے باشندون پر اسوقت تک سختی کرتا رہا کہ سلیمان کے مرنے کی خبر اس کے کانون تک پہونچ لی۔ سلیمان کی وفات صفر سنہ ۹۹ھ مین واقع ہوئی۔ اسکی خلافت کا زمانہ دو برس اور آٹھ مہینے تھا۔ اُسکی عمر ۴۵ برس کی تھی اسکی جان بدہضمی کی نذر ہوئی اسلئے کہ وہ انتہا درجہ کا خورندہ تھا۔ بیان کیا جاتا ہی کہ جب وہ دابق مین تھا تو بعض زراعت پیشہ لوگ دو تھیلے انجیر اور انڈون کے بھرے ہوئے اس کے پاس لائے اور وہ سب کھا گیا۔ اس کے کھاتے ہی تخمہ ہوا اور مر گیا۔

اس خلافت کے معاملے مین عمر ابن عبد العزیز کیواسطے وصیت کی تھی چنانچہ اسکی خلافت پر بیعت کیگئی۔ آپنے علیؓ کے اس بُرا کہنے کو موقوف کیا جو خطبون مین سنہ ۴۱ھ سے آپکے حق مین کہا جاتا تھا اور بجائے اسکے یہ عبارت قائم کی ان اللہ یامر با لعدل والاحسان الخ

سنہ ۱۰۱ھ

مین عمر بن عبد العزیز کی وفات جمعہ کے دن ۲۵۔ رجب کو خناصرہ کے مقام پر ہوئی اور دیر سمعان مین دفن کئے گئے۔ ابن واصل کہتے ہین کہ دیر سمعان وہی مقام ہی جو اب دیر نقرہ کے نام سے مضافات معرہ مین مشہور ہی۔ اکثر آدمیون کا خیال ہی کہ اسکی موت اُس زہر کیوجہ سے ہوئی جسکو بنی امیہ نے کھلایا تھا۔ یہ سنہ ۶۱ھ مین مصر مین پیدا ہوا تھا۔

سنہ ۱۲۴ھ

مین محمد ابن مسلم اہری نے جو کبار تابعین مین سے تھے وفات کی۔ جب یہ اپنے گھر مین بیٹھتے تھے تو انکے چارون طرف کتابون کا انبار رہتا تھا۔ اور اُسوقت یہ بجز کتابون کے اور کسی طرف متوجہ نہین ہوتے تھے ایک دن انکی بیوی نے اُنسے کہا وہ خدا کی قسم یہ کتابین تو میرے حق مین تین سوتون سے بھی بڑھکر ہین۔

سنہ ۱۲۵ھ

مین ربیع الاول کی چھٹی تاریخ کو ہشام بن عبدالملک نے رصافہ کے مقام پر انتقال کیا۔ اسکی خلافت کا زمانہ اونیس ۱۹ برس نو ۹ مہینہ تھا۔ عمر پچیس ۲۵ برس کی تھی۔ اور وہ مکر اور حیلہ سازیون مین بہت بڑا مکار تھا۔ اسکے بعد ولید بن یزید بن عبدالملک کی خلافت کے لیے بیعت کی گئی ہشام کے خوف کے مارے اسکی بُری حالت تھی۔ کھیل کود کیوجہ سے اسنے خانہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ ہر وقت شراب کا دور تھا۔ اور عورتون کی صحبت تھی۔ یہ اسقدر بخشش کرنیوالا شخص تھا کہ جب اس سے کسی نے کوئی چیز مانگی تو اس نے کبھی نہین نہین کی۔ اسکی خلافت رعایا پر بہت شاق گذری۔ اسپر کفر کا اطلاق کیا گیا۔ اُسپر ماؤن کے ساتھ زنا کرنے کا الزام لگایا گیا۔ یہ حالت دیکھکر یزید ابن ولید بن عبدالملک نے خروج کیا۔ بہت سی خلقت نے اسکی بیعت کی۔ اور ان دونون مین بہت سی لڑائیان ہوئین جنکا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ یزید کا ولید کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور سارے

دمشق مین اسکی تشہیر کیگئی - اسکی خلافت کا زمانہ ایک برس تین مہینہ تھا -
اور اسکی عمر بیالیس برس کی تھی -
یزید بن ولید پر جب خلافت قایم ہوگئی تو اسنے اپنے ملازمین کی تنخواہون کی
زیادتیون کو کچھ کم کر دیا - اسی بنا پر اسکا نام یزید الناقص عوام کی زبانون پر جاری
ہوگیا - حمص اور فلسطین کے باشندون نے اس سے کچھ مخالفت کی جسپر
اسنے ان لوگون کو سزا دی - عراق کے گورنر نے کچھ نافرمانی کی جسکو اسنے
تبدیل کر دیا - ایک سال کے بعد مروان ابن محمد نے اپنی مخالفت کا اظہار
کیا - اسکی خلافت کا زمانہ پندرہ مہینے اور بارہ روز تھا - یہ دمشق مین مرا - اسکے
مرنے کے بعد اسکا بھائی ابراہیم مخلوع خلیفہ بنا - لیکن نہ ابھی اسکی خلافت ہی
بہت آئی تھی اور نہ امارت ہی صرف چار مہینے اور بعض کہتے ہین کہ صرف
ستر ہی دن ہوئے تھے کہ مروان بن محمد بن مروان بن حکم جزیرہ سے اسلیے اسکی طرف
بڑھا کہ اسکی خلافت کو توڑ دے - جب دمشق کے قریب پہونچا تو اسنے ابراہیم
سلیمان ابن ہشام کو ایکسو بیس ہزار آدمیون کی جماعت دیکر بھیجا - مروان کے
پاس اسوقت اسی ہزار فوج تھی - ان دونون فوجون مین بہت سخت جنگ
واقع ہوئی اور مروان دمشق مین داخل ہوگیا اور اسکی خلافت پر بیعت
کیگئی - اس فتح کے بعد وہ اپنے کیمپ مین جو حران مین تھا پلٹ آیا -
وہان ابراہیم مخلوع اور سلیمان بن ہشام امان مانگتے ہوئے اسکے پاس حاضر
ہوئے اور دونون نے اسکی بیعت کی - حمص دمشق اور فلسطین کے
باشندون نے اسکی مخالفت پر سر اٹھایا جسکی وجہ سے انکی سرکوبی کیگئی -
اسکے بعد مروان قرقیسیا کیطرف روانہ ہوگیا - اور اسکے جاتے ہی
سلیمان ابن ہشام نے خلع بیعت کر ڈالا - شامیون کی ستر ہزار جماعت

اسکی مخالفت کے جھنڈے کے نیچے آکر جمع ہو گئے اور مروان پھر اسکی طرف پلٹا - یہ دونو فوجین قنسرین کی سرزمین پر آپس مین ملین - سلیمان کو ہزیمت ہوئی اور تیس ہزار سے زاید اسکی فوج اس مہم مین کام آئی -

سنہ ۱۲۹ھ

مین بنو عباس کی خلافت کے دعوی کا ظہور خراسان سے ہوا اور یہ اسطرح پر ہوا کہ ابو مسلم خراسانی شراة مین جو مضافات شام مین سے تھا قریہ حمیمہ مین محمد بن علی ابن عبداللہ بن عباس اور اُنکے بعد اُنکے بیٹے ابراہیم بن جو کہ امام کے لقب سے مشہور تھے اختلاف پیدا کر رہا تھا اور بنی عباس کی بیعت کے لئے آدمیونکو ابھار رہا تھا - اسکی خبر پاکر نصر بن سیار امیر خراسان نے فتنہ اندازی شروع کی اور مروان کے پاس اس امر کی اطلاع دینے کے لیئے آدمی روانہ کیا - مروان ان واقعات سے بالکل بیخبر تھا - اس جانیوالے کے ہاتھ جو کچھ اسنے مروان کے پاس بھیجا تھا اُسمین سے یہ اشعار بھی تھے

ارى تحت الرماد وميض نار	ويوشك ان يكون لها ضرام
فان لم تطفها عقلاء قوم	يكون وقودها جثث وهام
فقلت من التعجب ليت شعري	اايقاظ امية ام نيام

مین راکھ کے نیچے سے آگ کی چمک دیکھ رہا ہون	اور شک ہوتا ہے کہ وہ آگ تیزی پکڑ لیگی
عقلاے قوم نے اگر اس آگ کو نہ بجھایا	تو یقین کیا جاتا ہے کہ روسا قوم کے جسم اس آگ کے ایندھن بنینگے
مین نے تعجب سے کہا ہاے افسوس میں قوم کو کیا ہو گیا ہے	کیا اُسکے جاگ رہے ہین یا سوتے

مترجم

ابومسلم کو خراسان کے بعض شہرون پر غلبہ حاصل ہو گیا اور وہان کے باشندون سے ابراہیم امام کے لئے اور اسکی وفات کے بعد اسکے بیٹے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی خلافت کے لیے بیعت کی مروان نے اس بغاوت کی خبر پاکر اپنے عامل کو جو بلقاء مین تھا مطلع کیا اور اسنے ابراہیم امام کو گرفتار کر کے مروان کے پاس بھیجدیا۔ ابراہیم امام قیدخانہ مین بھیجدیے گئے یہانتک کہ اُسی قید مین حران کے مقام پر مرگئے۔ ابراہیم امام نے اپنے خاندان سے پہلے ہی اپنی موت کی پیشینگوئی کردی تھی کہ وہ حمیمہ سے مع اسکے بھائی عبداللہ ابوالعباس سفاح کے کوفہ جائین۔ اور اپنے بھائی سفاح کی خلافت کے لئے اسنے وصیت بھی کردی تھی۔ سفاح مع اسکے خاندان کے کوفہ پہونچا اور ایک مہینہ تک پوشیدہ طور سے وہان زندگی بسر کرتا رہا۔ پھر اسنے آپ کو ظاہر کیا اور لوگون نے خلافت کو اسکے سپرد کیا اور اسکے بھائی ابراہیم کی تعزیت بھی کی۔

بارہ ربیع الاول سنہ ۱۳۲ھ مین جمعہ کے دن صبح کے وقت کوفہ کی دارالامارۃ کے اندر یہ داخل ہوا مسجد مین گیا۔ لوگونکو بلایا اور سب کے ساتھ جمعہ کی نماز اسنے پڑھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ ممبر کی طرف چلا اور اسپر چڑھ کر مع اپنے چچا داؤد کے دونون نے ایک تقریر کی جسمین عوام کو اپنے اتباع پر ابھارا اور پھر ابوجعفر منصور اپنے بھائی سفاح کی بیعت لینے کے لئے مسجد مین بیٹھ گیا۔

سفاح کے لشکر نے یہانسے نکلکر حمام اعین مین خیمہ ڈالا اور اپنے سردارونکو

مختلف شہرون کیطرف روانہ کیا اور وہانسے کوچ کرنے کے بعد ہاشمیۃ الکوفہ
کے شاہی قصر مین ٹھہرا۔ وہ مروان الحمار جو سبب اپنے بخل کے جعد بن درہم
کے مقولہ کی بنا پر جعدی کے نام سے مشہور تھا اور جو خلفاے بنی امیہ کا
آخری خلیفہ تھا۔ ابوعون عبدالملک بن یزید کی تلاش مین چلا جو بنی عباس
کی طرف سے شہرزور کا حاکم تھا۔ جب مروان الحمار زاب کے مقام پر پہونچا ہے
تو ابوعون اپنی جماعت کے ساتھ اسکے مقابلہ پر آیا۔ مروان کے ساتھ اسوقت
ایکسو بیس ہزار فوج تھی۔ مروان سنے خندق کھودی اُسپر ایک پل بنایا۔
سفاح کی فوجین بکثرت پہونچنے لگین۔ ان دونون فوجون مین خوب لڑائی
ہوئی۔ بالآخر مروان کو ہزیمت ہوئی اور وہ بھاگا۔ سفاح کی چچا عبداللہ نے
اسکا تعاقب کیا۔ مروان دمشق مین پہونچکر محصور ہوگیا اور رمضانکی پانچوین
تاریخ کو چہارشنبہ کے دن بہت سختی کے ساتھ دمشق کو عبداللہ نے فتح کیا۔
پندرہ روز قیام کرنے کے بعد یہاںسے فلسطین کی طرف کوچ کردیا اور
وہان پہونچنے کے بعد اسنے اپنے بھائی صالح کو مروان کے پیچھے روانہ کیا۔
مروان نیل مصر کو عبور کرنے کے بعد بوصیر مین پہونچا تھا کہ مروان ایک شخص کا
نیزہ کھاکر قتل ہوا۔ اسکے دونون بیٹے عبداللہ اور عبیداللہ حبش کی سرزمین
کی طرف بھاگے۔ عبیداللہ قتل ہوا۔ لیکن عبداللہ اپنی جان بچا لیگیا۔
اور مہتدی کے زمانہ خلافت تک زندہ رہا۔ بالآخر فلسطین کے گورنر نے
اسکو سفاح کے چچا عبداللہ کے پاس بھیجدیا۔

مروان جب قتل ہوا ہے تو اسکی عمر باسٹھ برس کی تھی جسمین سے کل پانچ برس
ساڑھے دس مہینے اسنے خلافت کی۔

اب سفاح اور اسکے چچون کی حکومت جم گئی تھی۔ ایک روز سفاح اپنے

سلیمان ابن ہشام بن عبد الملک دونون بیٹھے تھے کہ ایک بزرگوار تشریف لائے اور یہ اشعار پڑھے ۔

لا یغرنک ما تری من رجال	ان تحت الضلوع داء دویا
فضع السیف وارفع الصوت حتی	لا تری فوق ظہرہا امویا

سفاح نے سلیمان کو اسکے فوراً قتل کرنے کا حکم دیا اور اسیوقت وہ قتل بھی کر دیا گیا ۔ لیکن سفاح کے چچا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے پاس بنی امیہ مین سے تقریباً نوّے آدمی تھے جو کھانا کھانے کے لیئے جمع ہوئے تھے کہ اتنے مین شبل بن عبد اللہ جو بنی ہاشم کے غلامون مین سے تھا آیا اور یہ اشعار پڑھے ۔

اصبح الملک ثابت الاساس	بالبہالیل من بنی العباس
طلبوا وتر ہاشم وشفوہما	بعد میل من الزمان ویاس
لا تقیلن عبد شمس عثارا	واقطعن کل رقلۃ وغراس
ذلہا اظہر التودد منہا	وبہا منکم کحز المواسی
انزلوہا بحیث انزلہا اللہ	بدار الہوان والاتعاس
واذکروا مصرع الحسین وزید	وشہید بجانب المہراس
والقتیل الذی بحران اضحی	ثاویا بین غربۃ وتناسی

عبد اللہ کے حکم سے وہ سب کے سب اسی جگہ ستونون سے مار کر ہلاک کر دیئے گئے ۔ انکی نعشون پر دستارخوان بچھایا گیا ۔ اسپر کھانا چنا گیا اور اسپر ان لوگون نے بیٹھکر کھانا کھایا حالانکہ اُن جان توڑنے والون کے رونے کی پردرد آواز ان کھانیوالون کے کانون مین آرہی تھی ۔ عبد اللہ نے دمشق مین بنی امیہ کی قبرین معاویہ ۔ معاویہ کے بیٹے ۔ عبد الملک بن مروان ۔ اور

ہشام بن عبدالملک سب کی قبرین کھود ڈالین اور جس قبر کی نعش صحیح سالم
ملگئی اُسکو دار پر لٹکا دیا پھر جلا کر خاک سیاہ کردیا اور بنی امیہ کے خاندان
مین سے کسی کو نہین چھوڑا بجز ایک شیر خوار بچہ کے جو اندلس بھگا دیا گیا تھا۔
سلیمان ابن علی بن عبداللہ بن عباس نے بنی امیہ کے ایک زندہ گروہ
کو قتل کر ڈالا اور انکا گوشت کتّون کو کھلوا دیا۔ سفاح نے اپنے بھائی
یحییٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ کو موصل کا حاکم بنایا۔ اپنے بھائی ابو منصور
کو جزیرہ اور اسکے مضافات کا حاکم۔ اپنے چچا داؤد کو مدینہ۔ یمن اور
یمامہ کا گورنر۔ اپنے بھتیجہ عیسیٰ بن موسیٰ کو کوفہ اور سواد کوفہ کا حاکم بنایا۔
شام مین اسکا چچا عبداللہ حکمرانی کر رہا تھا۔ مصر مین ابو عون بن یزید اور
خراسان مین ابو مسلم خراسانی۔

۱۳۶ھ

مین سفاح کی موت چیچک کے عارضہ مین مبتلا ہو کر انبار کے مقام پر حج
کے زمانہ مین واقع ہوئی۔ ۳۲ تینتیس برس کی اسکی عمر تھی۔ مروان کے
قتل سے اگر حساب لگایا جائے تو اسکی خلافت کی مدت چار برس
ہوتی ہی ورنہ مروان کے قتل سے پہلے آٹھ مہینہ اور زیادہ ہوتے ہین۔
اسنے اپنے بھائی ابو جعفر منصور کی خلافت کے لئے عہد لے لیا تھا۔ چنانچہ
اسی کی خلافت پر بیعت کی بھی گئی۔ مکہ مین ابو مسلم اور دیگر آدمیون سے
بیعت لینے کے بعد اسنے حج کیا اور جب وہ کوفہ مین پہونچا ہے تو وہان کے
لوگون نے اسکے پیچھے نماز پڑھی اور اسکی خلافت پر بیعت کی۔ جب
وہ انبار کے مقام پر مقیم تھا تو اسکے چچا عبداللہ نے شام سے خروج کیا

اور اپنی خلافت پر وہان کے لوگون سے بیعت لی - یہ خبر پاکر ابو جعفر منصور نے ابو مسلم خراسانی کو اسکے مقابلہ کے لئے روانہ کیا اور دونون مین جنگ ہوئی جسکا خاتمہ عبد اللہ کی ہزیمت پر ہوا - ابو جعفر منصور نے مصر اور شام کی گورنری کا ابو مسلم کو پروانہ لکھا اور خراسان کی طرف رخ کرنے سے روکا جسکا ابو مسلم نے جواب تک نہ دیا اور خراسان جا پہونچا - اسی نافرمانی سے ابو جعفر کی طبیعت کا رنگ بدل گیا - اور اسی بنا پر چند مرتبہ ابو مسلم کو اسنے طلب بھی کیا اور بالآخر جب وہ آیا بھی تو تین ہزار سوارون کی جمعیت کے ساتھ آیا اور اپنا باقی لشکر حلوان مین چھوڑ دیا - اور ابو جعفر منصور سے ملکر اپنی فرودگاہ پلٹ گیا - دوسرے دن جب وہ پھر ملنے آیا تو ابو جعفر منصور نے اپنے باڈیگارڈ کے رسالہ کے چند جوانون کو پردون کے اندر کھڑا کر دیا اور کہدیا کہ جب مین تالی دون تو فوراً نکلکر ابو مسلم کو قتل کر ڈالنا اور ایسا ہی ہوا - یہ قتل کا واقعہ شعبان ۱۳۷ھ مین رومیہ کے مقام پر واقع ہوا - ابو مسلم نے اپنے گورنری کے عہد مین ایکہزار چھ سو حبس دوام کے قیدیون کو تہ تیغ کیا -

سنہ ۱۳۸ھ

مین منصور نے مسجد الحرام کی توسیع کی - اسی سال مین روم کے بادشاہ قسطنطین نے مسلمانون سے ملطیہ کو لے لیا - اسکی شہر پناہ گرا دی اور اسکے باشندون کی خطا معاف کر دی -

سنہ ۱۳۹ھ

مین منصور کو اپنے چچا عبداللہ پر فتحیابی ہوئی اور اسکا خاتمہ بھی کردیا۔
اسوقت عبداللہ اپنے بھائی سلیمان کے پاس روپوش تھا۔ اسی سال
سے عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک کے لئے اموی سلطنت
کی ابتدا ہوئی۔

سنہ ۱۴۰ھ

مین منصور نے ملطیہ کی درستی کے لئے اپنے بھائی ابراہیم امام کے بیٹے
عبدالرحمن کو مسلمانون کی ستر ہزار کی جماعت کے ساتھ بھیجا۔ اسی سال منصور
نے مصیصہ کی تعمیر کا بھی حکم دیا اور اسمین ایک ہزار لشکری رکھے گئے۔
او مصیصہ کو معمورہ کا لقب دیا گیا۔

سنہ ۱۴۱ھ

مین فر[illegible]دقہ کے اس فرقہ نے ظہور کیا جو ابومسلم خراسانی کے مذہب پر
تناسخ کے قائل تھا۔ انمین سے تقریباً دوسو شخصون کو منصور نے مقید کیا۔
مابقی لوگ ایک نعش لیکر چلے جسکی نسبت یہ خیال کیا گیا کہ کسی کا جنازہ
ہے یہانتک کہ جب یہ سب جیل کے دروازہ پر پہونچے تو نعش
پھینکدی۔ جیلخانہ کا پھاٹک توڑ ڈالا اور اپنے ساتھیون کو جیل سے
نکال لائے۔ اور تقریباً چھ سو اس فرقہ کے لوگ مجتمع ہوکر منصور کے
ایوان سلطنت کے پھاٹک پر جا پہنچے منصور پیادہ پا اندر سے نکل آیا۔
بہت سے آدمی جمع ہوگئے جنمین معین بن زائدہ بھی چھپا ہوا تھا۔ اسنے نکلکر
زنادقہ سے مقابلہ کیا۔ لڑائی ہوئی۔ زنادقہ نے ہزیمت اٹھائی اور مقتول ہوگئے

۱۴۴ سنہ ھ

مین منصور نے خاندان حسن بن علیؓ بن ابی طالب سے دس مردون کو پکڑکر قید کیا۔

۱۴۵ سنہ ھ

مین محمد بن عبداللہ ابن حسین بن علی بن ابی طالب نے مدینہ مین ظہور کیا اور انکے خاندان کے لوگ انکا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوے۔ اس خبر کے سنتے ہی منصور نے اپنے بھتیجے عیسیٰ بن موسیٰ کو انکی طرف روانہ کیا۔ دونون مین جنگ ہوئی۔ محمد بن عبداللہ اور انکے خاندان کے کچھ لوگ شہید ہوئے۔ یہ محمد بن عبداللہ مہدی کے لقب سے مشہور تھے اور نہایت ہی پاک نفس بزرگوار تھے۔ اسی سال مین منصور نے بغداد کی تعمیر شروع کی۔ اسی سال مین انکا پاک نفس بھائی ابراہیم اپنے بھائی کی مرگ سے پیشتر بصرہ مین آیا۔ اور وہان کے لوگون کو اپنے بھائی کی بیعت کے لئے اُبھارا جسکو انھون نے منظور کیا۔

وہ اہواز اور واسط کا مالک بنگیا اور اسکے لشکر کی تعداد ایکسو ہزار تک پہونچ گئی یہانتک کہ اسکو بھائی کے قتل کی خبر پہونچی اور اسکا قاتل عیسیٰ بن موسیٰ آیا۔ بالآخر ابراہیم کا سر منصور کے پاس بھیجا گیا۔

۱۴۷ سنہ ھ

مین منصور نے اس عہد کو توڑا جو سفاح نے منصور سے اس امر کے متعلق

لیا تھا کہ منصور کے بعد اسکا بھتیجا عیسیٰ بن موسیٰ خلیفہ بنایا جاے اور اپنے بیٹے مہدی محمد کے لئے بیعت لی - اسی سال مین منصور نے خالد ابن برمک کو موصل کا گورنر کیا - اسی سال مین فضل بن یحییٰ ابن خالد بن برمک کی ولادت ہوئی -- رشید کی مان خیزران نے اسکو اپنا دودھ پلایا اور اسی بناپر فضل ہارون رشید کا رضاعی بھائی ٹھہرا - اسی سال جعفر صادق ابن محمد باقر نے وفات پائی اور بقیع مین دفن کئے گئے - آپ کی ولادت سنہ ۸۰ھ مین ہوئی تھی -

سنہ ۱۵۰ھ

مین امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغداد مین قیدخانہ کے اندر انتقال فرمایا - یہ قیدی بننا قضا کی عہدہ کے نہ قبول کرنے کیوجہ سے انکو نصیب ہوا تھا بغداد ہی مین آپ دفن ہوئے - آپ کا سن ولادت سنہ ۸۰ھ تھا اور بعض کہتے ہین سنہ ۹۱ھ - آپنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے جن چار صحابیون کا زمانہ پایا وہ یہ ہین - انس بن مالک اور عبداللہ بن ادفی سے توکوفہ مین ملے - سہل بن سعد ساعدی سے مدینہ مین - اور ابو طفیل عامر بن واثلہ سے مکہ مین اصحاب ابوحنیفہ کہتے ہین کہ آپ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے - اور انسے اور انکے علاوہ اورون سے بھی روایات حاصل کئے - لیکن دیگر حضرات کہتے ہین کہ ابوحنیفہ رح نے ان اصحاب کا زمانہ تو پایا لیکن انسے ملاقات کی نوبت نہین آئی اور نہ انسے کوئی روایت حاصل کی - لیکن ان دونون مین سے اثبات والون کو نفی کرنیوالون پر فوقیت حاصل ہے - اسیطرح آپ کے سلسلہ نسب کے متعلق آپ کے احباب کہتے ہین کہ آپ نعمان بن ثابت

بن نعمان بن مرزبان ہین- اور دیگر حضرات کہتے ہین نعمان بن ثابت ابن زوطا مولی تیم اللہ ابن ثعلبہ- زوطا اہل بابل ہین سے تھا اور بعض کہتے ہین کہ کابل کا- یہ کہا گیا ہے کہ یہ زوطا انکے خیال ہین وہی ہے جسکی جانب رق (غلامی سے آزادی) کی نسبت دیگئی ہے لیکن اسمٰعیل بن حماد بن ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اسوقت تک رق کی نسبت ہمارے خاندان مین کسیکی جانب نہین کیگئی ہے- یہ روایت کیگئی ہے کہ آپکے والد ثابت نے صغر سنی مین علی ابن ابیطالب رض کو دیکھا تھا آپنے انکے اور انکی ذریت کے حق مین برکت کی دعا بھی فرمائی ہے- ابو حنیفہ کے جدامجد نعمان بن مرزبان نے مہرجان کے دن حضرت علیؓ کے لئے فالودہ بناکر بھیجا تھا جسپر آپنے فرمایا مہرجونا کل یوم- ابو حنیفہ عالم باعمل تھے- زاہد- بہت بڑے پرہیزگار- آپ کا چہرہ بہت خوبصورت تھا- آپ بہت شیرین زبان تھے اور بہت ہی بڑے مدلل- کہا جاتا ہے کہ آپ نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز چالیس برس تک پڑھی ہے- اور جس جگہ پر آپ کا انتقال ہوا ہے وہان پر سات ہزار مرتبہ آپنے کلام مجید کو ختم کیا ہے- اسی سال مین صاحب المغازی محمد بن اسحٰق نے بھی انتقال کیا- یہ ثقہ تھے لیکن مالک بن انس نے انکے ثقاہت مین طعن کیا ہے- اسی وجہ سے بخاری نے انسے کوئی روایت نہین کی ہے اور مسلم نے بھی بجز ایک حدیث کے ترجمہ مین اور کوئی روایت نہین کی- اسی سال مقاتل ابن سلیمان بلخی کا بھی انتقال ہوا اور اسی سال مین منصور نے اپنے بیٹے مہدی کے لئے شرقی بغداد مین رصافہ کو تعمیر کیا-

سنہ ۱۵۱ھ

مین اوزاعی نے جنکا نام عبدالرحمٰن بن عمر تھا نوے برس کی عمر مین انتقال کیا - آپکے دادا کا نام محمد تھا -

سنہ ۱۵۸ھ

مین منصور کا انتقال ہوا - وہ بقصد حج بغداد سے روانہ ہوا تھا - اس سفر مین اسکے ہمراہ اسکا بیٹا مہدی بھی تھا - جس سے اسنے اسطرح نصیحت کی "اے میرے بیٹے مین ذی الحجہ کے مہینہ مین پیدا ہوا تھا اور میرے دل مین ایسا خیال پیدا ہوتا ہے کہ مین اسی مہینہ مین مرونگا بھی اور اسی خیال سے مین حج کے لئے چلا ہون - خلق خدا کے معاملہ مین خدا سے ہمیشہ ڈرتے رہنا" اسہال کے مرض مین وہ مبتلا ہوا اور اسی سال کے ذی الحجہ کی چھٹی تاریخ کو احرام باندھے ہوئے بیر میمونہ کے مقام پر انتقال کیا - اسوقت اسکا سن ۶۳ برس کا تھا - اسکی خلافت کی مدت بائیس برس تین مہینہ تھی - حمیمہ کے مقام پر یہ پیدا ہوا تھا - اسکا گندمی رنگ تھا دونو رخسارے پتلے تھے - اور معلی مین یہ دفن کیا گیا - تنہائی اور خلوت مین یہ انتہا درجہ کا خلیق تھا - اور یہ باہر آنا چاہتا تھا کہ بجاے اسکے اسکے مرنے کی خبر باہر پہونچی - نصف ذی الحجہ مین اسکے بیٹے مہدی کی خلافت کے لئے لوگون نے بیعت کی -

سنہ ۱۶۰ھ

مین مہدی نے حج کیا - اسنے جود و بخشش سے خوب ہی کام لیا - مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین توسیع کی - اسنے اس امر کا حکم دیا کہ زیاد کا نسبنامہ

اسکے باپ علبید رومی کی طرف رد کیا جائے۔ چنانچہ سلاطین امویہ کے نسب نامہ سے زیاد کا نام نکالکر ثقیف کے نسب نامہ مین داخل کیا گیا۔ اسی سال مین مشہور زاہد داؤد طائی کا انتقال ہوا۔ یہ ابوحنیفہ کے اصحاب مین سے تھے۔ نیز عبدالرحمن ابن عبداللہ مسعودی خلیل بن احمد بصری نحوی۔ سفیان ثوری کا انتقال ہوا جو ۵۷ھ مین پیدا ہوے تھے۔ نیز اسی سال مین ابراہیم بن ادہم بن منصور بلخی زاہد کو بھی موت کا ناگزیر واقعہ پیش آیا جو بکر ابن وائل کے بیٹے تھے۔

سنہ ۱۶۳ھ

مین مقنع عطار خراسانی قتل کیا گیا جو ایک ساحر تھا اور نظر بندی کر کے لوگون کو اس امر کا خیال دلاتا تھا کہ چاند اسنے پیدا کیا ہے جو طلوع بھی کرتا ہے۔ اسنے خدائی کا دعوی بھی کیا تھا اور ایک گروہ اسکا متبع بھی ہو گیا تھا۔ اسنے ورارالنہر مین ایک قلعہ بھی بنایا تھا جو سنام کے نام سے مشہور تھا۔ جب اسکا محاصرہ کیا گیا ہے تو اسنے اپنی عورتون کو زہر دیکر مار ڈالا اور اسکے بعد پھر خود بھی وہی زہر کھا کر مر گیا۔ جسقدر لوگ اسکے متعلقین مین سے قلعہ کے اندر تھے سب قتل کر ڈالے گئے۔ ابتدا مین یہ مرو کا ایک دھوبی تھا۔ کانا۔ زشت رو۔ بہت ٹھنگنا۔ جسکی وجہ سے اسنے سونے کا ایک چہرہ اپنے لئے بنایا تھا اور اسی بنا پر اسکو مقنع کہتے ہین

سنہ ۱۶۶ھ

مین بشار بن برد شاعر زنادقہ کے ہاتھ سے قتل کیا گیا۔ یہ پیدائشی سوخ العینین تھا

اور اسکی عمر نوے برس کی ہوئی۔

سنہ ۱۶۷ھ

مین مہدی نے مسجد الحرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین اضافہ کیا۔

سنہ ۱۶۹ھ

مین مہدی محمد بن عبداللہ منصور ذی محرم کے آٹھ دن باقی رہے تھے کہ انتقال کیا۔ اسکی خلافت کا زمانہ دس برس اور ایک مہینہ تھا۔ تینتالیس برس کی اسکی عمر تھی۔ اسکے بعد اسکے بیٹے موسی ہادی کی خلافت پر بیعت ہوئی اسی سال مین حسین بن علی بن حسن ابن علی بن ابی طالب نے مدینہ مین اپنی بیعت کے لئے اظہار کیا۔ آپ کی قوت وہان بڑھ گئی اور مکہ آپکے زیر حکومت آگیا۔ اسی حکومت کے طرفدارون نے آپ سے جنگ ٹھان دی۔ حسین شہید ہوئے اور آپ کا سر مبارک معہ آپکے بہت سے ساتھیون کے سر کے ہادی کے پاس بھیجا گیا جس سے ہادی نے انکار کیا اور جن لوگون نے اس حرکت کو جائز رکھا تھا انسے اپنے قطع تعلق کیا۔ اس لئے کہ حسین موصوف جو بہت بڑے بہادر اور کریم تھے ایک مرتبہ پہلے مہدی سے ملے تھے۔ مہدی نے چالیس ہزار دینار آپکی نذر کئے تھے جو انھون نے بغداد اور کوفہ مین دے ڈالے اور جب وہ چلے ہین تو آپکی پوستین کے نیچے ایک قمیص تک نہ تھا

سنہ ۱۷۰ھ

مین ہادی کا انتقال ہوا - اسوقت اسکی عمر چھبیس برس کی تھی - کل ایک برس تین مہینے اسنے خلافت کی - اسکے بعد اسکے بھائی ہارون رشید بن مہدی کے ہاتھ پر بیعت ہوئی - اسکی مان ہادی کی مان خیزران تھی - ہارون رشید نے یحییٰ بن خالد برمکی کو اپنا وزیر بنایا اور کل کامون کی کنجیان اسکے ہاتھ مین دیدین - اسی سال ہارون رشید نے طرسوس کو فرج نامی ایک ترکی خادم کی ذریعہ سے تعمیر کرایا - اسی سال عبد الرحمن اموی نے اندلس مین کنیسہ کے مقام پر جامع قرطبہ کو تعمیر کیا - اور اسکی تعمیر مین ایکسو ہزار دینار صرف کئے -

سنہ ۱۷۱ھ

مین عبد الرحمن مذکور کا انتقال ہوا - اور اسکے انتقال کے بعد اسکا بیٹا ہشام تخت نشین ہوا - عبد الرحمن کا جب انتقال ہوا ہے تو اسکی عمر ڈیڑھ سو برس کی تھی - اور اندلس مین سلطنت کرتے اسکو تینتیس برس ہوئے تھے - اسکا قد لانبا تھا - نہایت سرخ سپید تھا - ایک آنکھ تھی - رخسارے خشک تھے - اور بنی امیہ مین سے جسقدر لوگ بچ رہے تھے وہ سب اسکے ساتھ تھے -

سنہ ۱۷۶ھ

مین یحییٰ بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب نے دیلم مین ظہور کیا - اور آپ کی شوکت اور قوت نے اچھا فروغ بھی حاصل کیا جنکے مقابلہ کے لئے رشید نے ایک بڑا لشکر فضل بن یحییٰ برمکی کی سپہ سالاری کے ساتھ روانہ کیا - فضل نے یحییٰ اسے صلح کی ٹھہرالی اور یحییٰ کو ہمراہ لیکر رشید کے پاس آیا -

رشید نے یحییٰ کو بہت تعظیم و تکریم کے ساتھ لیا اور پھر گرفتار کرکے جیل میں بھیجدیا۔ یہانتک کہ اسی قید میں آپ نے انتقال کیا۔

سنہ ۱۷۹ھ

میں امام مالک بن انس بن ابی عامر بن عمرو بن حرث جو اس ذوالاصبح کی اولاد سے تھا جو حرث بن عوف کی اولاد سے تھا جو یعرب بن قحطان کے بیٹے تھے۔ آپ سنہ ۹۵ھ میں پیدا ہوئے تھے اور بقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ طویل القامت تھے۔ اور آپ کا رنگ سرخ تھا۔

سنہ ۱۸۰ھ

میں ہشام بن عبدالرحمن نے اندلس میں انتقال کیا۔ اسوقت اسکی عمر تینتیس برس چار مہینے کی تھی۔ اسنے سات برس اور سات مہینے بادشاہت کی۔ اسکے بعد اسکا بیٹا حکم اسکا جانشین ہوا۔ اسکے چچا سلیمان اور عبداللہ دونوں اسکی مخالفت پر کھڑے ہوئے مگر حکم کو دونوں پر فتح حاصل ہوئی۔ سلیمان قتل ہوا اور عبداللہ نے صلح کرلی۔ اسی سال سیبویہ نحوی کا انتقال قریہ بیضا میں جو شیراز کے دیہات میں سے تھا ہوا۔ سیبویہ کا نام عمرو بن عثمان بن قنبر تھا۔ علم نحو کا یہ ایک بہت بڑا عالم تھا حتی کہ اپنے استاد خلیل الدین احمد سے بھی یہ گوے سبقت لیگیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ سنہ ۱۶۱ھ میں اس کا انتقال بصرہ کے مقام پر ہوا تھا۔ ابوالفرج بن جوزی نے کہا ہے کہ سیبویہ کی موت سنہ ۱۹۴ھ میں شہر ساوہ کے مقام پر واقع ہوئی جبکہ اسکی عمر بتیس ۳۲ برس کی تھی۔ خطیب بغدادی ابن درید کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیبویہ

شیراز مین مراتھا اور وہین اسکی قبر ہے۔ سیبویہ فارسی لفظ ہے جسکے معنی عربی
مین "رائحۃ التفاح" (سیب کی خوشبو) کے ہین یہ لقب اسکو اسیوجہ سے
دیا گیا تھا کہ اسکا چہرہ نہایت ہی خوبصورت تھا اور اسکے دونو رخسارے
گویا کہ دو سیب تھے۔ کسائی اور سیبویہ مین اس عربی جملہ کنت اظن
لسعۃ العقرب اشد من لسعۃ الزنبور فاذا ھو ھی
کے متعلق بحث پڑگئی۔ سیبویہ کہتا تھا۔ فاذا ھو ھی چاہئے۔ اور کسائی
کہتا تھا فاذا ھو ایاھا۔ نحوی ترکیب سے ہونا چاہئے۔ خلیفہ نے
کسائی کے قول کی تائید کی جسپر سیبویہ کو غصہ آگیا اور عراق سے وہ شیراز
چلا گیا اور وہین اسکا انتقال ہوا۔

۱۸۱ سنہ ھ

مین ابو یوسف قاضی یعقوب بن ابراہیم نے جو سعد بن جتہ صحابی
انصاری کے بیٹے تھے انتقال کیا۔ جتہ انکی مان کا نام تھا اور انکے والد
کا نام عوف بن بجیر تھا۔

۱۸۲ سنہ ھ

مین امام موسی کاظم نے بغداد مین ہارون رشید کی قید ہی مین انتقال کیا۔
کاظم آپ کو اس لئے کہتے تھے کہ جو شخص آپ کے ساتھ برائی کرتا تھا اسکے
ساتھ آپ نیکی ہی کرتے تھے۔ آپ کا مزار بغداد مین ہے۔ آپ سنہ ۱۲۹ھ
مین پیدا ہوئے تھے۔

سنہ ۱۸۷ھ

مین ہارون رشید کو برامکہ کے ساتھ مخالفت ہوئی - اسنے جعفر بن یحیٰی کو قتل کیا جسکی نسبت اکثر* کی یہ راے ہے کہ رشید نے اپنی بہن عباسہ کے ساتھ جعفر کا

*اس واقعہ کو تقریبًا کل اسلامی مورخون نے اپنی اپنی تاریخون مین نقل کیا ہے - علامہ ابن خلدون نے بھی اپنی تاریخ مین اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد اس واقعہ کو غلط ٹھہرایا ہے - اور صرف اسی بنا پر ہمارے ناول جعفر عباسہ پر جس زمانہ مین وہ شائع ہوتا تھا بعض بعض حضرات نے سخت اعتراضات کئے - مگر ہم چپ تھے - ایک ناول نویس کے قلم کے لئے گو یہ کوئی ضروری امر نہین ہے کہ جس واقعہ پر وہ ناول لکھ رہا ہے وہ صحیح بھی ہو - مگر ایک مورخ کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ غلط واقعات سے قطعاً اجتناب کرے - البرامکہ لکھنے والے کے لئے احتیاط اور تحقیق کی اس سے زیادہ ضرورت تھی جسقدر کہ جعفر عباسہ لکھنے والے کے لئے - مگر افسوس کہ معاملہ بالکل بالعکس ہوگیا - حق پر خاک ڈالی گئی - سچائی پر غلطی کو فوقیت دی گئی اور جعفر عباسہ کا سچا واقعہ غلط ثابت کرنے مین کوشش کیگئی -

علامہ ابن خلدون واقعی بڑے پایہ کا مورخ ہے مگر اسکی تاریخ دیکھنے والون سے غالبًا یہ امر پوشیدہ بھی نہوگا کہ اسنے اپنی تاریخ مین انہین روایات کو تسلیم کیا ہے جو آسمانی صحیفون - کلام مجید اور احادیث کے موافق ہین اور ان واقعات سے اسنے قطعاً انکار کیا ہے جن سے اسلام کے پاک دامن پر ذرا بھی دھبہ آجانے کا اسکو شبہ بھی ہوا - مگر میرے خیال مین مورخ کا یہ فرض نہین ہونا چاہیئے - صرف عباسہ کے واقعہ سے ہارون رشید اسقدر مورد الزام نہین ہوسکتا جسقدر کہ مقدر نے اسکو کردیا - ابن خلکان - ابن عساکر - مسعودی - طبری - اور

عقد کر دیا تاکہ شرعی حیثیت سے ایک کا دوسرے کو دیکھنا جائز ہو جائے۔ مگر چھپے چوری جعفر عباسہ کے ساتھ شب باش ہو گیا۔ رشید نے اپنے ممالک محروسہ کے کل برامکہ کا مال ضبط کر لیا بجز محمد ابن خالد بن برمک کے۔ جب جعفر قتل کیا گیا ہے اُسوقت اسکی عمر سینتیس برس کی تھی۔ برامکہ کے اس خاندان مین سترہ برس تک وزارت رہی۔ جب برامکہ کو نکبت نے گھیرا ہے تو یحییٰ نے کہا "دنیا ایک گردش کرنے والی چیز ہے۔ مال ایک عاریت ہے ہمکو اپنے پہلے والون سے غمخواری ہے اور اپنے بعد آنے والون کے لئے عبرت ہے۔

۱۸۹ ھ

مین محمد بن حسن شیبانی کا انتقال ہوا۔ انکے والد کا نام حسن تھا جو اہل خراسان سے تھے ملک دمشق سے۔ یہ عراق پہونچے اور وہان پہونچکر واسط مین قیام کیا وہین محمد کی ولادت ہوئی لیکن انکا نشوونما کوفہ مین ہوا اور امام ابو حنیفہ کی صحبت اور خدمت مین رہے۔

ابن شحنہ وغیرہم نے اس واقعہ کو بہت شرح وبسط سے لکھا ہے۔ اسوقت کے شعرا نے جو مرثیئے اس افسوسناک واقعہ پر لکھے ہین اُن سے اس واقعہ کی اصلیت پر روشنی ڈالئے۔ ابو نواس۔ ابن مدرون کے اشعار ملاحظہ ہون۔

الا قل لامین اللہ — وابن القسادۃ الساسہ
اذا ما ناکث سر — ک ان تفقدہ راسہ
فلا تقتلہ بالسیف — وزوجہ بعباسہ

محمد علی مہتمم واڈیٹر مرقع عالم

سنہ ۱۹۰ھ

مین یحییٰ بن خالد برمکی نے ستر برس کی عمر مین رقہ کے قید خانہ مین وفات پائی۔

سنہ ۱۹۳ھ

مین فضل نے بھی رقہ کے قید خانہ مین موت کا منہ دیکھا۔ اسوقت اسکی عمر پینتالیس برس کی تھی۔ سلطان سوید عماد الدین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ خالد بن برمک دنیا کے عمدہ ترین لوگون مین سے تھا اور اسنے دنیا مین اسکے مانند کسی کو نہین پایا۔ اسی سال مین رشید کا بھی انتقال ہوا۔ یہ واقعہ تیسری جمادی الاخری کو شہر طوس مین ہوا تھا۔ اسکی عمر سینتالیس برس پانچ مہینے کی تھی۔ اسکی خلافت کا زمانہ تیئیس برس دو مہینے اور اٹھارہ دن تھا۔ اسکا چہرہ بہت خوبصورت اور سرخ و سفید تھا۔ یہ روزانہ ایک ہزار درہم صدقہ مین دیتا تھا۔ اسنے اپنے زمانہ مین اپنے بیٹے امین کی خلافت کے لئے عہد لوگون سے لیا تھا جو زبیدہ کے بطن سے تھا۔ اور امین کے بعد مامون کی خلافت کے لئے جو مراجل کے بطن سے تھا عہد لیا۔ اور اسی مضمون کا ایک ایک عہدنامہ ان دونون سے لکھوایا جو کعبہ مین بحفاظت رکھا گیا۔ جب امین کی خلافت کی بیعت لی گئی تو اکثیر اہل مصر نے مخالفت کی مگر پھر وہ مطیع بھی ہو گئے۔ خطبہ مین امین اور مامون دونون کا نام ساتھ ساتھ لیا جاتا تھا۔ لیکن سنہ ۱۹۵ھ مین امین نے مامون کا نام خطبہ سے نکال ڈالا اور بجائے اسکے اپنے بیٹے

موسیٰ کا نام درج کیا۔ اس موسیٰ کا نام اسکے عہد طفولیت مین اس نے ناطق بالحق رکھا تھا۔ امین نے مامون سے گرم پیکار ہونے کے لئے ایک لشکر کی تیاری کی۔ اسوقت مامون کی طرف سے طاہر ابن الحسین رے مین مقیم تھا۔ اُسنے امین کی بیعت چھوڑکر مامون کی بیعت اختیار کی۔ اُسنے امین کے لشکر کو تہ وبالا کردیا اور اُسکے سپہ سالار علی ابن عیسیٰ بن ہامان کو قتل کرکے اسکا سر خراسان مین مامون کے پاس بھیجدیا۔ بہت سی لڑائیان ہوئین مگر ان سب کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ طاہر کی فتح ہوئی وہ بغداد مین داخل ہوا اور امین کو گرفتار کرکے قتل کرڈالا۔ امین کا سر بغداد کے ایک برج پر رکھا گیا۔ پھر اس سر کو مامون کے پاس بھیجدیا۔ امین کی خلافت کل چار برس آٹھ مہینہ رہی۔ اسوقت مین اسکی عمر اٹھائیس برس کی تھی۔ یہ فروہشتہ مو تھا اسکی پیشانی کے پاس کے بال اُڑے ہوئے تھے۔ چھوٹی چھوٹی آنکھین اور تھین۔ قد لانبا تھا مگر خوبصورت۔ لہو و معاصی مین بہت منہمک تھا۔ مامون کا سکہ اب شرقاً غرباً بیٹھ گیا تھا۔ اسنے حسن بن سہل کو عراق۔ پارس حجاز۔ یمن۔ اور اہواز کا گورنر کردیا تھا۔ اور اسکے بھائی فضل ابن سہل کو بھی اُسنے کامون مین شریک کردیا تھا۔ اسکا نام ذوالریاستین رکھدیا۔ یعنی تیغ اور قلم کا مالک۔ مامون کے عہد مین ابو طباطبا علوی محمد ابن ابراہیم بن اسمٰعیل ابن ابراہیم بن حسن بن علی ابن ابیطالب نے کوفہ مین ظہور کیا۔ انکو قوت بھی حاصل ہوئی۔ اور انکا انتقال بھی ہوگیا۔

سنہ ۲۰۰ھ

مین ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد علوی نے ظہور کیا اور جزیرہ پر قبضہ کیا
انکو جزار بھی کہتے تھے اسلئے کہ انھون نے بہت سے لوگون کو قتل کیا اور
بہتون کو قید۔ اسی سال مین مامون نے بنی عباس کی مردم شماری کا
حکم دیا جسکی تعداد مرد وعورت ملاکر تیس ہزار اور تین ہوئی۔

۲۰۱ سنہ ھ

مین مامون نے علی رضا کو اپنا ولیعہد بنایا۔ یہ موسیٰ کاظم کے بیٹے تھے
سیاہ لباس کو چھوڑ دیا اور سبز رنگ کو اختیار کیا۔ اس تبدیلی رنگ
کی اطلاع کل اطراف وجوانب مین بھیجدی گئی جسپر عباسیون نے
مخالفت کی اور اس امر سے انکار کیا کہ مامون نے خلافت کے سلسلہ کو
حضرت علی کی اولاد مین جانے دیا اور ملکی معاملات سب حسن
ابن سہل کے سپرد کر دیے ہین۔ اسی بنا پر اہل بغداد نے ابراہیم بن مہدی
کی بیعت بمحرم ۲۰۲ سنہ ھ مین کی اور سوئے ہوئے فتنے جاگ پڑے۔
مامون مرو سے عراق کی طرف چلا گیا۔ جب یہ سرخس مین پہونچا ہے
تو دفعتاً چار آدمیون نے آکر فضل بن سہل پر حملہ کیا اور اُسکو حمام ہی مین
قتل کر ڈالا۔ مامون نے اس امر کا اعلان کیا کہ جو شخص اُن قاتلون کو حاضر
کر دیگا اُسکو دس ہزار دینار انعام دیا جائیگا۔ جب قاتل حاضر کیے گئے
تو اُن قاتلون نے مامون سے کہا کہ ود آپ ہی نے اُسکے قتل کا حکم دیا
تھا اسلئے ہمنے اُسکو قتل کیا۔
مامون نے بوران سے جو حسن بن سہل کی بیٹی تھی عقد کر لیا اور اُسکی
لڑکی کا عقد علی رضا کے ساتھ کر دیا۔ جب

سنہ ۲۰۳ھ

کا سال آیا تو علی رضا کا طوس کے مقام پر دفعتاً انتقال ہوگیا۔ مامون نے اُنکے جنازہ کی نماز پڑھی اور انکو اپنے باپ رشید کی قبر کے پاس دفن کیا۔ اسنے اس ناگزیر واقعہ کی خبر بغداد مین بھیجدی جسکی وجہ سے وہ مخالفت جو اہل بغداد کو مامون سے تھی اُسکو علی رضا کی موت نے دفع کردیا۔ اُن لوگون نے ابراہیم ابن مہدی کی بیعت کو توڑدیا۔ مگر اس خلع بیعت کو اُسوقت تک پوشیدہ رکھا کہ مامون بغداد مین پہونچ جائے۔ ابراہیم کی خلافت صرف ایک سال گیارہ مہینہ تک رہی اسی سال کے ذی الحجہ کے مہینہ مین خراسان مین بڑے سخت سخت زلزلے آئے جنکا سلسلہ ستر دن تک قائم رہا۔ ان زلزلون کی بدولت بہت سی مخلوق مرگئی اور بہت سے شہر برباد و تباہ ہوگئے۔ اسی سال مین حسن ابن سہل کو مالیخولیا ہوگیا یہانتک کہ وہ لوہے سے باندھا گیا۔

سنہ ۲۰۴ھ

مین مامون نے بغداد مین آکر سیاہ رنگ کا کپڑا جو عباسیون کا رنگ تھا پھر پہننا اختیار کیا۔ اسی سال مین امام شافعی محمد ابن ادریس ابن عباس بن عثمان ابن شافع بن سائب ابن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف نے وفات پائی۔ یہ سنہ ۱۵۰ھ مین غزہ کے مقام پر پیدا ہوئے تھے۔ انہون نے مالک ابن انس سے

علم حاصل کیا۔ اور حدیث کی سماعت محمد بن حسن شیبانی سے کی۔ اور
انکی بہت تعریف کی۔ شافعی نے کہا ہے جب مین قرآن شریف حفظ
کرچکا ہون تو میری عمر نو برس کی تھی۔ دس برس کی عمر مین موطا پڑھی۔
مالک کی خدمت مین جب مین حاضر ہوا ہون تو میرا سن پندرہ برس
کا تھا۔ شافعی کا بیان ہے کہ مین نے حضرت علی ابن ابیطالب کو
خواب مین دیکھا۔ آپنے مجھ سے مصافحہ کیا اور اپنی انگوٹھی میری انگلی
مین پہنادی۔ مین نے اس مصافحہ کی تعبیر یون کی کہ مین عذاب سے محفوظ
رہونگا اور انگشتری پہنانے کی تعبیر یہ ہے کہ میرا نام عنقریب دنیا مین اسی
طرح مشہور ہوجائیگا جسطرح کہ آپ کا اسم مبارک۔ آپ شعر بھی خوب
کہتے تھے چنانچہ یہ شعر آپ ہی کا ہے۔

واحق خلق اللہ بالھم امرؤ		ذو ہمۃ یبلی بعیش ضیق

دیگر

ومن الدلیل علی القضاء و کونہ		بؤس اللبیب وطیب عیش الاحمق

اسی سال نضر ابن شمیل بصری نحوی نے انتقال کیا۔ انہون نے جب
بصرہ سے سفر کیا ہے تو وہان کے شرفا مین سے تین ہزار آدمی ایکو
رخصت کرنے کے لئے آئے تھے۔ انھون نے انسے رخصت
ہوتے ہوئے کہا کہ خدا کی قسم اگر مین یہان روزانہ ایک پیمانہ باقلا
کھا پاتا تو کبھی یہان سے نہ جاتا۔ ان شرفا مین سے کوئی بھی ایسا نہ تھا
کہ جو اسکا وعدہ کرتا اور انکو یہیں رکھتا۔ یہ مرو مین پہونچکر مامون
کی خدمت مین پہونچکر بہت محظوظ ہوا اور بسبب انتہا درجہ اسکو
وہان ملی۔ اسنے اس لغوی مسئلہ کے فیصلہ مین کہ لفظ سداد ... کیہ معنی

سین کے زبر کے ساتھ دیتی امر میں قصد کرتا ہے۔ اور سین کے زیر کے ساتھ عیش کے امور کو پہونچتا ہے۔ پچاس ہزار درہم مامون سے انعام میں پائے۔ یہ خلیل ابن احمد کے دوستوں میں سے تھا۔ اسی سال حسن ابن زیاد جو ابو حنیفہ کے ساتھیوں میں سے تھے اور نیز ابو داؤد طیالسی جنکی مسند ہے فوت ہوئے

سنہ ۲۰۶ھ

میں حکم بن ہشام جو اندلس کا بادشاہ تھا مر گیا۔ اسکی عمر اسوقت باون برس کی تھی۔ اسنے چھبیس برس بادشاہت کی۔ اسی سال میں سیبویہ کے شاگرد قطرب نے بھی انتقال کیا۔ سیبویہ نے یہ نام اسکا اسلئے رکھا تھا کہ وہ شام سے پڑھتے ہی پڑھتے رات کی صبح کر دیتا تھا۔

سنہ ۲۰۷ھ

میں فراء ابو ذکریا یحییٰ بن زیاد بن عبد اللہ کا انتقال ہوا۔ یہ مامون کی اولاد کا استاد تھا۔ اسکو فراء کا لقب اسلئے دیا گیا تھا کہ یہ کلام کرنے میں بہت جلدی اور تیزی کرتا تھا۔ گویا اسکا لقب فراء کے لفظ سے مشتق نہ تھا۔

سنہ ۲۰۸ھ

میں فضل ابن ربیع کا انتقال ہوا۔

سنہ ۲۰۹ھ

مین عبیدہ لغوی محمد ابن حمزہ کا ننانوے برس کی عمر مین انتقال ہوا۔ حالانکہ کل علوم مین اسکو بہت تبحر تھا مگر شعر کی تقطیع کرنا انکو نہین آتا تھا۔ انکی تصنیفات کی تعداد دو سو تک پہونچگئی تھی۔

سنہ ۲۱۰ھ

مین مامون کو ابراہیم ابن مہدی پر فتح حاصل ہوئی۔ مامون نے پہلے اُسکو مقید کیا پھر قصور معاف کر دیا۔ اسی سال حسن ابن سہل کی بیٹی بوران سے جب اسکا عقد ہوا ہے تو بوران کی دادی یعنی حسن ابن سہل کی مان نے ایک ہزار سچے موتی جو کہ ریشمے سے بڑے تھے اُس پر نثار کر دیئے۔ اور اس کثرت کے ساتھ روشنی کی گئی تھی کہ صرف چالیس من تیل جل گیا تھا۔

سنہ ۲۱۱ھ

مین مامون نے منادی کرادی

اسی سال مین اخفش ابو الحسن سعید بن مسعدہ نے وفات پائی۔ اخفش اسکو اسوجہ سے کہتے تھے کہ باوجود اسکی دونون آنکھون کے چھوٹے ہونے کے اُسکو نظر بھی کم آتا تھا۔ اسنے علم نحو سیبویے سے حاصل کیا۔ اسکا بیان تھا کہ سیبویے نے اپنی کتاب مین کوئی ایسا نحوی مسئلہ نہین لکھا ہے جو اسکو نہ بتایا گیا ہو۔ اخفش تین

گذرے ہین باعتبار زمانہ کے اُن تینون مین سے یہ درمیان کا اخفش ہے اور اپنے ہم لقبون مین سب سے زیادہ لایق۔ یہ وہی اخفش ہے جسنے فن عروض کی بحور مین بحر المجتنب کا اضافہ کیا ہے۔ جو اخفش کہ اس سے پیشتر ہوگیا ہے اُسکا نام ابو الخطاب عبد الحمید تھا۔ یہ ہجر کا باشندہ تھا۔ یہ بھی نحوی تھا۔ اور جو اخفش اسکے بعد گذرا ہے اُسکا نام علی بن سلیمان بن فضل تھا یہ بھی نحوی تھا۔ یہ ۳۰۵ھ مین مرا ہے۔

۲۱۴ھ

مین مامون نے خلق قرآن کے عقیدہ کا اظہار کیا اور نیز کل صحابہ پر حضرت علی کو فضیلت دی۔

۲۱۵ھ

مین ابو سلیمان دارانی نے داریہ مین وفات پائی۔ نیز مکی ابن ابراہیم بلخی اور ابو سعید اصمعی لغوی کا انتقال ہوا۔ آخر الذکر کا نام عبد الملک تھا جو قریب کے بیٹے تھے۔

۲۱۸ھ

مین رجب کی بارہ راتین باقی رہی تھین کہ مامون کا انتقال ہوگیا۔ اور طرسوس مین لاکر دفن کئے گئے۔ اسکی خلافت بیس برس پانچ مہینہ اور تیئیس دن تک رہی۔ یہ نصف ربیع الاول کے مہینہ ۱۷۰ھ مین پیدا ہوا تھا۔ علوی خاندان پر اسنے بہت سے احسانات کئے

اور مرنے کے قریب تو اُسنکے لئے بہت کچھ وصیت کی۔ حضرت فاطمہ کی اولاد کو باغ فدک واپس کردیا۔ یہ بہت بڑا فاضل تھا۔ بہت سے علوم مین اسکو دستگاہ تھی اور شعر بھی اچھا کہتا تھا۔ یہ اُسی کے اشعار مین سے ہے۔

بعثتک مرتادا ففزت بنظرة ۔۔۔ واغفلتنی حتی اساتُ بک الظنا

فناجیت من اهوی وکنت مباعدا ۔۔۔ ویالیت شعری عن دنوک ما اغنی

اری اثرا منها بعینک بینا ۔۔۔ لقد اخذت عیناک من عینها حسنا

اسنے بھائی معتصم کے خلیفہ ہونے کی وصیت کی اور اسکی اطلاع بھی کی گئی۔ اہل جند نے عباس بن مامون کی بیعت کا قصد کیا معتصم نے اونکو طلب کیا وہ آئے اور اُنھون نے بیعت کی اور پھر جند کو چلے گئے اور کہا کہ مین نے اپنے چچا کی بیعت کی۔ جبسے وہان کے باشندے راضی ہوگئے۔ احمد ابن حنبل رحمہ اللہ تعالی مسئلہ خلق قران کی نفی پر اڑے ہوئے تھے جنکو مامون نے بلایا تھا۔ جب وہ معتصم کے سامنے لائے گئے تو معتصم نے انکے اسقدر درّے لگوائے کہ وہ بیہوش ہوگئے اور اُنکے بدن کی جلد پھٹ گئی اور پھر اُنکو قید مین بھیجدیا۔

سنہ ۲۲۰ھ

سنہ ۲۲۰

مین معتصم سامرہ کی تعمیر کے لئے نکلا۔ اسی سال مین محمد جواد بن علی رضا بن موسی کاظم کی وفات ہوئی۔ آپکی عمر اُسوقت مین پچیس برس کی تھی اور بغداد مین اپنے جد موسی کاظم کے مزار کے پاس دفن کئے گئے۔

سنہ ۲۲۳

مین روم کا بادشاہ توفیل اسی فوج لیکر نکلا اور زبطرا کے مقام پر پہونچکر قتل عام شروع کر دیا بہت سے مسلمانون کو قید کیا اور بہتون کے ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالے۔ رومیون کے یہ مظالم دیکھکر ایک ہاشمیہ عورت چیخ اُٹھی اور معتصم کی دوہائی دی۔ جب اُسکی آواز معتصم کے کانون تک پہونچی تو معتصم فوراً بیشمار لشکر لیکر جا پہونچا۔ اس فوج کی کثرت کا اندازہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ قلب کے مقام سے (جہان یہ وہ خود تھا) اُس سے دو فرسخ کے فاصلہ پر اُسکی میمنہ کی فوج تھی۔ اور اسی طرح دو فرسخ پر میسرہ کی فوج تھی۔ معتصم نے بہت سے روم کے شہر برباد کر دیئے انمین آگ لگا دی یہانتک کہ عموریہ تک پہونچ گیا۔ یہ شہر عیسائیون کا بہت بزرگ اور ایسا شہر تھا کہ جو ابتک اُن سے چھینا نہین گیا تھا۔ معتصم نے اس شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اسمین آگ لگا دی اسکو تباہ کر دیا اور اُسکے باشندون کو قیدی بنایا اور اُنکے مال غنیمت مین لئے۔ یہ محاصرہ پچپس دن رہا تھا۔

معتصم نے والبسی مین عباس کو گرفتار کر کے بعبور دریا ایک جزیرہ مین مقید کر دیا یہانتک کہ وہ وہین مرگیا

سنہ ۲۲۴ھ

مین ابراہیم بن مہدی نے وفات پائی اور معتصم نے اُسکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

سنہ ۲۲۷ھ

مین معتصم نے سامرا کے مقام پر وفات پائی۔ اسکی خلافت کا زمانہ آٹھ برس آٹھ مہینہ اور دو دن تھا۔ یہ عباسی خاندان مین سے آٹھوان خلیفہ تھا۔ اسنے آٹھ بیٹے اور آٹھ بیٹیان چھوڑین۔ اور یہ پہلا شخص ہے جسنے اپنی لقب کے ساتھ اللہ کے نام کو مضاف کیا۔ یہ سنہ ۱۹۷ھ مین پیدا ہوا تھا۔ یہ بہت خوش خلق تھا صدقہ بہت دیتا تھا۔ اسکے بعد اسکے بیٹے واثق باللہ کی خلافت پر بیعت کی گئی جو کہ قراطیس رومیہ کے بطن سے تھا۔

سنہ ۲۳۱ھ

مین بویطی کا انتقال ہوا۔ جو ایک بہت بڑا عالم شافعی طریقہ کا تھا۔ بویطی بویط کی طرف منسوب ہے جو مصر کے دیہات مین سے تھا۔ اسی گانون مین اُس محمد ابن زیاد ذہبی نے انتقال کیا تھا جو کہ کوفہ مین ابن الاعرابی کے نام سے مشہور تھا۔ بویطی اُسی رات مین پیدا ہوا تھا جسمین ابوحنیفہ کا انتقال ہوا تھا۔ بعض کہتے ہین کہ امام شافعی بھی اسی رات مین پیدا ہوئے تھے

اعرابی اعراب کیطرف منسوب ہے۔ جب کوئی شخص بدوی ہوتا ہے
اور اگرچہ عربی نہو اُسکو رَجُل اِعْرَابِیٌّ کہتے ہین۔ اور رَجُل عَرَبِیٌّ منسوب
ہے عرب کیطرف اگرچہ بدوی نہو۔ اسیطرح رجل اعجم اور اعجمی بھی کہتے ہین
جبکہ اسکی زبان عجمیہ ہو اور اگرچہ وہ اہل عرب سے ہی کیون نہو۔ رجل عجمی عجم
کی طرف نسبت ہے اور اگرچہ وہ فصیح ہو۔ اسیطرح محمد ابن عزیز سجستانی نے
بھی اپنی کتاب غریب القرآن مین ذکر کیا ہے۔

۲۳۲ سنہ ھ

مین ذی الحجہ کے ابھی چھ دن باقی تھے کہ واثق باللہ نے استسقا کے
مرض مین انتقال کیا۔ اسکے زمانہ مین کچھ منجم لوگ جمع ہوئے تھے اور اسکا
زائچہ دیکھکر یہ حکم لگایا تھا کہ وہ ابھی پچاس برس زندہ رہیگا۔ لیکن اس نجومی حکم پر
ابھی صرف دس ہی دن گذرنے پائے تھے کہ یہ ناگذیر واقعہ اُسے پیش آیا۔ اسکی خلافت
پانچ برس اور نو مہینہ اور کچھ دن رہی۔ اسنے بتیس برس کی عمر پائی تھی
یہ علویون کا بہت بڑا محسن تھا۔ یہانتک کہ حرمین شریفین مین اسکی عہد کے اندر
ایک شخص بھی محتاج یا سائل نظر نہین آتا تھا۔ اسکی جگہ یہ اسکے بھائی متوکل
جعفر ابن معتصم کی خلافت پر بیعت کیگئی۔

۲۳۵ سنہ ھ

مین ایک شخص محمود فرح نامی نے سامرا کے مقام پر ظہور کرکے نبوت کا
دعویٰ کیا۔ ۲۷ آدمی اسکے مطیع ہوگئے جب یہ خبر متوکل کو پہونچی تو اسنے چند
لوگون کو حکم دیا کہ اسکے تھپڑ مارین۔ ہر شخص نے دس دس تھپڑ اسکے مارے

بہا شک اسکو مارا کہ وہ مرگیا اور اُسکے تابعین لوگ قید کر لئے گئے۔ اسی سال مین حسن ابن سہل نے نوّے برس کی عمر مین وفات پائی۔ اسی سال عبدالسلام بن عباس کا بھی انتقال ہوا۔ یہ دیک الجن کے لقب سے مشہور تھا۔ اُسکا مذہب امامیہ تھا۔ اور اُسکے عمدہ اشعار مین سے یہ ہین ؎

وقہرانت فاحتث کاسہا غیر صاغر	ولا تستلا لاخمرہا وعقارہا
مشعشعۃ من کف ظبی کانما	تناولہا من خدہ فادارہا

سنہ ۲۳۶ھ

مین متوکل نے حسین ابن علی کے مزار کو منہدم کرنے کا حکم دیا۔ اس کے دل مین حضرت علی کی طرف سے بہت بغض تھا لیکن اسنے خلق قرآن کے قول کو روکا۔

سنہ ۲۳۷ھ

مین حاتم اصم نے جو ایک زاہد تھے انتقال کیا۔ یہ بہرے نہ تھے بلکہ ایک عورت کوئی بات اُنسے پوچھ رہی تھی اسی اثنا مین اُس عورت کا گوز نکل گیا جس سے وہ بہت ہی شرمائی۔ آپنے بجاے اسکے جواب دینے کے کہا "ذرا زور سے کہو کہ مین سُن لون" یہ سنتے ہی اس عورت کی شرمندگی جاتی رہی اور اسی وقت سے یہ اصم (بہرے) مشہور ہو گئے۔

سنہ ۲۳۸ھ

مین عبدالرحمن ابن حکم جو اندلس کا بادشاہ تھا مرگیا یہ سنہ ۱۶۷ھ مین پیدا ہوا تھا۔ اسنے اکیس برس اور چھ مہینہ سلطنت کی۔ اپنے بعد اسنے پانچ بیٹے چھوڑے۔ اسکا بیٹا محمد اسکے بعد تخت نشین ہوا

سنہ ۲۴۰ھ

مین ابو ثور ابراہیم بن خالد بن ابی یمان الکلبی بغدادی نے انتقال کیا۔ یہ حنفی تھے لیکن جب شافعی عراق مین آئے اور اقوال قدیم کے نقل کرنے مین اسکو کچھ اختلاف معلوم ہوا تو اسنے اپنا پہلا مذہب چھوڑ دیا۔

سنہ ۲۴۱ھ

مین امام احمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس کی وفات ہوئی۔ انکا سلسلہ نسب معد ابن عدنان کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ امام شافعی کہتے ہین کہ مین نے جب بغداد کو چھوڑا تو مین نے احمد ابن حنبل سے زیادہ وہان کسی کو نہ تو متقی ہی دیکھا نہ فقیہ پایا اور نہ اُن سے زیادہ کوئی پرہیزگار۔

سنہ ۲۴۲ھ

مین قاضی یحیی بن اکثم نے وفات پائی۔ یہ عالم تھے اور انکی قابل یاد خوبیون مین سے ایک یہ خوبی تھی کہ انہون نے مامون کے جواز متعہ

کے مسئلہ کو خدا کے ارشاد - الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم
سے رد کیا۔ مسئلہ یہ کہ متوعہ عورت نہ تو زوجہ ہے اور نہ ملک یمین ہے۔
لونڈون کی محبت کی وجہ سے اسکے برے اخلاق کی مذمت کیجاتی ہے
یہانتک کہ اُسکے متعلق یہ اشعار کہے گئے ۔ ہ

وکنا نرجی ان تری العدل بیننا*	فاعقبنا بعد الرجاء قنوط
متی یصلح الدنیا ویصلح اھلها	وقاضی قضاۃ المسلمین یلوط

لفظ الکثم لغت مین دو نقطہ والی ت اور تین نقطہ والی ث دونون طرح
پر آئی ہے جسکے معنی بڑے پیٹ والے کے ہین۔

سنہ ۲۴۴ھ

مین متوکل دمشق گیا اور دمشق کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا۔ ا سلطنت کے
کل دفاتر وہین اُٹھ گئے اور اسوقت یزید مہلبی نے یہ اشعار پڑھے۔ ہ

اظن الشام* تشمت بالعراق	اذا عزم الامام علی انطلاق
فان تدع العراق وساکنیها	فقد تبلی الملیحة بالطلاق

متوکل نے دمشق مین سکونت اختیار تو کرلی تھی لیکن وہان کا پانی اسکے
مزاج کے موافق نہ آیا ثقالت پیدا کرتا تھا اسوجہ سے یہ سامرا چلا آیا
دمشق مین صرف دو مہینہ اور کچھ دن اسکا قیام رہا - اسی سال مین متوکل نے

* ہماری تو یہ امید تھی کہ ہم انتہا ہان عدل ہی عدل دیکھینگے	مگر امید کے بعد نا امیدی سے کام پڑا
بھلا دنیا اور دنیا والون کا حال کسطرح اچھا ہو سکتا ہے	ہمارے قاضی القضاۃ صاحب تو لواطت کرتے ہین ۱۲ مترجم
* مین خیال کرتا ہون کہ ملک شام عراق کی عیب پر اسوقت بہت ہی خوش ہوگا	جب خلیفہ زمان نے روانگی کا قصد کیا
اگر تو نے عراق اور وہان کے باشندون کو چھوڑ دیا	تو اسمین کوئی شک نہین کہ تو نے ملیحہ (خوبصورت عورت) کو طلاق کی بلا مین مبتلا کیا ۱۲ - مترجم

یعقوب ابن سکیت سے جو نحو اور لغت کا امام تھا پوچھا کہ تمکو میرے
دونون بیٹے معتز اور موئید زیادہ محبوب ہین یا حسین حسن - اُسنے
کہا کہ خدا کی قسم علی کا خادم قنبر بھی ہے اور تیرے دونون بیٹون سے اچھا ہے
جسکی سزا مین اُسکی زبان اُسکی گدی کی طرف سے نکال لیگئی اور فوراً وہ
مرگیا - سکیت بہت سکوت کرنیوالے کو کہتے ہین -

سنہ ۲۴۷ھ

مین شوال کے ابھی چار ہی دن گذرے تھے کہ رات کے وقت متوکل کو جبکہ
وہ خلوت مین تھا اُسکے بیٹے منتصر کی رائے سے کچھ لوگون نے تلوارون
سے مار ڈالا - اور اُسکے وزیر فتح ابن خاقان کو بھی قتل کیا - اسکی خلافت
چودہ برس دس مہینے اور تین دن رہی - اسنے تقریباً چالیس برس کی
عمر پائی تھی - اُس رات کی جب صبح ہوئی تو منتصر نے لوگون سے کہا کہ
فتح ابن خاقان نے میرے باپ کو قتل کیا تھا اسی وجہ سے وہ بھی
قتل کیا گیا - منتصر کی خلافت پر بیعت ہوئی - اور ابھی چھ مہینہ بھی
نہین گذرے تھے کہ موت کے فرشتہ نے اسکی گردن آدابی - اسنے
علویون اور مزار حسینؑ کی زیارت کا حکم عام دیدیا تھا - اسکی عمر کل
پچیس برس کی ہوئی - کل اراکین دولت نے اس بات پر اتفاق کرلیا
کہ متوکل نے چونکہ اپنے باپ کو قتل کیا ہے اسلئے اُسکی اولاد
بغا الکبیر بغا الصغیر اتامش کو سلطنت نہ ملے - بالآخر مستعین
احمد ابن محمد معتصم کے خلافت پر بیعت کی گئی -

سنہ ۲۵۰ھ

مین یحیی ابن عمر بن یحیی بن حسین بن زید ابن علی بن ابیطالب نے کوفہ مین ظہور کیا - انکی جماعت بہت زیادہ ہوگئی مگر قتل کیے گئے اور اُنکا سر مستعین کے سامنے لایا گیا - پھر حسن ابن زید بن محمد بن اسمٰعیل بن حسن بن علی بن ابیطالب نے طبرستان مین ظہور کیا - انکا گروہ بھی بہت زیادہ ہوگیا حمص کے گورنر پر وہان کے باشندے دفعتاً آپڑے اور گورنر کو قتل کیا - اہل حمص کیطرف موسیٰ ابن بغا الکبیر متوجہ ہوا اور حمص اور رستن کے مابین مین خوب جنگ ہوئی جسمین اہل حمص نے شکست پائی بہت لوگ مارے گئے اور جلا دیے گئے -

سنہ ۲۵۱ھ

مین امر کے ہاتھون بغا الصغیر قتل کیا گیا - اسی سال ترکون مین سخت جھگڑا پیدا ہوا - مستعین سامرہ سے بھاگ کر بغداد پہونچا ترکون نے معتز بن متوکل کو قید سے نکالا اور اُسکی خلافت پر بیعت کی - اسکے بھائی طلحہ نے پچاس ہزار ترک جمع کیے اور مستعین سے نبرد آزما ہوا - مستعین بغداد مین قلعہ بند ہوگیا اور چند سخت لڑائیون کے بعد مستعین نے اپنے وہ ہاتھ جن پر دوسرون نے بیعت کی تھی معتز کی بیعت کے لیے پھیلائے اُسکے تھوڑے دنون کے بعد معتز نے احمد ابن طولون کو مستعین کے قتل کے واسطے لکھا اُسنے سعید ابن صالح حاجب کے ہاتھ مین مستعین کا رشتۂ حیات دیدیا - حاجب نے اُسکو اسقدر مارا کہ وہ مرگیا - اور

اسکا سر معتز کے سامنے لایا گیا۔ اسکی خلافت تین برس نو مہینے ہوئی۔ اسنے چوبیس برس کی عمر پائی۔ اسی سال مین عیسیٰ ابن شیخ عامل رملہ نے دمشق اور اسکے صوبہ جات پر غلبہ پایا۔ اور یعقوب صفار نے ہرات اور اسکے مضافات پر فتح حاصل کی

سنہ ۲۵۴ھ

مین بغا الصغیر جو شرابی کے نام سے مشہور تھا قتل کیا گیا۔ اور اسکا سر معتز کے سامنے لایا گیا۔ اسی سال مین علی نقی بن محمد جواد نے جنکو عسکری بھی کہتے ہین انتقال کیا۔ یہ رجب ۲۱۴ھ مین پیدا ہوئے تھے۔ چونکہ آپ سر من رائے مین رہتے تھے اسلئے سر من رائے کا نام عسکر مشہور ہو گیا۔ مذہب امامیہ کی روایت کے موافق آپ بارہ امامون مین سے دسوین ہین۔ اور گیارہوین امام آپکے صاحبزادے حسن عسکری ہین۔ یہ حسن عسکری سنہ ۲۳۱ھ مین پیدا ہوئے تھے۔ اور سنہ ۲۶۰ھ مین انکا انتقال ہوا۔ عسکری اپنے باپ کے مزار کے پاس سر من رائے مین دفن ہوئے۔ ان حسن سے انکے بیٹے منتظر پیدا ہوئے جو بارہوین امام کہلاتے ہین۔ اور انکو مہدی بھی کہتے ہین قایم بھی۔ اور حجت محمد بھی کہتے ہین۔ یہ سنہ ۲۵۵ھ مین پیدا ہوئے اور حضرات شیعہ کا گمان ہے کہ وہ اس سرداب مین جو انکے والد کے مکان مین سر من رائے کے مقام پر تھا داخل ہو گئے۔ اور انکی مان انکے آنے کا انتظار کرتی رہین اور وہ ابتک نہ برآمد ہوئے۔ انکی عمر نو برس کی تھی۔

سنہ ۲۵۵ھ

مین ترکون نے معتز سے نفقہ کا روپیہ مانگا جسکے دینے سے وہ عاجز رہا اسپر ترکون مغاربہ اور فراغنہ نے اس امر پر اتفاق کر لیا کہ اُسکی بعیت فسخ کردین - اسکے در دولت پر یہ سب لوگ آکر جمع ہوئے جنمین سے بعض کو اسنے اندر آنے کی اجازت دی - ان آنے والون نے اسکے پاؤن پکڑکر کھینچے اسکو مارا - دھوپ مین اسکو عرصہ تک کھڑا کیا - پھر اسکو ایک حجرہ مین لائے اور قاضی ابن شوارب کے سامنے اس امر کا اُس سے اقرار کرایا کہ اُسنے اپنی بعیت کو فسخ کر دیا - پھر اسکا کھانا پینا بند کر دیا گیا - یہانتک کہ وہ مر گیا - اسکی خلافت چار برس سات مہینے اور سات دن رہی - اسکی عمر چوبیس برس اور تیرہ دن کی ہوئی - اور پھر محمد ابن واثق کی خلافت پر بیعت قرار پائی جو مہتدی کے لقب سے مشہور ہوا - مہتدی کی مان قبیحہ پکڑلی گئی بہت سا مال اُسکے پاس سے برآمد ہوا - ہزار دینار - ایک مکوک× زمرد - ایک مکوک سچے موتی - اور ایک کیلجہ یاقوت سرخ - صالح ابن وصیف نے قبیحہ سے مخاطب ہوکر کہا - اے قبیحہ خدا تیرا برا کرے تو نے اپنے بیٹے کو صرف پچاس ہزار دینار کے لئے قتل کرایا اور تیرے پاس اسقدر مال تھا متوکل نے اسکا نام قبیحہ اُسکے حسن کی وجہ سے رکھا تھا - قبیحہ بیان سے

× یہ ایک پیمانہ ہے جسمین سات کیلجہ سماتے ہین کیلجہ ایک من اور من کا ساتوان حصہ من ۲ رطل کا ہوتا ہے - اور رطل ۱۲ اوقیہ کا - اوقیہ ایک استار اور استار کے تہائی حصہ کا ہوتا ہے - اور ایک استار ساڑھے چار مثقال کا ہوتا ہے - اور ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا - ۱۲ حصہ

مکہ چلی گئی۔ اور پکار پکار کر صالح ابن وصیف سے کہتی جاتی تھی۔ تو نے میرے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ تو نے میرے بچہ کو مار ڈالا۔ مجھکو غریب الوطن کیا اور خود بدی کا مرتکب ہوا۔ اسی سال مین علی ابن محمد بن عبد الرحیم نے جو عبد القیس کی اولاد مین تھا زعبار سے ایک بڑی جماعت کے ساتھ خروج کیا۔ اسنے اس امر کا دعوی کیا کہ وہ علی ابن محمد بن احمد ابن عیسیٰ بن زید ابن علی ابن ابیطالب کے نتیجہ سے ہے اور بصرہ مین اُسنے بہت قوت حاصل کی۔ اسی سال مین جاحظ عمر ابن بحر کا انتقال ہوا۔ انکا بیان ہے کہ مینے ایک روز متوکل سے کہا کہ مین انکی اولاد کو دیکھتا جب مجھکو باریابی کا موقع ملا تو میرے چہرے پر کچھ بے لطفی سی پیدا ہوگئی۔ تو متوکل نے دس ہزار دینار میرے لئے عطا ہونے کا حکم دیا اور مجھکو رخصت کیا۔ جب اسکی عمر نوّے برس سے تجاوز کرگئی تو میرد کے پاس یہ آیا اور یہ اشعار اسنے کہے

اترجو ان تکون وانت شیخ	کما قد کنت ایام الشباب
لقد کذبتک نفسک لیس ثوب	دریس کالجدید من الثیاب

اسکی موت اسطرح واقع ہوئی کہ کچھ علمی کتابین اسکے اوپر گر پڑین اور وہ بسبب ضعف پیری کے اُسکا متحمل نہو سکا

سنہ ۲۵۶ھ

میں موسیٰ ابن بغا نے صالح ابن وصیف کو قتل کیا۔ اسی سال مہتدی نے ترکون کے سردار بابکیال کو لکھا کہ موسیٰ ابن بغا قتل کر ڈالا جائے جسکی اطلاع بابکیال نے موسیٰ ابن بغا کو کردی اور ان دونون نے

مہتدی کے قتل کا ارادہ ٹھان لیا۔ جب یہ دونوں مہتدی کے
پاس پہونچے تو مہتدی نے بابکیال کو پکڑ لیا اور گرفتار کرنے کے
بعد اُسکو قتل کیا۔ پھر موسیٰ کی گرفتاری کے لئے وہ چلا۔ اب وہ
ترک جو بابکیال کے تھے اور موسیٰ کے ہمراہیون نے ملکر اس پر
نرغہ کیا۔ مہتدی بھاگا اور اُسنے چھپنا بھی چاہا مگر وہ پکڑ لیا گیا اور
اُسکے بیضتین اسقدر دبائے گئے کہ وہ مرگیا۔ اسکی خلافت
کُل ساڑھے دس مہینہ رہی۔ اسنے اڑتیس ۳۸ برس کی عمر پائی۔ یہ بڑا
پرہیزگار تھا اور بڑی عبادت کرنے والا۔ اسنے تہیہ کیا تھا کہ وہ
بنی عباس مین ویسا ہی نام پیدا کرے جیسا کہ عمر ابن عبدالعزیز
نے بنی امیہ مین پیدا کیا تھا۔ بنی عباس مین سے جو بڑے بڑے
لوگ تھے انھون نے احمد بن متوکل کو تلاش کرکے اسکا نام معتمد
علی اللہ رکھا اور اُسکی خلافت پر بیعت کی۔ یہ عباسیون مین سے
پندرھوان خلیفہ ہے۔ اسنے تیئیس ۲۳ برس اور چھ دن تک سلطنت
کی۔ اسکے بھائی موفق نے مال کے دینے اور اپنے احکامات سے
اسکو بہت تنگ کیا۔ اب مصر و شام مین احمد ابن طولون کی مستقل
حکومت قائم ہوگئی تھی۔ زنجبار کے بادشاہ نے جسکا ذکر اوپر ہو چکا
ہے بصرہ واسط اور اکثر شہرون پر غلبہ حاصل کر لیا تھا۔ یعقوب صفار
نے بلخ۔ کابل۔ نیشاپور اور اہواز پر قبضہ کر لیا تھا۔ اسیطرح حسن
ابن زید علوی نے طبرستان پر نصیر ابن ہامان نے ماوراءالنہر پر
شاہانہ اقتدار حاصل کر لئے تھے۔ اسی سال مین ایک خارجی
شخص نے جسکا کہ نام و نسب نہین معلوم ہے عین سے نکلکر اکثر

شہروں پر قبضہ کرلیا اور بہت سے لوگوں کو اسیر ...
ہوگیا۔ اُسکے لشکریوں اور افسروں نے اکثر ...
حاصل کیا۔ احمد ابن طولون نے موفق کے نام ...
اسکا نام موقوف کردیا۔ اسکی اس کارروائی پر معتمد ...
اپنے بھائی موفق پر الزام لگانے کی بابر لعن و نفرین کی
خلافت کے زمانہ میں بخاری محمد بن اسمٰعیل جعفی نے سنہ ۲۵۶ھ میں
انتقال کیا۔ یہ سنہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ بخاری اس ...
دشنام بھی دیے گئے کہ وہ خلق افعال عباد اور خلق قرآن
کے قائل ہیں لیکن آپنے اس سے انکار کیا۔ یہ بخارا سے سفر
کرکے سمرقند سے ایک گانوں میں جسکا نام خرتنک تھا اپنے اعزا
کے پاس مقیم ہوگئے اور وہیں آپکا انتقال ہوا۔ اسی سال میں
حنین ابن اسحق عبادی ذمی جو ایک مشہور طبیب تھا انتقال
کیا۔ یہ وہی شخص ہے جسنے حکمت کی کتابیں یونانی سے عربی زبان
میں ترجمہ کیں۔ اور اقلیدس اور مجسطی کے ترجمے عربی میں اسی نے
سنہ ۲۶۰ھ میں کیے۔ اور سنہ ۲۶۱ھ میں مرگیا۔ اسی سال میں ابویزید
بسطامی نے جنکا نام طیفور بن عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا
انتقال کیا۔ انکے دادا اسروشنی مجوسی تھے۔ اسی سال میں مسلم
بن حجاج مصنف صحیح مسلم کا انتقال ہوا۔

سنہ ۲۶۴ھ

میں ابراہیم مزنی شافعی کا انتقال ہوا۔

سنہ ۲۶۵ھ

...ھار کا انتقال ہوا - یہ بچپنے مین کمانین بنایا کرتے تھے -

سنہ ۲۷۰ھ

...ملبار کا بادشاہ قتل کیا گیا - اُسکا سر موفق کے سامنے
...لایا گیا اور پھر وہان سے بغداد بھیجا گیا - اسی سال حسن ابن زید
علوی کا بھی انتقال ہوا اور اُنکے بعد محمد ابن زید طبرستان کا بادشاہ بنا -
اسی سال احمد ابن طولون کو بھی موت آئی - اسکی سلطنت تقریباً چھبیس ۲۶
برس رہی - یہ شخص بڑا محتاط اور بڑا عادل تھا - اسنے مصر اور قاہرہ
کے مابین مین ایک مشہور جامع مسجد بنوائی - اسکے بعد اسکا بیٹا
خمارویہ اسکا جانشین بنا -

سنہ ۲۷۳ھ

مین محمد ابن حکم بن عبد الرحمن بن حکم نے جو اندلس کا فرمانروا تھا
وفات پائی - اسکی عمر تخمیناً پینسٹھ ۶۵ برس کی ہوئی جسمین سے چونتیس ۳۴
برس اور گیارہ مہینہ اسنے بادشاہت کی - اسنے اپنے بعد
تینتیس ۳۳ نرینہ اولاد چھوڑین - اسکے بعد منذر اسکا جانشین بنا -
اسی سال مین ابو داؤد سنن کے مصنف اور زبیر سلیمان بن اشعث
اور حافظ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی نے جو ایک مشہور شخص گذرے ہین
انتقال کیا - انکی پیدائش سنہ ۲۰۹ھ مین ہوئی تھی -

سنہ ۲۷۵ھ

مین موفق نے اپنے بیٹے معتضد کو گرفتار کیا - اور وہ اُسوقت تک جیل مین رہا کہ اُسکے باپ موفق نے سنہ ۲۷۸ھ مین داءالفیل کے عارضہ مین انتقال کیا - اب معتضد اُسکا جانشین بنا - اسی سال مین قرامطہ نے سواد کوفہ مین کچھ ہاتھ پاؤن نکالے - اور ایک شخص تے جسکا نام کرمیہ تھا انکی عقل پر خوب ہنسی اُڑائی اور انکو خفیف کیا - انھون نے کہا کہ قرمطہ نے اُنکے لئے ایک نیا دین نکالا ہے اور اسکی انکو دعوت دی - اُسنے نماز اذان اور روزون مین ایک قسم کی تبدیلی پیدا کی - شراب کو جائز کیا - اور غسل جنابت کو موقوف - جبکہ سنہ ۲۷۹ھ مین معتمد شراب کے زیادہ پی جانے اور کھانے کے زیادہ کھا لینے کی وجہ سے ایک رات مرگیا تو معتضد نے اپنے بھائی موفق کے بیٹے طلحہ بن متوکل کو بلایا اور قاضیون اور اراکین دولت کو طلب کیا جنھون نے اُسکے مردہ چچا کی نعش دیکھی - یہ نعش سامرہ کو گئی اور وہین دفن ہوئی - اسوقت اسکی عمر پچاس برس چھ مہینہ کی تھی - اب ابو العباس احمد معتضد کی خلافت پر بیعت کی گئی اور وہ خمارویہ بن احمد بن طولون کی بیٹی کو اپنے سلسلہ عقد مین لایا - اسی سال ابو عیسیٰ ترمذی کا جو مسند کے مصنف ہین اور بخاری کے شاگرد انتقال ہوا - یہ نابینا بھی تھے -

سنہ ۲۸۲ھ

میں معتضد نے نیروز کو خریطان میں جگہ دی - اسی سال میں خماریہ کا بھی انتقال ہوا - اسکو اسکے ملازمین نے دمشق کے مقام پر جبکہ وہ لیٹا ہوا تھا قتل کیا - اور اسکے بیٹے جیش صغیر پر بیعت کی گئی - اسی سال ابو حنیفہ احمد بن داؤد دینوری نے بھی وفات پائی -

سنہ ۲۸۳ھ

میں دمشق کے امیر طغج نے جیش ابن خمارویہ کی بیعت توڑ دی - مصر میں لوٹ مار شروع ہوگئی شہر کو جلا دیا - اور اسکا جانشین اسکے بھائی ہارون کو کیا - اسی سال بحتری شاعر کا بنبج یا حلب میں انتقال ہوا - اسکا نام ولید تھا جو عبادہ کا بیٹا تھا اور جو ۲۰۶ھ میں پیدا ہوا تھا اسی سال میں معتضد نے ذوی الارحام کی توریث کا حکم دیا - دیوان المواریث کو روکا اور معاویہ کے باپ اور انکے بیٹے پر تبرا کا حکم دیا - اور اس امر کی تصحیح کی کہ مفسرین نے اس امر کا اتفاق کیا ہے کہ قرآن میں شجرہ ملعونہ سے مراد بنوامیہ ہے -

سنہ ۲۸۶ھ

میں مبرد کا انتقال ہوا - اسکا نام ابو العباس محمد ابن عبد اللہ بن زید تھا - یہ ۲۰۰ھ میں پیدا ہوا تھا -

سنہ ۲۸۹ھ

میں ربیع الاول کے آٹھ دن ابھی باقی تھے کہ معتضد نے انتقال کیا -

یہ ۲۴۲ھ مین پیدا ہوا تھا۔ اسنے ۹ برس ۹ مہینہ اور ۱۳ دن خلافت کی۔
یہ ایک بہت ہیبت ناک تیز شخص پرہیزگار اور بہادر آدمی تھا۔ اسکے بیٹے مکتفی باللہ
علی کی خلافت پر بیعت کیگئی۔ اسکے عہد دولت مین قرامطہ نے بہت
زور باندھا یہانتک کہ اُنھون نے دمشق کا محاصرہ کرلیا۔ اور انکا سردار
یحییٰ جو شیخ کے لقب سے مشہور تھا مارڈالا گیا۔ اور اُنھون نے بجاے
اُسکے اُسکے بھائی ابوالحسن احمد کو اپنا سردار بنایا۔ اسکے مُنہ مین ایک
قسم کی قوت شامہ تھی جسکی نسبت خیال کیا جاتا ہی کہ وہ ایک معجزہ نما
نشانی تھی۔ اسکی جماعت بہت زیادہ ہوگئی۔ اہل دمشق سے
کچھ مال دیکر اسنے صلح کرلی۔ اور وہ اُس رقم کو مال غنیمت سمجھکر لیکر
چلتے ہوئے۔ اسنے حمص کو لے لیا۔ منبرون پر خطبون مین اسکا نام
پڑھا جانے لگا اور امیرالمومنین مہدی کے نام سے وہ مشہور ہوا۔
اسنے اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ کی خلافت کے لئے عہد لے لیا
اور اُسکا نام مدثر رکھا جسکا ذکر قرآن مین ہے۔ اسنے حماۃ معرہ
اور اُسکے شہرون کو غارت کیا۔ بچون کو قتل کیا۔ یہ خبر پاکر مکتفی
انکی سرکوبی کے لئے نکلا۔ رقہ مین اسنے اپنا ایک بہادر لشکر
انکی طرف بھیجا جس نے اسکو شکست دی اور جسکے منہ مین
قوت شامہ تھی اُسکا سر مکتفی باللہ کے سامنے بغداد کے
مقام پر رکھا ہوا تھا۔ اور اب اسکے گذشتہ واقعات خواب کے خیالات سے
زیادہ وقعت نہ رکھتے تھے۔

سنہ ۲۹۲ھ

سنہ ۲۹۲ھ

مین مکتفی باللہ نے اپنے لشکر شام و مصر کیطرف بھیجے ان دونون کو فتح کیا۔ احمد ابن طولون کی اولاد قتل کی گئی جو شمار مین ۱۲ تھے۔

سنہ ۲۹۳ھ

مین قرامطہ نے بہت زور پکڑا انھون نے دمشق کو لے لیا اُسکو لوٹا۔ اور بہت خونریزیان کرنے کے بعد وہ کوفہ کی طرف متوجہ ہوئے انکی تادیب کے لئے مکتفی نے ایک لشکر بھیجا جسکو اُنھون نے شکست دی۔ بہت سے مسلمانون اور بہت سی مخلوق کو قتل کیا۔ اور بہت سا مال غنیمت مین پایا۔ اسی سال مین مشہور زندیق احمد بن یحیی بن اسحق راوندی متکلم نے وفات کی۔ سلطان عماد الدین کا بیان ہے کہ اُسنے بہت سی کتابین کفر اور الحاد مین تصنیف کین اور اُنکا نام قضیب الذہب کتاب اللامع۔ کتاب الفرند۔ اور کتاب الزمرد رکھا۔ اور رجبہ مالک ابن طوق مین وفات پائی۔ قاضی شہاب الدین ابن الورم کہتے ہین کہ اسکی عمر ۳۶ برس کی تھی۔ ابن خلکان لکھتا ہے کہ اسکی وفات ۲۴۵ھ مین ہوئی۔ اور بعض کا بیان ہے کہ ۲۵۰ھ مین۔

سنہ ۲۹۴ھ

مین قرامطہ نے عراق کے حاجیون کو پکڑ کے انکو قتل کیا۔ یہانتک کہ مقتولین کی تعداد بیس ہزار کو پہونچگئی۔ مکتفی باللہ نے انکی سرکوبی

کے لیے ایک لشکر بھیجا۔ خوب جدال و قتال ہوا اور بالآخر قرامطہ نے شکست پائی اور اُنکا بڑا سردار زکرویہ مرگیا۔

سنہ ۲۹۵ھ

مین مکتفی باللہ نے ابھی ذیقعدہ کی بارہ راتین گذری تھین کہ وفات پائی۔ اسکی خلافت چھ۶ برس چھ۶ مہینہ اور نو۹ دن رہی۔ اسکی عمر ۳۳ برس کی تھی اسکے بعد اسکے بھائی مقتدر باللہ کی خلافت پر بیعت کیگئی۔ اسکی عمر اسوقت مین ۱۳ برس کی تھی۔ اسی سال مین منذر ابن محمد بن عبدالرحیم بن حکم نے بھی وفات پائی۔ اور اُسکے بھائی عبداللہ ابن محمد کی خلافت پر بیعت ہوئی

سنہ ۲۹۶ھ

مین اراکین دولت اور قضاۃ نے مقتدر باللہ کی بیعت کو توڑدیا۔ اور بجاے اُسکے عبداللہ ابن معتز کی بیعت اختیار کی۔ اور اسکو راضی باللہ کا لقب دیا۔ اس انقلاب کی وجہ سے بہت جدال و قتال کی نوبت آئی۔ راضی باللہ پکڑلیا گیا۔ اُسکا گلا گھونٹ دیا گیا۔ اور مقتدر نے پھر تخت سلطنت حاصل کیا۔ راضی باللہ ۲۴۷ھ مین جبکہ پیدا ہوا تھا۔ تو شعبان کے سات دن باقی تھے۔ یہ فاضل تھا شاعر تھا۔ اور تشبیہ مین بہت اچھی دیتا تھا۔ اسنے صرف ایک دن خلافت کی۔ ابن بسام نے اسکا ایک مرثیہ بھی لکھا ہے جسکا ایک شعر یہ ہے

فافیہ لو لا وکالیت فینقصہ	وانما ادرکتہ حرفتہ الادب

اور حق بات یہ ہے کہ علویون نے اپنے اتباع کا پیام بھیجا تھا اور اُسنے

اُسکے جواب مین یہ کہا تھا۔ کہ اگر مین تخت وتاج کا مالک بنا تو علویون
مین سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا۔ اسی سال مین اُس ابو عبداللہ
شیعی نے بہت زور پکڑا جسنے عربی دیار مین فاطمیہ علویون کی دعوت
دینے کا بیڑہ اُٹھایا تھا۔ اسنے زیادۃ اللہ بن عبداللہ بن ابراہیم بن محمد
بن ابراہیم بن اغلب کے تمام لشکریون کو قتل کر ڈالا۔ مدزیادۃ اللہ یہان سے
جان بچا کر مصر کو بھاگ گیا مگر موت نے اسکو وہان بھی نہ چھوڑا۔ اور اسکے مرنے
کے ساتھ ہی سلاطین اغالبہ کی سلطنت کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ اغالبہ کی
سلطنت افریقیہ کے ممالک مین ایکسو برس اور بارہ مہینہ رہی اسلئے
کہ رشید نے ابراہیم بن اغلب کو ۱۸۴ھ مین ممالک افریقیہ کا
گورنر بنایا تھا۔ فاطمیہ کی سلطنت افریقیہ مین اسی سال سے شروع
ہوئی۔ اور مصر سے انکی سلطنت کا خاتمہ ۵۶۷ھ مین ہوا۔

فاطمین کے پہلے فرمانروا ابو محمد عبیداللہ بن محمد بن عبداللہ بن میمون
بن محمد بن اسمٰعیل بن جعفر بن محمد بن علی ابن حسین بن علی بن ابیطالب
تھے۔ ایک گروہ نے انکے نسب کے معاملہ مین کچھ طعن کیا ہے
اور اسطرح کہا ہے کہ فاطمین کے پہلے خلیفہ کا نام سعید بن احمد ابن
عبداللہ قداح ابن میمون بن دیسان تھا۔ قداح اسلئے نام رکھا گیا
تھا کہ وہ آنکھین قدح کیا کرتے تھے۔ سلاطین فاطمیہ ہی کے عہد
مین ادارسہ کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ ادارسہ کا سلسلہ نسب یہ تھا۔

ادارسہ بن ادریس بن ادریس ابن عبداللہ بن حسن ابن حسن
بن علی بن ابیطالب۔ اسکی سلطنت نے مغربی دیار فاس۔ بربر۔
اور طنجہ مین بہت قوت حاصل کی تھی۔ اور بالآخران لوگون کے سر

مہدی کے حضور میں پیش کیئے گئے۔ انکا زمانہ سلطنت سو برس سے کچھ زیادہ تھا۔ فاطمین کے عہد میں سلاطین بنی مدرار کی سلطنت کا بھی خاتمہ ہوا جو سجلماسہ کے تھے اور جنکو سلطنت کرتے ایک سو تیس برس ہو چکے تھے۔ اسی طرح اسی عہد میں بنی رستم کی حکومت کا دورہ بھی ختم ہو گیا تھا جوکہ ایک سو ساٹھ برس سے سلطنت کر رہے تھے۔

جلد اول ختم

اڈیٹر مرقع عالم کی مقبول تصنیفات

کُل تصنیفات کی قیمت عہ؎ ہی مگر جو حضرات کُل تصنیفات یکمشت خرید فرمائینگے اُن سے عہ لئے جائینگے۔ فرمایشون کی تعمیل بذریعہ ویلیو پی ایبل ہوگی یا قیمت آنے پر۔ محصول وغیرہ ذمہ خریدار

نام کتاب	مضامین	قیمت
عنبر	یعنی جان وہلوریا کا دلچسپ تاریخی قصہ اس ناول مین حسن وعشق کے حالات اگر دیکھنا ہون تو دل تھام کر دیکھئے عقد بیوگان پر محققانہ بحث بالکل اچھوتا تین حصہ مین منقسم ہوا ہے۔ مجموعی قیمت ۔۔ ۔ (چھ مرتبہ چھپ چکا ہی)	۷ر
جعفر وعباسہ	اسمین عورتون کے پردہ نکرنے کے نقصانات بہت کامیابی کے ساتھ دکھائے گئے ہین۔ بالکل درد وافسوس۔ دل بھر کر رہجائیگا۔ (چار مرتبہ چھپ چکا ہی)	عہ ۴ر
اختر وحسینہ	ایک اوربےمثل اوردل تڑپا دینے والا ناول جسمین اس امر پر بحث کیگئی ہے کہ عورتون کو تعلیم کہانتک دینا چاہئے اور نارضامندی کی شادی کے بُرے نتایج کہانتک ہوتے ہین۔ یہ دو حصو مین ختم کیا گیا ہی۔ (چار مرتبہ چھپ چکا ہی)	عہ
مسیحائے عالم	حفظ صحت کی ایک بہت کارآمد اورمفید کتاب۔ (دو مرتبہ چھپی)	۸ر
مضامین مرقع عالم ۱۸۹۶ء	یہ دلچسپ علمی اور تاریخی مضامین کا مجموعہ ہی جو ۱۸۹۶ء مین مرقع عالم کے ساتھ شائع ہوئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۰ر
نیل کا سانپ	کلیوپیٹرا اور انتانی کی حسرت بھری داستان بالکل تاریخی واقعہ حسن کی لگاوٹین اور عشق کے برُے نتیجے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	عہ
اہرام مصری	کب اور کس نے انکو تعمیر کیا۔ اسکے تفصیلی حالات جن سے مصریون کی لیاقت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲ر
مضامین مرقع عالم ۱۸۹۷ء	یہ اُن مضامین کا مجموعہ ہے جو سائنس اور تاریخ کے رنگ مین ڈوبے ہوئے ہین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۰ر
گورا	دُکھیا رانڈون کی رام کہانی۔ وید مقدس اور شرع شریف کیطرف سے عقد بیوگان پر دلائل اس رنڈاپے کے ہاتھون دو شریف خاندانون کی بربادی۔ ۔ ۔	۳ر
مرقع عالم ۱۸۹۸ و ۱۸۹۹ء	وہ اچھوتے تاریخی مضامین جنکو پبلک نے عزت کی نظر سے دیکھا	۱۰ر
حسن سرور	دلچسپ اوربےمثل اوردل تڑپا دینے والا سچا ناول بالکل نیا ابھی حال مین ختم ہوا ہے۔ تین حصو مین۔ مجموعی قیمت ۔۔ ۔۔ ۔ (اول مرتبہ چھپا ہے)	۷ر

قیمت	مضامین	نام کتاب
۹ عہ	علاء الدین خلجی کے عہد کا ایک دلچسپ واقعہ دید کے قابل - (پہلی مرتبہ چھپا ہے)	دیولدیوی
۱۰ر	تاریخی معلومات کا بہترین ذریعہ - وہ مضامین جو پبلک مین ہاتھون ہاتھ لیے گئے	جلد مضامین مرقع عالم سنہ ۱۹۰۰ء
۱۰ر	اُردو لٹریچر مین سائنس کا بہترین ذخیرہ	” سنہ ۱۹۰۱ء
۱۰ر	یہ مضامین سائنس اور علوم جدیدہ کے رنگ مین ڈوبے ہوئے ہین	” سنہ ۱۹۰۲ء
۴ر	اُن چار نمبرون کے مضامین کا مجموعہ جو سنہ ۱۹۰۴ء مین مرقع عالم کے ساتھ شائع ہوئے تھے	” سنہ ۱۹۰۴ء
۱۰ر	سنہ ۱۹۰۵ء اور سنہ ۱۹۰۶ء کے بارہ پرچون کے مضامین کا مجموعہ - قابل دید لٹریچر	” سنہ ۱۹۰۵ء
۲ر	تقدیر اور تدبیر کے مسئلہ پر ایک محققانہ بحث - تقدیر کی فلاسفی عقلی و نقلی دلیل سے استدلال - بالکل اچھوتے اور نئے خیالات	تقدیر
	یہ کتاب علامہ **ابو الولید ابن شحنہ** کی روضۃ المناظر فی الاخبار الاوائل والاواخر کا ترجمہ ہی جسکو جناب والد ماجد مولانا مولوی حکیم **محمد علیخان صاحب** اڈیٹر مرقع عالم و آنریری مجسٹریٹ ہردوئی نے اُردوے معلی کی پاک و صاف زبان مین لکھکر اُردو لٹریچر مین ایک قابل قدر اضافہ فرمایا ہی - یہ تاریخ دو جلدون مین ختم ہوئی ہی - پہلی جلد مین جو اسوقت پبلک کے سامنے پیش کیگئی ہی - ابتدائے آفرینش عالم سے ۹۶ سنہ ہجری تک کے حالات درج ہین - علم تاریخ ایک وسیع اور شاخ در شاخ علم ہی - جسکی سیر مین ناآشنا نظرون کو پہلے پہل سخت اُلجھن اور دشواری کا سامنا پڑتا ہی - **المظاہر** ایک ایسی دلچسپ تاریخ ہی کہ جسکے پڑھنے سے فن تاریخ کے مبتدی کو کچھ بھی دقت و اُلجھن نہین ہوتی اور تاریخی واقعات اسکے خزانۂ خیال مین محفوظ رہتے جاتے ہین گو ساری دنیا کے تاریخی واقعات ایسی مختصر تاریخ کے پانچ سو صفحون مین کیا سما سکتے ہین - لیکن میرے خیال مین جسقدر حالات اس کتاب مین اختصار کے ساتھ ملینگے وہ بڑی ضخیم الحجم کتابون مین بھی جو خاص خاص مستقل عنوان پر لکھی گئی ہین مشکل سے ملینگے - ترجمہ اُسی پر زور قلم سے لکھا گیا ہی جسکا لوہا آج اُردو علم ادب مین قدردان منصف مزاج مانے ہوئے ہین - یہ نہین معلوم ہوتا کہ یہ کسی عربی تاریخ کا ترجمہ ہی بلکہ ایک مستقل تاریخ معلوم ہوتی ہی قدیم تاریخی ذخیرہ جسقدر کہ عربی زبان مین مدون ہی اسکی مثال کسی دوسری زبان مین مشکل سے ملیگی خدا کا شکر ہو کہ ایسی نایاب تاریخی کتابین اب اُردو علم ادب مین آتی جاتی ہین جسکی ملک کو بہت قدر کرنی چاہیے - اصل کتاب عربی مین ہی جو سنہ ۱۳۰۲ھ مین مطبع ازہریہ مصر مین چھپی تھی پہلی جلد کا ترجمہ ملک کے سامنے پیش کیا جاتا ہی - اور دوسری جلد کا ترجمہ ہونا بھی شروع ہو گیا ہی	المظاہر

المشتہر محمد مصطفےٰ علی سپرنٹنڈنٹ مرقع عالم پریس ہردوئی